مجلہ طالبان 37

ذی القعدہ 1446ھ ق

مئی 2025ء

لا إله إلا الله

الله رسول محمد

تحریک طالبان پاکستان

تحریکِ طالبان پاکستان، شرعی نکتہ نظر سے

بابا جان "آئی مس یو" تحریک طالبان پاکستان کے ایک مجاہد کی ہمسفر کی رلادینے والی کہانی

قربانی کے احکام ومسائل



@umarmedia @umarmedia https://umnews.net

فہرست مضامین

اداریہ

سیریز کا ایک اور پارٹ اختتام پذیر

گزشتہ دنوں پاکستان اور انڈیا کے درمیان جاری نمائشی جنگوں کی سیریز کا ایک اور پارٹ اختتام کو پہنچ گیا، جس میں حقیقی اختتام نہیں دکھایا گیا بلکہ ہمیشہ کی طرح اگلے پارٹس کا انتظار اب بھی جاری و ساری رہے گا۔ دنیا خصوصا اپنی اقوام کو جنگ کا کہہ کر سیاسی و اقتصادی اور عوامی حمایت جیسے مفادات حاصل کرنا کوئی پاکستانی اور انڈین ریاستوں سے سیکھے۔ یاد رہے کہ اس جنگ میں سوائے چند تنخواہ دار غریب اہلکاروں یا عام شہریوں کے گھروں میں جنازے جانے اور میت پر ماتم کرنے کے علاوہ کچھ نہیں ہوتا۔ چند روز میں چند "خوامخواہ لوگ" مرتے ہیں اور جابرہ میز پر آکر صلح صفائی کرادیتے ہیں کہ باقی جنگ کل لڑلیں گے۔

ذرا متوجہ ہوں تو معلوم ہوتا ہے کہ آج کل دنیا میں جو جنگیں جاری رہیں، ان کا تعلق مذہب سے ہے یا پھر زمین سے۔ بہت سوچ بچار کے بعد بھی کسی طرف اشارہ نہیں ملتا کہ پاکستان اور انڈیا کی جنگ کس لیے ہے؟ نہ تو یہ ایک دوسرے کی زمین پر قبضہ کرتے ہیں اور نہ ہی اسے حقیقی معنوں میں مذہبی رنگ دیا جاتا ہے۔ ظاہرا سوشل میڈیا پر پاکستانی فوجی اکاؤنٹس پر آیات و احادیث نشر ہوتی ہیں مگر کوئی باقاعدہ بیان نہیں آتا جس سے معلوم ہو کہ یہ مذہب کی جنگ یعنی جہاد ہے بلکہ تمام قرائن اس پر ہیں کہ اگر یہ زمین فتح کریں بھی تو وہاں دین کا کوئی بول بالا نہیں ہوگا۔

ان حالات میں ایک افسوس تو مولا مسعود اظہر صاحب کے اقرباء کی شہادت اور مساجد کو نشانہ بنانے پر ہوا تو دوسری طرف اس بات نے انتہائی حیرت میں ڈالا کہ دونوں ممالک کے جید اور ثقہ علمائے کرام نے وطنیت اور ڈرامے بازی کی اس جنگ کو جہاد قرار دیا اور اپنے اپنے ملک کی افواج، جو کہ لادینیت، جمہوریت اور از روئے شریعت بے معنی جنگ لڑ رہی تھیں، کی حمایت کا اعلان کیا۔ اب اسلام کی رو سے انڈیا کی طرف سے لڑنے والا ہندو اور پاکستان کی طرف سے لڑنے والا مسیحی پائلٹ یا فوجی کیسے حق بجانب اور مرنے کی صورت میں شہید کہلایا سکتا ہے؟۔ اسی طرح اس کو جہاد، جس کا مقصد اسلام کا بول بالا کرنا ہے، کا نام کیسے دیا جاسکتا ہے جبکہ دونوں فریقین نے اس حوالے سے نہ کوئی بیان دیا اور نہ ہی ان کا عقیدہ و نظریہ یہ ہے۔

سواہل وطن مسلمانوں کو یہ جان لینا چاہیے کہ جہاد کیا ہے اور سیاسی و مفادات کی جنگ کیا ہے؟ جہاد کیلیئے اسلام کی شرط کی کیا اہمیت ہے اور اس کا مقصد کیا ہے؟۔ لہذا ایسی بے معنی جنگوں میں زندہ باد مردہ باد کرنے سے بہتر ہے کہ ملک میں موجود جہادی سرگرمیوں میں حصہ لیا جائے جس کا مقصد لا الہ الا اللہ ہے تاکہ ہماری زندگی اور موت دونوں مراد و مقصد بھرپور اور روز محشر میں اللہ تعالی کے حضور سرخ رو ہوں۔ ان شاء اللہ العزیز۔

تحریکِ طالبان پاکستان، شرعی نکتہ نظر سے

مفتی ندیم درویش حفظہ اللہ

ہر دینی تحریک کے لیے کچھ امور انتہائی لازمی ہوتے ہیں، بلکہ تقریبا انہی امور پر اس تحریک کی بقاء اور کامیابی موقوف ہوتی ہے، یا یوں کہیں عنداللہ بھی مقبولیت کا شرف تبھی حاصل ہوتا ہے جب ان امور کا لحاظ رکھا جائے۔ خصوصاً جہادی تحریکیں چونکہ خالص دینی تحریکیں ہوتی ہیں، اس لیے ان کے لیے انتہائی ضروری ہے کہ ان امور کا لحاظ رکھا جائے۔

علم :

ان امور میں سب سے بڑی اور اہم چیز علم ہے۔ علم اگرچہ تمام فرائض کے لیے ضروری ہے، لیکن جہاد میں خصوصی طور پر اس لیے علم ضروری ہے کہ اس میں تعلق قتل و قتال کے ساتھ زیادہ ہوتا ہے۔ خدانخواستہ اگر تھوڑی سی غلطی ہوجائے یا بے احتیاطی سے کام لیا جائے تو معاملہ جنت کی جگہ جہنم کا بن سکتا ہے اور آخرت سنوارنے کے بجائے دنیا و آخرت کی بربادی کا سبب بن سکتا ہے۔ جہاد محض جذبے کا نام تو نہیں جیسا کہ رائج ہوچکا ہے، بلکہ یہ ایک دینی مقدس فریضہ ہے، اس لیے جذبات کو شریعت کے تحت لانا ہوگا۔

الحمدللہ! اس اہمیت کو مدنظر رکھتے ہوئے تحریک طالبان پاکستان کی قیادت نے مرکزی سطح پر جید مفتیانِ کرام پر مشتمل دارالافتاء کا قیام کیا ہے۔ تحریک کے امیر محترم حفظہ اللہ سے لے کر چھوٹے مجاہد تک سب کے سب دارالافتاء سے رہنمائی لیتے ہیں اور شرعی اصولوں کے تحت اپنا جہاد جاری رکھے ہوئے ہیں۔

قرآن مجید میں اللہ تعالی کا فرمان ہے :

﴿فَاعْلَمْ أَنَّهُ لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللَّهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنبِكَ﴾

ترجمہ : پس جان لو، کہ اللہ تعالی کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں ہے اور مغفرت طلب کرو اپنی گناہ کے سبب۔

یہاں توحید و استغفار یعنی عقیدہ و عمل کو اپنانے سے پہلے علم کا حکم دیا گیا ہے۔

اسی طرح امام بخاری رحمہ اللہ نے ایک باب باندھا ہے جو «العلم قبل القول والعمل» کے نام سے ہے یعنی کہ قول و عمل سے پہلے علم کا ہونا ضروری ہے۔

اور امام ابن قیم جوزیہ رحمہ اللہ سے ایک قول نقل ہے «العلم إمام العمل» کہ علم عمل کا امام یعنی اس سے آگے ہے۔

تنظیم :

دوسری اہم چیز تنظیم ہے۔ جو تحریک بھی افراتفری کا شکار ہوکر غیر منظم ہوجاتی ہے تو پھر اس کے زوال کا خطرہ رہتا ہے۔ اور اگر تحریک منظم ہو، اس کے لوائح اور طریقۂ کار موجود ہوں، ان لوائح کی پاسداری کی جاتی ہو، اور مخالفت کی صورت میں بازپرس ہو، تو پھر اس تحریک کی ترقی کا سورج طلوع ہونے لگتا ہے۔ اس پر تاریخ بھی شاہد ہے۔

تو اسی بنا پر تحریکِ طالبان پاکستان موجودہ تحریکات میں ایک منظم تحریک ہے، جس کے تمام شعبہ جات کے لیے لوائح موجود

ہیں جن پر عمل کیا جاتا ہے اور پھر ان کی نگرانی کے لیے کمیشنز بھی موجود ہیں۔

جیساکہ واضح ہے کہ امر بالمعروف ونہی عن المنکر اور جہاد جیسے بڑے امور کسی بھی صورت انفرادی طور پر نہیں انجام دیے جا سکتے اور پھر خاص طور پر جہاد، جہاں انفرادی کے بارے میں سوچا بھی نہیں جا سکتا۔ لہٰذا اس میں اجتماعیت اور پھر اس اجتماعیت کو منظم رکھنا بنیادی امور میں سے ایک ہے۔

شوریٰ :

تیسری اہم اور نبوی سنت مشورہ ہے، جس پر عمل کرنے کی صورت میں تحریک کامیابی کی راہ پر گامزن ہوجاتی ہے۔ تحریکِ طالبان پاکستان کا رہبری شوریٰ موجود ہے، جو کہ جید ارکان پر مشتمل ہے، جو باہمی مشورے سے تحریک کو چلاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اب الحمد للہ! تحریکِ طالبان پاکستان جہادی ترقیوں کے ساتھ ساتھ آئے روز عوام وخواص میں محبوبیت حاصل کرتی رہتی ہے۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے :

﴿وَشَاوِرْهُمْ فِي الْأَمْرِ﴾ [آل عمران ١٥٩]

یعنی کہ اے نبی! ان (اپنے صحابہ سے) مشورہ کرو کاموں کے حوالے سے۔

ایک اور فرمان ہے : ﴿وَأَمْرُهُمْ شُورَىٰ بَيْنَهُمْ﴾ [الشوریٰ ٣٨]

یہاں مسلمانوں کی صفات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ "کہ ان کا کام ان کے درمیان مشورے سے ہوا کرتے ہیں۔"

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال : ما رأيت أحدًا أكثر مشورةً لأصحابه من رسول الله صلى الله عليه وسلم". (سنن الترمذي / باب ما جاء في المشورة)

ترجمہ : ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے زیادہ کسی کو اپنے ساتھیوں کے ساتھ مشورہ کرنے والا نہیں دیکھا۔

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ شوری اور مشورہ کی کیا اہمیت ہے جس کا للہ الحمد تحریک طالبان پاکستان پورا اہتمام کرتی آرہی ہے۔

لہٰذا، میں تمام شریعت پسند مسلمانوں، خصوصا مجاہدین اور ان سے محبت رکھنے والوں کو اس تحریک میں شامل ہونے کی دعوت دیتا ہوں تاکہ مل جل کر اس نظام کو نافذ کرنے کیلئے کام کیا جائے، جس کیلئے پاکستان کو حاصل کیا گیا، لاکھوں علماء و عوام نے قربانیاں دیں اور سب سے بڑھ کر یہ اللہ تعالی کا حکم اور اہم ترین عبادت ہے۔

جہادِ پاکستان اور تحریک طالبان پاکستان کے مختلف پہلوؤں پر امیر تحریک طالبان پاکستان ابو منصور عاصم مفتی نورولی محسود حفظہ اللہ کے ساتھ خصوصی نشست، جو ویڈیو کی صورت میں عمر میڈیا پر شائع ہو چکی ہے۔



بسم اللہ الرحمن الرحیم

جب سے افغانستان میں فتح آئی ہے امریکا نے شکست کھائی ہے ، اور امارت اسلامی قائم ہوئی ہے، تو پاکستان کے محاذ پر تحریک طالبان پاکستان کی کاروائیوں میں خاطر خواہ اضافہ دیکھنے میں آیا ہے، اس کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ چونکہ فتح سے پہلے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین بیک وقت دو محاذوں پر مصروف جہاد تھے ، اور فتح کے بعد تحریک کے مجاہدین کی توجہ صرف اور صرف پاکستان کی طرف ہوا، کاروائیوں کے بڑھنے کی وجہ سے دشمن کے پروپیگنڈے میں بھی تیزی آئی ہے، ایک طرف امارۃ اسلامیۃ (اعزہا اللہ) کے خلاف پروپیگنڈہ کر رہا ہے تو دوسری جانب تحریک طالبان پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا مہم میں اضافہ ہوا ہے ۔

اس وجہ سے عمر میڈیا نے ضروری سمجھا کہ ان پروپیگنڈوں کے حوالے سے تحریک طالبان پاکستان کے محترم امیر جناب ابو منصور عاصم مفتی نورولی محسود حفظہ اللہ کے ساتھ خصوصی انٹرویو کیا جائے ۔

ہم امیر محترم صاحب کے ممنون ہیں، کہ امیر صاحب محترم نے اپنی مصروفیات کے باوجود انٹرویو کیلئے امادگی ظاہر کی ، جزاہ اللہ احسن الجزاء، سب سے پہلے امیر صاحب محترم کو خوش آمدید کہتے ہیں،

امیر صاحب محترم !السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

سوال اول :

امیر صاحب محترم ! جیسا کہ یہ بات بدیہی طور پر واضح ہے کہ امریکا اور اس کے صلیبی اتحادیوں نے دہشت گردی کے نام پر مسلمانوں اور مجاہدینِ افغانستان پر حملہ کیا، اور پاکستان اس جنگ میں امریکا ، نیٹو اور دیگر صلیبی اتحادیوں کی صفِ اول کا اتحادی رہا اور غاصب کفار کے ساتھ ہر قسم تعاون کرتا رہا اور یہ تعاون ابھی تک جاری ہے ۔ ، افغانستان پر امریکا اور نیٹو کے حملے کے نتیجہ میں بہت سے مجاہدین نے قبائلی علاقوں کی طرف ہجرت کی ، پاکستانی طالبان نے علماء کرام کے متفقہ فتوی کی روشنی میں افغانستان کی اسلامی امارۃ کے دفاع کے لئے افغانستان میں دفاعی جہاد کا آغاز کیا، پاکستان نے امریکی ہدایات اور تعاون سے قبائلی علاقوں اور پاکستان کے دیگر علاقوں میں پاکستانی طالبان اور ان کے یہاں پناہ لینے والے افغان و دیگر غیر ملکی مجاہدین اور ان کی نصرت کرنے والوں کے خلاف اپریشنز شروع کئے جس میں ان کو امریکا کا مالی اور فضائی تعاون حاصل تھا، جو کہ ابھی تک حاصل ہے۔ اب سوال یہ ہے کہ شرعی لحاظ سے ایسے مسلمان کا کیا حکم ہے جو مسلمانوں کے خلاف کفار کا تعاون کر رہے ہو؟

الجواب :

بسم اللہ و الصلاۃ والسلام علی رسول اللہ و علی آلہ و صحبہ و من والاہ، اما بعد:

جنگی اعتبار سے اس پر مذاہب اربعہ میں اتفاق ہے ، کہ کافر اور اس کے معاون کا ایک حکم ہے ، جیسے کہ مختصر احکام القتال (ص:۱۰) میں افغانستان کے اسلامی امارت کے سابق مفتی اعظم مولانا عبد العلی دیوبندی رحمہ اللہ اس حوالے سے فقہ حنفی کے بہت سے معتبر کتابوں کے حوالے نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ فان کان المسلم واقفاً فی صف المشرکین عن طوعٍ بلا اِکراہ فلا شک فی جواز قتلہ عند المذاھب الأربعۃ بل یجوز قتلہ باتفاق الفقہاء کہ ایسے مسلمان کے قتل کے جواز میں مذاہب اربعہ کے اندر کوئی شک نہیں جو مشرکین و کفار کی صف میں بِلا اکراہ کھڑا ہو جائے ۔ یعنی اس کا قتل باتفاق مذاہب اربعہ جائز ہے ،

فتوی کاملیۃ میں علامۃ طرابلسی حنفی رحمہ اللہ ایسے لوگوں کی بارے میں فرماتے کہ یہ زنادقہ کے حکم میں ہیں : وحکم اولئك حکم الزنادقۃ ان اطلع علیھم قتلوا والا فامرھم الی اللہ۔ (الفتاوی الکاملیۃ ص: ۲۵۱ کتاب الجنایات)

اسی طرح جامع الفتاوی ، ص : ۳۵۳، ج: ۸ میں ہے ۔

اسی طرح فقیہ العصر مولانا مفتی محمد فرید صاحب رحمہ اللہ کفار کے معاونین کے حوالے سے فتاوی فریدیہ میں فرماتے ہیں :

سوال : کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ کے بارے میں کہ وہ لوگ جو دہری حکومت سے اسلحہ لیکر مجاہدین کے خلاف لڑتے ہیں ان لوگوں کو قتل کرنے اوران کے ساتھ جہاد کرنے کا کیا حکم ہے ؟ بینوا توجروا۔ المستفتی مولوی کمال محمد کرم ایجنسی صدہ۔

الجواب : دہریوں کے خلاف ان کے کفر کی وجہ سے لڑنا مشروع ہے ، اور اسی طرح ان کے معاونین اور مدافعین کے خلاف، قال اللہ تعالی: ومن یتولھم منکم فانہ منھم۔ وھو الموفق۔ (فتاوی فریدیہ: ج:۶، ص:۴۳۰، کتاب الجہاد باب شرائط الجہاد)

فقیہ العصر مولانا مفتی محمد فرید صاحب رحمہ اللہ فتاوی فریدیہ (ج: ۶، ص: ۴۴۵) میں ایک اور جگہ معاونین کفار کے حوالے سے فرماتے ہیں :

افغان جہاد میں عوام کی شرکت اور معاونین کفار کا حکم :

سوال : کیا فرماتے ہیں علمائے دین انقلابِ افغانستان کے بارے میں ، کہ وہاں پر کمیونسٹ نظریات کے لوگ حکمران ہیں ، روسی لٹریچر اور دہری نظریات کا پرچار کرتے ہیں ، اور ساتھ بہت سے علماء کو یا تو قتل کرتے ہیں یا جیلوں میں ڈال دیتے ہیں ، جس کی وجہ سے اکثر دیندار طبقہ اور اہلِ علم حضرات ہجرت پر مجبور ہو گئے ، تو کیا اس دہری حکومت کے خلاف جہاد از روئے شریعت جائز ہے یا نہیں ؟ اور جو لوگ ان سے مدافعت کرتے ہیں یا ان کی معاونت کرتے ہیں ان کا کیا حکم ہے ؟ بینوا توجروا۔ المستفتی : شیخ القرآن مولانا حمد اللہ جان ڈاگوی المظاہری ۲۲-۱۱-۱۹۷۰ء

الجواب : قرائن سے معلوم ہوتا ہے کہ افغانستان کی نئی حکومت کے اربابِ اقتدار دہریہ اور کمیونسٹ لوگ ہیں ، یہ لوگ ہر مذہب اور خصوصا اسلام کے بدترین دشمن ہیں ، یہ لوگ بظاہر اسلام کا نعرہ بھی لگاتے ہیں ، لیکن مضبوط ہونے کے بعد شعائر اسلام پر پابندی لگاتے ہیں ، بُخاری کی حکومت اس کی نظیر ہے ، پس ان امور کی بنا پر تمام اسلامی مملکتوں پر فرض ہے کہ اس نئی حکومت

کا مقابلہ کریں اور ان سے جہاد کریں۔ نیز عوام پر بھی بقدر استطاعت فرض ہے، اور جو لوگ ان مخالفین اسلام کی طرفداری کرتے ہیں ان کا بھی یہی حکم ہے۔ وہو الموفق (فتاوی فریدیہ، ج: ٦، ص: ۴۴۵)

سوال دوم: امیر صاحب محترم !جہادِپاکستان کے خلاف یہ پروپیگنڈہ کیا جاتا ہے، کہ ریاست کے خلاف اسلحہ اٹھانا خارجیت اور بغاوت ہے، اور دوسری بات یہ کی جاتی ہے کہ ریاست کی موجودگی میں جہاد کرنے کی کوئی شرعی توجیہ نہیں ہے، کیونکہ جہاد کرنا ریاست کی ذمہ داری ہے، تو اس حوالے سے شریعت اسلامیہ کی روشنی میں وضاحت فرمائیں۔

الجواب: اس بارے میں عرض ہے کہ موجودہ جنگ کی ابتداء ہم نے نہیں کی ہے، بلکہ ہم نے تو امارت اسلامی افغانستان کے خلاف حملہ آور امریکا اور اس کے اتحادیوں کے خلاف اپنے مقدس جہاد کی ابتداء کی تھی، مگر پاکستان کی حکومت اور افواج نے اپنے مغربی آقاؤں کی خوشنودی حاصل کرنے اور ان سے ڈالر بٹورنے کے لئے ہماری آزاد سرزمین پر ہمارے یہاں پناہ گزین مہاجرین کے خلاف اپریشنز شروع کئے، جس کے رد عمل میں ہمارے استفتاء کے بغیر پاکستان کے مؤقر دینی اداروں کے ساتھ تعلق رکھنے والے پانچ سو سے زائد جید و ممتاز علمائے کرام نے افواج پاکستان کے خلاف جہاد کا فتویٰ دیا، جو بعد میں ''وانا اپریشن سے متعلق علماء کا متفقہ فتویٰ'' کے نام سے بار بار شائع ہوا، چنانچہ ہم نے اس فتوے اور اس جیسے دیگر اکابر کے فتاویٰ جات کی روشنی میں اپنے جہاد کا رُخ پاکستان کی طرف بھی موڑ لیا۔

تو جب جنگ کی پہل اور اقدام ہماری طرف سے نہیں تو ہمیں کیوں موردِ الزام ٹھہرایا جا رہا ہے؟!

البتہ بغاوت کے حوالے سے نفس مسئلے کے بارے میں وضاحت یہ ہے، کہ بغاوت تو امام برحق یا امام عادل کے خلاف ناحق قیام کی صورت میں ہوتی ہے، جیساکہ البنایۃ شرح الھدایۃ میں بَابُ الْبُغَاۃ کے تحت ہے: فَاَهْـلُ الْبَغْـيِ هُـمُ الْخَارِجُـوْنَ عَـلَى اِمَـامِ الْحَـقِّ بِغَـيْرِ حَـقٍّ.

جبکہ ہمارے نزدیک پاکستان کے حکمرانوں کو امام عادل کی حیثیت دینا قطعاً درست نہیں، اگر چہ رواں جنگ کے پہل بھی ہم نے نہیں کی ہے اور امام عادل کی حیثیت دینا اسلئے درست نہیں کہ پاکستان کے فوج نے عالم اسلام اور کفر کے درمیان جنگ میں دہشت گردی کے نام پر عالمی دہشت گردوں (امریکا و نیٹو) کا ساتھ دیا، افغان ملت اور عراقی عوام کے خلاف امریکہ کا ساتھ دیا اور کھل کر ان کی معاونت کی، امیر المؤمنین ملا محمد اختر منصور رحمہ اللہ کو امریکی مفادات کے لیے شہید کروایا، سفارتی اور اسلامی اصولوں کو پامال کرتے ہوئے طالبان سفیر ملا عبدالسلام ضعیف صاحب کو بڑی بے عزتی کے ساتھ امریکا کے حوالہ کیا، امریکی خوشنودی کے لیے سابق طالبان وزیرِدفاع مولانا عُبید اللہ اخند صاحب کو گرفتار کرکے شہید کیا، ہر دلعزیز شخصیت افغان جہادی رہنما استاذ یاسر صاحب کو گرفتار کرکے لاپتہ کیا، افغان طالبان کے خلاف امریکا کو فضائی، زمینی اور بحری راستے اور اڈے دیئے، انہیں لاجسٹک سپورٹ مہیا کی، پاکستان کی سرزمین سے افغان مسلمانوں پر ۵۷ ہزار حملوں کی سہولت کاری کی، جس کے نتیجے میں اُس وقت کی واحد اسلامی حکومت سقوط سے دوچار ہوئی اور لاکھوں مسلمان شہید ہوئے، چھ سو سے زائد

عرب مجاہدین ومہاجرین کو ڈالروں کے بدلے امریکہ کے سپرد کیا، قوم کی بیٹی ڈاکٹر عافیہ صدیقی کو امریکا کے ہاتھ فروخت کیا، دونوں اطراف سے مجاہدین کا راستہ روکنے کے لیے امریکہ کے کہنے پر اپنی مشرقی سرحد سے مغربی سرحد پر ڈیڑھ لاکھ فوج کو لاکھڑا کیا، امریکی حکم پر اپنے مسلمان عوام کے خلاف المیزان اپریشن سے لیکر عزم استحکام تک بیشمار اپریشن کیے، پاکستان کی ظالمانہ پالیسیوں کی مخالفت کرنے والے جامعہ فریدیہ کے مہتمم وخطیبِ لال مسجد مولانا عبد اللہ صاحب، مفتی نظام الدین شامزئی صاحب، شہید اسلام مولانا یوسف لدھیانوی صاحب، شیخ ولی اللہ کابلگرامی صاحب، شیخ سلطان غنی عارف صاحب، مولانا مصباح الدین ملکپوری صاحب، غازی عبد الرشید صاحب، شیخ نصیب خان صاحب، مولانا سمیع الحق صاحب اور ڈاکٹر عادل خان صاحب اور حال ہی میں جامعہ حقانیہ کے نائب مہتمم مولانا حامد الحق حقانی صاحب رحمهم اللہ جیسے دسیوں علمائے حق کو شہید کروایا، اپنی قوم کی باحیاء طالباتِ جامعہ حفصہ کو فاسفورس بموں سے بھون ڈالا، قبائل میں سینکڑوں مدارس ومساجد کو مسمار کیا، لاکھوں قبائلی مسلمانوں کو اپنے گھروں سے بے گھر کر کے آئی ڈی پیز بننے پر مجبور کیا، حدود آرڈیننس جیسے دیگر قوانین کو منسوخ کر کے ان کی جگہ ایسے قوانین کا اجراء کیا جن سے وطنِ عزیز میں فحاشی وعریانی کو فروغ ملا، چنانچہ ٹرانس جینڈر بل، میرا تھن ریس اور زنا بالرضا کی حوصلہ افزائی جیسے امور اس کی واضح مثالیں ہیں۔ ہم کیونکر پاکستان کے حکمرانوں پر امامِ عادل کا اطلاق درست مان سکتے ہیں؟! ان پر تو مفتی اعظمِ ہند مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ کا فتویٰ پوری طرح منطبق ہوتا ہوا نظر آتا ہے، جو کفایت المفتی جلد: ۱، صفحہ ۱۳۹ میں درج ذیل الفاظ کے ساتھ مذکور ہے: واولی الامر منکم سے علماء یا حکام مسلمین مراد ہیں، یعنی ایسے حکام جو مسلمان ہوں اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق احکام جاری کریں۔ ایسے مسلمان حاکم جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے خلاف حکم جاری کریں وہ من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون میں داخل ہیں، اور خدا اور رسول کے خلاف حکم جاری کرنے والوں کو قرآن پاک میں طاغوت فرمایا گیا ہے۔ اور طاغوت کی اطاعت حرام ہے۔ پس جو شخص ایسے حکام کو جو الٰہی شریعت اور آسمانی قانون کے خلاف حکم کرتے ہیں اولی الامر منکم میں داخل قرار دی وہ قرآن پاک کی نصوصِ صریحہ کی مخالفت کرتا ہے، انگریزی قانون کے ماتحت خلافِ شرع حکم کرنے والے خواہ غیر مسلم ہوں خواہ نام کے مسلمان ہوں طاغوت ہیں، اولی الامر میں کسی طرح داخل نہیں ہو سکتے۔ ان کو اولی الامر میں داخل کرنے والا یا مجنون ہے یا جاہل یا فاسق۔ اور ایسی حالت میں اس کو مقتدا بنانا اور امام مقرر کرنا ناجائز ہے۔ (کفایت المفتی جلد: ۱، صفحہ ۱۳۹)

رہی یہ بات کہ ریاستِ پاکستان اسلامی ہے تو اگر ریاست سے مراد ملک ووطن ہو تو یہ بات تو یقینی ہے کہ پاکستان مسلمانوں کا ملک اور وطن ہے اور اگر ریاست سے مراد حکومت ہو تو نہ حکومت اسلامی ہے اور نہ ہی خود مختار ہے، بلکہ حکومتِ پاکستان غیر شرعی، ظالم اور امریکا و مغربی طاقتوں کی کٹھ پتلی اور غلام ہے، پاکستان کی فوج برطانیہ کی تیار کردہ فوج (رائل انڈین آرمی) کا تسلسل ہے جو ہمیشہ مسلمانوں اور اسلامی اَقدار کے خلاف کرائے کی فوج کے طور پر استعمال ہوئی ہے، اس حوالے سے پاکستانی فوج کی ایک طویل سیاہ اور شرمناک تاریخ ہے،

جس کے بیان کا فی الحال موقع نہیں۔

کسی حکومت کے اسلامی ہونے کے لیئے مفتی اعظم مفتی رشید احمد لدھیانوی رحمہ اللہ (احسن الفتاوی جلد ٦ صفحہ ٢١) میں فرماتے ہیں کہ جب تک کوئی حکومت اسلامی احکام کو نافذ نہ کرے اُس وقت تک وہ اسلامی حکومت نہیں۔

فتاوی بینات جلد: ٢، صفحہ: ٢٩١میں محدث العصر استاذ الاساتذہ مولانا محمد یوسف بنوری صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں:

حقیقت یہ ہے کہ قرآن کریم نے اور حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جن اولی الامر کی اطاعت اور توقیر و تعظیم کا حکم دیا ہے اُن سے مراد وہی امراء ہیں جو حدود اللہ قائم کرتے ہیں، امر بالمعروف نہی عن المنکر کرتے ہیں، خود عالم دین ہیں یا کم از کم تعلیم دین اور اقامتِ شرعیہ کا فریضہ ادا کرنے پر قائم ہیں، ان کی اطاعت شریعت و دین کا جُز ہے، اگر کوئی امیر یا حاکم وقت خلافِ شریعت حکم دے تو خود اس کی شرعی حیثیت ختم ہو جاتی ہے، تو اس کی اطاعت تو کیا بلکہ مخالفت کرنی ہوگی۔

شہید اسلام مفتی نظام الدین شامزئی صاحب رحمہ اللہ اپنے فتوے میں لکھتے ہیں:

اسلامی ممالک کے جتنے حکمران اس صلیبی جنگ میں امریکہ کا ساتھ دے رہے ہیں اور اپنی زمین، وسائل اور معلومات ان کو فراہم کر رہے ہیں وہ مسلمان پر حکمرانی کے حق سے محروم ہو چکے ہیں،

ریاست ایک جدید اصطلاح ہے، البتہ یہ ایک بدیہی بات ہے، کہ اگر ملک میں رائج اور نافذ العمل قانون اور حکومتی سسٹم اسلامی ہو تو جو بھی ادارے (جیسے فوج، استخبارات وغیرہ اس قانون او سسٹم کے دفاع کرتے ہوں) تو وہ ادارے اسلامی شمار کیئے جاتے ہیں، اور اگر ملک میں نافذ قانون اور حکومتی سسٹم غیر اسلامی ہوں تو دفاع کرنے والے ادارے بھی اسلامی شمار نہیں کیئے جائیں گے، اگرچہ افراد مسلمان کیوں نہ ہوں، تو اس وجہ سے ہمارے اکابر اور معزز علماء کرام نے پاکستان کی حکومت کو اسلامی حکومت نہیں کہا ہے، بلکہ ہمیشہ سے اس پر مسلط حکومت کو غیر اسلامی کہا ہے، اور ملک میں اسلامی نظام اور حکومت قائم کرنے کیلیئے مختلف ذرائع سے کوشش میں مصروفِ عمل رہے ہیں، تو جب حکومت پاکستان اسلامی حکومت نہیں ہے، تو پھر اس کے حکمران اور ریاستی ادارے بھی شرعی اولو الأمر نہیں ہیں۔ تو غیر اسلامی حکومت اور ایسے حکمران جو کہ شرعی اولو الأمر نہ ہوں ان سے اپنے دین، مال، عزت اور ناموس کے دفاع کی خاطر لڑنا نہ خارجیت ہے اور نہ بغاوت ہے۔ خارجیت تو عقیدے کا مسئلہ ہے، خوارج ان لوگوں کو کہا جاتا ہے جو غیر مکفِّرہ امور پر مسلمانوں کی تکفیر کرتے ہیں، یعنی جن اعمال اور امور پر اہل السنۃ کے سلف نے تکفیر نہیں کی ہو ان پر تکفیر کرنا، لیکن الحمد للہ تحریک طالبان پاکستان اہل السنۃ والجماعۃ کے عقیدے و منہج کی حامل ایک سنی جہادی تحریک ہے، جن اعمال اور امور کو اہل السنۃ والجماعۃ کے سلف مکفِّر سمجھتے ہیں ہم انہی کو مکفر سمجھتے ہیں اور بس۔

اور بغاوت کے حوالے سے ہم نے وضاحت کی کہ بغاوت تو امام برحق یا امام عادل کے خلاف ناحق قیام کی صورت میں ہوتی ہے۔ اور موجودہ حکمران بقول مفتی اعظم ہند مفتی کفایت اللہ رحمہ اللہ کے طواغیت ہیں اور مزید یہ کہ جنگ کی پہل بھی ہم نے نہیں کی ہیں،

تو ریاست کی جدید اصطلاح کے بہانے ان طواغیت پر اُن

احادیث اور نصوص کا تطبیق کرنا جو کہ شرعی اولوالأمر اور اسلامی حکومت کے حوالے سے ہیں نصوص شرعیہ کی تحریف ہے۔

(۲)امیر صاحب محترم! جیساکہ یہ بات تاریخی اعتبار سے بہت واضح ہے کہ اسلام دشمن قوتیں اپنے ناجائز قبضے اور اقتدار کو بچانے اور طول دینے کیلئے بسا اوقات علماء کرام اور مذہبی طبقات کو بھی استعمال کرتی ہیں، زمانۂ قریب میں امریکا اور نیٹو کے خلاف امارۃ اسلامیۃ (اعزہا اللہ) کے مقدس جہاد کے خلاف بھی مختلف اوقات میں علماء کو جمع کرایا گیا اور ان سے برائے نام فتوے اور اجماع کے نام سے بیانیے لیئے گئے، حتیٰ کہ جب دوحہ معاہدہ ہوا اور امریکی افواج اس معاہدے کے نتیجے میں فوجی بیرکوں میں چلی گئی اور میدانِ جنگ میں افغان آرمی (ملی اردو) اکیلے رہ گئی، تو سعودیہ عربیہ کی میزبانی میں مکہ معظمہ کے اندر ایک اجتماع کا انعقاد کیا گیا جس کو "اسلامی دنیا کے علماء کرام اور مشائخ عظام کا نمائندہ اجتماع" کا نام دیا گیا، اور آخر میں اعلانِ مکہ کے نام سے بیانیہ جاری کیا گیا، کہ مکہ معظمہ میں پورے دنیا کے علماء کرام نے اجماع کیا کہ افغانستان میں اسلامی جمہوریہ افغانستان کے خلاف طالبان کی لڑائی جہاد نہیں ہے، بلکہ اسلامی ریاست کے خلاف بغاوت ہے۔ اسی طرح جب بھی پاکستان میں انگریز کے ہاتھوں بنی ہوئی اسلام دشمن فوج کے خلاف مجاھدینِ اسلام کے حملے تیز ہوجاتے ہیں تو پرا پیگنڈہ کیا جاتا ہے کہ یہ اسلامی ریاست کے خلاف بغاوت ہے تو اس حوالے اگر آپ وضاحت فرمائیں؟

الجواب:

سب سے پہلے تو میں محترم علماء کرام کی خدمت میں عاجزانہ درخواست کرتا ہوں کہ اگر وہ بامرِ مجبوری جہاد، قربانیوں اور ابتلاء کے میدان کا انتخاب نہیں کرسکتے تو کم ازکم مجاہدینِ اسلام کے خلاف انگریز کے ہاتھوں بنی ہوئی اسلام دشمن فوج کے ناجائز جبر اور قبضہ کے لئے بھی استعمال نہ ہوں، الحمد للہ ہمارا مقدس جہاد ایسے مرحلے میں داخل ہوچکا ہے، کہ ان شاء اللہ اب یہ عنقریب نتیجہ خیز ثابت ہوگا اور مملکت خداداد پاکستان سے غلام فوجی اداروں کا قبضہ اور تسلط ختم ہوگا۔ (باذن اللہ تعالیٰ) تو محترم علماء کرام سے میری یہ درخواست ہے، کہ اپنی توجہ تدریسی، تعلیمی، تبلیغی، تعمیری، اصلاحِ معاشرہ اور اپنے پُرامن دینی سرگرمیوں پر رکھیں۔

اس خطے میں مجاہدینِ اسلام کے خلاف بااثر قومی مشران کا استعمال فرنگی سامراج کی پرانی سیاست رہی ہے، اسی سیاست کو انگریز استعمار نے حاجی ترنگزئی، ایپی فقیر رحمہما اللہ اور ان کے رفقاء کے خلاف اختیار کیا تھا۔

رواں جنگ میں کسی عالم کا قتل ہونا ہمارے معاشرے کے لئے نہایت نقصاندہ ہے، اور درحقیقت بہت بڑی ضیاع ہے، نہایت مشکل مراحل اور کمر توڑ محنتوں کے بعد ایک عالم تیار ہوتا ہے، انگریز کے ہاتھوں بنی ہوئی ڈالر خور غلام فوج کے یہاں کسی عالمِ دین کی زندگی اور دینی خدمات کی کوئی قدر واہمیت نہیں ہے، میں کہتا ہوں کہ کمزور سے کمزور عالمِ دین سے کم ازکم ایک مسجد تو آباد ہوجاتی ہے، اس لئے علماء کے وجود کی حیثیت اسلامی معاشرے کے لئے روح کیسی ہے اور معاشرے کے لئے بہت بڑی برکت ہے۔

اب آتا ہوں آپ کے سوال کے جواب کی طرف، تو حضرت ہم نے جہادِ پاکستان اپنی خواہش اور اجتہاد سے شروع نہیں

کیا ہے، بلکہ ہم نے جہادِ پاکستان ملک کے معتبر اور مؤقر دینی مدارس، جامعات اور دارالافتاؤں کے پانچ سو ممتاز، جید اور اکابر علماء کرام اور مفتیان عظام کے مدلل شرعی فتوی سے شروع کیا ہے، اور ایسے اکابر اور مفتیان عظام کے فتاوی سے شروع کیا ہے جو صرف خطے کے اعتبار سے نہیں بلکہ عالم اسلام کے اعتبار سے اسلامی فقہ اور شرعی فتوی کے مراجع مانے جاتے تھے، جیسے قطب الاِرشاد، عارف باللہ مفتی اعظم مولانا مفتی محمد فرید صاحب رحمہ اللہ، شہید اسلام مولانا مفتی نظام الدین شامزئ رحمہ اللہ، شیخ الحدیث و رئیس دار الاِفتاء علامہ بنوری ٹاؤن کراچی، مولانا ڈاکٹر شیر علی شاہ صاحب شیخ الحدیث دارالعلوم حقانیہ اکوڑہ خٹک رحمہم اللہ اور ان جیسے پانچ سو ممتاز، جید علماء کرام، مفتیان عظام اور نفوسِ قدسیہ کے لکھے ہوئے دستخط شدہ فتوی سے، اور استفتاء بھی ہم نے نہیں کیا تھا بلکہ ایک ریٹائرڈ فوجی آفسیر نے کیا تھا، جس کو ہم نے بار بار ان حضرات کے دستخطوں اور فقہی عبارات سے تحریک طالبان پاکستان کے رسمی میڈیا عمر سے شائع کیا ہے۔ اور مجھے یاد ہے کہ اس مبارک فتوی کو اس وقت کے اسلام آباد کے وفاق المدارس کے مسؤل مولانا قاضی عبد الرشید رحمہ اللہ نے اخباری کانفرنس میں صحافیوں کو بھی دکھایا، تو اس مبارک فتوی کی وجہ سے پاکستان کے غلام اور قابض افواج کے خلاف ملک کے طول و عرض میں سیکیورٹی اداروں پر حملے شروع ہو گئے اور بڑی تیزی کے ساتھ ملک کے طول و عرض اور بالخصوص قبائلی علاقہ جات اور ملاکنڈ ڈویژن میں جہادِ پاکستان نے ایک ناقابل شکست صورت اختیار کی، اس مبارک، متفق اور مدلل شرعی فتوی کے چند سال بعد اسلام دشمن فوجی اسٹبلشمنٹ کے دباؤ پر جامعہ اشرفیہ لاہور میں وفاق المدارس العربیۃ پاکستان کے عنوان سے ایک مجلس کا انعقاد کیا جاتا ہے اور بغیر کسی دلیل اور فقہی نص کے اعلانِ لاہور کے نام سے ایک جبری اور مُکرہ بیانیہ جاری کیا جاتا ہے۔ تو حضرت ہم سمجھتے ہیں کہ اس مُکرہ اور جبری بیانیہ کا اُس مدلل شرعی فتاوی کے مقابلے میں اتنا وزن نہیں ہے جس مدلل شرعی فتوی کو ملک کے مؤقر اور اہم دینی مدارس، جامعات اور دارالافتاؤں کے پانچ سو جبال العلم، اولیاء اللہ اور نفوسِ قدسیۃ نے ایک آزاد فضاء میں بغیر کسی حکومتی دباؤ کے فقہی نصوص، عبارات اور اپنے مبارک دستخطوں سے مزین کرکے جاری کیا تھا، ہم علماء کرام اور مشائخ عظام سے محاذ آرائی نہیں کرنا چاہتے، اور نہ یہ جہاد اور اسلامی کاز کیلئے مفید سمجھتے ہیں۔ علماء کرام اور مذہبی طبقات سے مناقشات اور محاذ آرائی شکست خوردہ غلام فوج کو فائدہ اور تقویت پہنچاتی ہے، لیکن بأمرِ مجبوری ہم آج ااس حوالے سے کچھ بولنے کیلئے امادہ ہو گئے، کیونکہ ہمارے شرعی اور مدلل موقف اور بیانیہ کو مشکوک بنانے کی کوشش کی جاری ہے ہیں، ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ ہم سب کو حق کہنے اور ان اکابر اور نفوسِ قدسیہ رحمہم اللہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

میں نے جو کچھ کہا الحمدللہ یہ ایک بدیہی اور زمینی حقیقت ہے، ہم نے کسی قسم کا کوئی تجدد یا تفرد اختیار نہیں کیا ہے اور نہ ہی اپنے اکابر کے نظریات سے انحراف اور بغاوت کیا ہے، بلکہ اکابر کے رہنمائی، فتوی اور تحریض سے الحمد للہ اپنے دین، عزت اور ناموس کے دفاع میں قدم اٹھایا ہے، جس کے دینی ثمرات پورے خطے پر مرتب ہوں گے۔ (ان شاء اللہ)

امارۃ اسلامیۃ (اعزہااللہ) کا دوبارہ قیام بھی اس مبارک جہادی

تحریک کے ثمرات میں سے ایک اہم ثمرہ ہے، اور اس سے بھی قوی اور دیرپا ثمرات، ناپاک فوج کی شکست اور اپنے مبارک وطن کی آزادی کی صورت میں ہمیں ملیں گے، ان شاء اللہ اور ہمیں اس کا پختہ یقین ہے۔

اعلانِ لاہور کے نام سے یہ جبری اور مُکرہ بیانیہ ان پانچ سو اکابر علماء کرام کے متفقہ فتوی کے بعد اس وقت سامنے آیا جب تحریک طالبان پاکستان کی کاروائیاں ملک کے طول و عرض میں پھیل گئی تھیں ۔ ایسے حالات میں علماء کرام کے مجبور اور مُکرہ بیانیے ایسے ہیں جیسے معتزلی خلفاء (مأمون و معتصم) اپنے ادوار میں اہل السنۃ کے سلف صالحین سے معتزلی افکار اور عقائد کے حق میں جبری بیانیے حاصل کرتے تھے۔ ہم اُس مجلس میں سوائے چند ایک افراد کے باقی حضرات کو اُس بیانیے کے حوالے سے مُکرہ اور مجبور سمجھتے ہیں، اور جب بھی اس ظالم اور اسلام دشمن فوج کا زور ٹوٹ جائے اور الحمد للہ ٹوٹنے والا ہے تو ان بیانیوں اور مجالس کی حقیقت دستخط کرنے والے حضرات خود واضح کریں گے، جس طرح معتزلہ خلفاء کے اقتدار کے خاتمے کے بعد اہل السنۃ کے بہت سے سلف نے اپنے صحیح عقیدے او موقف کا اظہار کیا۔

البتہ جب حکومت اسلامی ہو، حکمران شرعی اولی الامر ہو تو پھر اس حکمران کی ذمہ داریوں میں سے ایک ذمہ داری جہاد بھی ہے، لیکن اس کا مطلب یہ بھی نہیں کہ یہ جہادی مسؤلیت فقط ریاست یا حکمران تک خاص ہے ،اور اگر کسی اور نے جہاد شروع کیا تو اس کا جہاد جہاد نہیں ہے، بلکہ جنگ اور خون خرابہ ہوگا۔ اور ایک بات یہ بھی واضح ہے کہ ہمارا جہاد دفاعی جہاد ہے، اور دفاعی جہاد کے حوالے سے فقہاء کرام کا اتفاق ہے کہ اس کی فرضیت ہر اس آدمی کی طرف متوجہ ہے جو جنگ کی طاقت رکھتا ہو، دفاعی جہاد کے لئے نہ وجودِ امیر شرط ہے اور نہ استیذان (یعنی اجازتِ امیر) شرط ہے، دفاعی جہاد کے حوالے سے فقہاء کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ یہ فرض ہر اس مسلمان کی طرف متوجہ ہے جو کہ اَطاقَ القِتالَ یعنی جو لڑنے کی طاقت رکھتا ہو اور شرعی اعذار مانع نہ ہوں اور بس۔

مولانا نور محمد وزیرستانی رحمہ اللہ ''جہاد افغانستان'' ص ۱۱۳ میں فرماتے ہیں : ''دورِ عباسیہ تک اکثر و بیشتر جنگیں امیر کبیر اور خلیفہ کے تحت اقدامی طور پر یعنی مسلمانوں نے عدل اسلامی کے لیے پیش قدمی کر کے لڑی ہیں۔ چوں کہ فقہی احکامات کی کتابیں اور فتاویٰ اکثر و بیشتر اسی دور میں لکھے گئے ہیں اس لیے جہاں فقہی کتابوں میں جہاد کا ذکر ہے وہاں خلیفۃ المسلمین یا امیر کبیر کا ذکر صراحتًا یا ضمناً ساتھ ساتھ ہوا ہے۔ مگر محض امرِ واقعہ کے طور پر، نہ کہ کسی شرط یا قیدِ احترازی کے طور پر، جس سے بعض لوگوں بلکہ خواص تک کو شبہ پیدا ہوگیا ہے کہ شاید جہاد کی صحت کے لیے خلیفۃ المسلمین یا امیر کبیر کا اذن ضروری ہے ....ورنہ فقہ کی کسی معتمد کتاب میں جہاد کی صحت اور جواز کے لیے امیر کبیر کے وجود اور اذن کے شرط ہونے کا ذکر آپ کو نہیں ملے گا۔'' (جہادِ افغانستان ص :۱۱۳)

استاد الحدیث جامعۃ العلوم الاسلامیۃ علامہ بنوری ٹاون کراچی مولانا فضل محمد صاحب حفظہ اللہ نے اپنی کتاب'' دعوتِ جہاد'' (ص :٦٤) میں عنوان قائم کیا ہے : ''جہاد کے لیے امیر کا تقرر''،اور اس موضوع پر تفصیلی کلام کیا ہے ، اور سب سے پہلے حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ کی اس مبارک حدیث کو لایا

ہے :

عن أبي هريرة، قال: قال رسول الله -صلَّى الله عليه وسلم-: "الجهادُ واجبٌ عليكم مع كلِّ أميرٍ، بَرّاً كان أو فاجراً، والصلاة واجبة عليكم خلفَ كلِّ مسلمٍ، بَرّاً كان أو فاجراً، وإنْ عَمِلَ الكبائرَ، والصلاة واجبة على كلِّ مسلمٍ، براً كان أو فاجراً، وإن عملَ الكبائرَ" (ابو داود:٢٥٣٣)

اسکے بعد لکھتے ہیں :

''اس حدیث سے ایک مسئلہ تو یہ واضح ہوگیا کہ جہاد کے لیے ایک امیر ہونا چاہیے، اس میں سب سے اچھی صورت تو وہی ہے کہ خلیفۂ وقت مجاہدین کی سرپرستی خود کرے تاکہ تمام معاملات نظم وضبط کے ساتھ قائم رہیں اور اگر وقتی طور پر مجاہدین کو دشمن کے ہاتھوں نقصان اٹھانا پڑے تو مرکز کی طرف سے ان کو نئی کمک ملنے کا مکمل انتظام موجود ہو۔''

چند سطر بعد فرماتے ہیں :

''اگر شومئ قسمت سے مسلمان مجاہدین کو ایسا متفقہ خلیفہ یا بادشاہ میسر نہیں آتا ہے تو شریعت کی روشنی میں مجاہدین اپنا امیر بنا کر شرعی جہاد میں حصہ لے سکتے ہیں۔

ص ٦٨ میں فرماتے ہیں :

''حضرت حسین رضی اللہ تعالی عنہ نے یزید کے خلاف علمِ جہاد بلند کیا تھا، حالاں کہ آپ کو مجاہدین ہی نے امیر مقرر کیا تھا، عبد اللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے بھی ریاست سے جنگ لڑی تھی،

زید بن علی رضی اللہ عنہ نے بنوأمیہ کے خلاف مسلح جنگ کی تھی، اور اس جنگ کو امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ نے بدر کی طرح جہاد کہا تھا، حالانکہ یہ جنگ ریاست کے خلاف تھی اور بغیر امام اور ریاست کے تھی۔

جہاد اسلام کا ایک معجز عمل اور فریضہ ہے، اس مبارک عمل اور فریضہ کی ادائیگی سے وہ تحولات آجاتے ہیں جو کہ ظاہری اعتبار سے ناممکن نظر آتے ہوں، اور آج کل کے جہاد زیادہ تر گوریلا شکل میں ہوتے ہیں، جو کبھی کبھار کئی عشروں پر محیط ہوتے ہیں۔

تو یہ بات کہ جہاد فقط حاکمِ وقت اور ریاست کی مسؤلیت ہے اور بس، اور ریاست اور حاکمِ وقت کے بغیر کسی کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ کفار یا ان کے غلاموں سے آزادی کے مقدس جہادوں میں شرکت کرے،

یہ مقامی طواغیت اور ان کے مغربی آقاؤں کا جہاد کے خلاف ایک سازش ، اور پروپیگنڈہ ہے،

علماء دیوبند(کثر اللہ سوادھم و عظم اللہ أجرھم) کا مشہور مؤرخ مولانا محمد میاں صاحب رحمہ اللہ نے اپنی کتاب تاریخ شیخ الہند ص :١٨١میں انگریز کے اس فتوے کو نقل کیا ہے،

مولانا محمد میاں رحمہ اللہ فرماتے ہیں :

''شیخ الہند رحمہ اللہ نے حاجی ترنگ زئی صاحب کو مطلع کیا اور ضروری قرار دیا کہ وہ یاغستان (صوبہ سرحد کے آزاد قبائلی علاقہ جات) چلے جائیں اور ضروری عملی کارروائی شروع کریں۔ چنانچہ حاجی ترنگ زئی صاحب قبائلی علاقہ پہنچے۔ مجاہدین کا مجمع شمار سے زیادہ ہوگیا، کچھ عرصہ بعد جنگ چھڑ گئی اور بحمد اللہ مجاہدین کو غیر متوقع کامیابی ہونے لگی اور انگریز پسپا ہو کر واپس اپنی چھاؤنی میں پناہ لینے پر مجبور ہوگیا۔ اس کے ردِ عمل میں انگریز نے جہاد اور مجاہدین کے خلاف جو اقدامات کئے اُن میں سے چند ملاحظ فرمائیں :

١۔ عوام میں پروپیگنڈہ کیا جائے کہ یہ جہاد نہیں ہے، جہاد بغیر بادشاہ کے نہیں ہوتا، بغیر بادشاہ کے جہاد حرام ہے۔

۲۔ پیسہ پانی کی طرح بہایا جائے اور اپنے لوگوں کو قبائل کے سرداروں کے پاس بھیج کر بے شمار پیسہ دے کر مجاہدین اور حاجی صاحب سے لوگوں کو توڑا جائے۔

۳۔ عوام میں یہ تبلیغ کی جائے کہ مسلمانانِ (صوبہ) سرحد اور افغانوں کا بادشاہ امیر حبیب اللہ (والی افغانستان) ہے، مسلمانوں کو ان سے بیعتِ جہاد کرنا چاہیے اور اُس وقت تک انتظار کرنا چاہیے جب تک کہ وہ عَلَمِ جہاد بلند نہیں کرتے۔

۴۔ اِس وقت مسلمانوں پر فرض ہے کہ وہ کاغذوں پر بیعتِ جہاد کرکے دستخط کریں اور امیرِ کابل کے نائب سلطنت سردار نصر اللہ خان کے دفتر میں یہ کاغذات بھیج دیں۔

۵۔ امیر حبیب اللہ خان کو مختلف وعدوں کے سبز باغ دکھا کر بے تحاشا مال دیکر جہاد میں کھڑا ہونے سے روکا جائے۔

۶۔ انگریزوں سے جو ترکوں کی جنگ ہے اس کے متعلق یہ پروپیگنڈا کیا جائے کہ یہ مذہبی جنگ اور جہاد نہیں بلکہ یہ سیاسی جنگ ہے۔

۷۔ سلطان عبدالمجید خان جو ترکی خلیفہ تھے، ان کی طرف سے انگریز نے ایک جھوٹا فرمان حاصل کیا اور پورے ہندوستان میں شائع کیا کہ سلطان کے اسی فرمان پر عمل کرنا مسلمانوں کے لیے فرض ہے۔ وہ فرمان یہ تھا کہ انگریز کی اطاعت ضروری ہے، ان سے لڑنا نہیں چاہیے۔ چناں چہ اس سے لوگوں کے جذبات ٹھنڈے پڑ گئے۔'' (تحریکِ شیخ الہند، ص ۱۱۸)

تعجب کی بات ہے، کہ انگریز سامراج نے اس وقت قبائلی مجاہدین کے خلاف جو اقدامات اٹھائے تھے، اور جو پالیسی اختیار کی تھی، وہی پالیسی اور انہی اقدامات کو انگریز کے ہاتھوں بنی ہوئی اسلام دشمن، غلام فوج نے تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کے خلاف اختیار کیا ہے، مثلاً پہلے نکتے میں تھا کہ عوام میں پروپیگنڈہ کیا جائے کہ یہ جہاد نہیں ہے، جہاد بغیر بادشاہ کے نہیں ہوتا، بغیر بادشاہ کے جہاد حرام ہے۔ تو آج بھی یہی پراپیگنڈہ کیا جاتا ہے، کہ جہاد ریاست کا کام ہے، اور ریاست کی اجازت کے بغیر جنگ ہے، جہاد نہیں، اور جو بھی اس میں مارا گیا وہ شہید نہیں کہلائے گا۔

دوسرے نکتہ میں تھا کہ، پیسہ پانی کی طرح بہایا جائے اور اپنے لوگوں کو قبائل کے سرداروں کے پاس بھیج کر بے شمار پیسہ دے کر مجاہدین اور حاجی صاحب سے لوگوں کو توڑا جائے۔

آج بھی یہی سیاست کر رہے ہیں کہ قومی مشران، اور لادین سیاسی لیڈروں کو پیسوں، مراعات اور حتیٰ قومی و صوبائی سیٹوں کا لالچ دیکر طالبان مجاہدین کے خلاف استعمال کر رہے ہیں۔

اس وقت انگریزی پالیسی تھی کہ عوام میں یہ تبلیغ کی جائے کہ مسلمانانِ (صوبہ) سرحد اور افغانوں کا بادشاہ امیر حبیب اللہ (والی افغانستان) ہے، مسلمانوں کو ان سے بیعتِ جہاد کرنا چاہیے اور اُس وقت تک انتظار کرنا چاہیے جب تک کہ وہ عَلَمِ جہاد بلند نہیں کرتے۔ اور آج بھی ہوبہو یہی تبلیغات اور پراپیگنڈہ ہے کہ پاکستانی طالبان امیر المؤمنین شیخ ہبۃ اللہ اخندزادہ کو اپنا امیر مانتے ہیں اور حال یہ ہے کہ شیخ ہبۃ اللہ اخندزادہ صاحب کا فتوی ہے کہ پاکستان ایک مسلمان ملک ہے اس کے خلاف لڑنا جہاد نہیں ہے حالانکہ امیر المؤمنین شیخ ہبۃ اللہ حفظہ اللہ نے اس حوالے سے کوئی بیان نہیں دیا ہے کہ گویا پاکستان ایک اسلامی ملک ہے، اور اس کے خلاف لڑنا جہاد نہیں۔ تو یہ سراسر ایک پراپیگنڈہ اور جہادِ پاکستان کی دعوت کو غیر مؤثر کرنے کی کوشش ہے۔

جہاد فقط کفار کے خلاف نہیں ہوتا، بلکہ منحرف اور ظالم ومفسد حکمرانوں کے خلاف بھی قتال جہاد ہی کہلاتا ہے، مثلاً باغیوں کے خلاف لڑنا بھی جہاد ہوتا ہے، حالانکہ باغی مسلمان ہوتے ہیں، روس کے دور کے منحرف مجاہدین کے خلاف امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی جنگ پاکستان، افغانستان اور شرق وغرب کے تمام اہل حق علماء کرام کے نزدیک جہاد تھا اور جانبِ مقابل کو کوئی بھی کافر نہیں کہتا، سردار داؤد کے خلاف مولوی جلال الدین حقانی اور دیگر افغان مجاہدین کا جہاد بھی شرعی جہاد تھا، حالانکہ داؤد خان اپنے آپ کو مسلمان کہتا تھا۔ انگریزی پالیسی کا پانچواں نکتہ تھا کہ امیر حبیب اللہ خان کو مختلف وعدوں کے سبز باغ دکھا کر بے تحاشا مال دیکر جہاد میں کھڑا ہونے سے روکا جائے۔

آج بھی امارت اسلامی کو پاکستانی مجاہدین کے خلاف کام کرنے پر امادہ کرنے کیلئے مختلف قسم کے دنیاوی لالچوں کے اشارے دئے جاتے ہیں، لیکن الحمدللہ اب تک پاکستان کے مقتدر قوتوں کو اس حوالے سے خاطر خواہ کامیابی نہیں ملی ہے۔

الغرض! ہم نے علماء کرام کے متفقہ فتوی کی روشنی اپنے دین، عزت، ناموس اور زمین کے دفاع کی خاطر ہم پر تحمیل شدہ مسلط جنگ میں ایک ایسی ریاست کے خلاف دفاعی جہاد کا آغاز کیا ہے جو کہ حربی کفار کی صف اول کی معاون ہے،، جس نے ڈالر بٹورنے کیلئے دہشت گردی کے نام پر ہمارے دین، عزت، ناموس اور زمین پر حملہ کیا ہے، ہماری زمین پر ناجائز قبضہ جما کر اس کے قدرتی وسائل اور قیمتی معدنیات کو لوٹ رہی ہے، ایسے ظالم اور کریہ دار فوج جو روزانہ کی بنیاد پر ہمارے مسلمان عوام پر بمباریاں کرتی ہے، یومیہ بنیادوں پر مساجد، مدارس، بازار اور تجارتی مراکز کو ملیا میٹ کر رہی ہے، حتی کہ غریب چرواہوں اور خانہ بدوشوں کو نہیں بخشا جاتا، چند پہلے مردان کے علاقہ کاٹلنگ میں سوات سے آئے ہوئے خانہ بدوشوں اور چرواہوں پر ڈرون حملے کر کے نو بے گناہ مسلمان عورتوں، بچوں اور بزرگوں کو شہید کر ڈالا۔ اس وجہ سے میں تمام پاکستانی مسلمانوں اور بالخصوص خیبر پختونخوا، بلوچستان اور پاکستان کے دیگر علاقوں میں بسنے والے اور ظلم در ظلم سہنے والے دیندار، مظلوم او غیر تمند پشتونوں سے اپیل کرتا ہوں کہ ریاست پر قابض اس ظالم، غلام اور کرایہ دار قاتل ٹولے سے نجات کا واحد راستہ جہاد فی سبیل اللہ ہے، یہ وہ واحد راستہ ہے جس سے قوموں کو عزت اور حریت کی زندگی نصیب ہوتی ہے، آئیے! تحریک طالبان پاکستان کے معسکرات اور ٹریننگ سینٹرز تم جیسے بہادر سپوتوں کے منتظر ہیں۔ آئیے! اور عظیم احمد شاہ بابا رحمہ اللہ کی تاریخ کو زندہ کرتے ہوئے، پشتون ملت کے سینے پر کھینچی گئی ڈیورنڈ کافر کے اس ظالمانہ خونی لکیر کو اس مجاہد قوم کے مجاہد جغرافیہ سے مٹادیں، اللہ سبحانہ و تعالی کی نصرت اور مدد کو اپنے سامنے پاؤ گے، ان شاء اللہ، ان تنصر اللہ ینصرکم و یثبت اقدامکم، پشتون وطن کے قیمتی خزانوں اور وسائل کے مالک تم ہو، ڈالر خور جرنیل اور غلام سیاسی خاندان نہیں، غاصبوں اور ظالموں سے اپنے جائز او رشرعی حقوق اور آزادی حاصل کرنا دھرنوں، جلسوں اور پرامن مطالبوں سے ممکن نہیں، اس حوالے سے الحمدللہ تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے کافی حد تک اس مبارک سفر کو طے کیا ہے، اس سفر کو مختصر کرنے کے لئے او رمقدس آزادی تک پہنچنے کیلئے آپ کا متحد ہونا اور ایپی فقیر رحمہ اللہ کے فرزندان کے اس غازی قافلے میں شامل ہو کر اس کو مزید قوی تر اور مستحکم کرنا

کرنا نہایت ضروری ہے۔

سوال: عام طور پر کہا جاتا ہے کہ آپ کی قیادت میں تحریک طالبان پاکستان میں نظریاتی لحاظ سے تبدیلی آئی ہے، مثلاً جنگ صرف سیکیورٹی اداروں تک محدود کیا، دشمن کے لیے کفر وارتداد کے الفاظ کے بجائے دیگر الفاظ کا استعمال وغیرہ، اس کے کیا عوامل ہیں؟

جواب: جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ تحریک طالبان پاکستان کا مسلک و منہج اہل السنۃ والجماعت کا مسلک و منہج ہے، البتہ ہر تحریک میں ایسے لوگ لازماً ہوتے ہیں جن کے اقوال وافعال مرکزی پالیسی کے مطابق نہیں ہوتے، تحریک طالبان پاکستان کی صورت حال بھی ایسی رہی ہے، اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا، مگر یہ بھی ایک کھلی حقیقت ہے کہ تحریک طالبان پاکستان شروع ہی سے نظریاتی لحاظ سے علمائے اہل السنۃ کی پیروی کو لازمی سمجھتی رہی ہے، اور انہی علماء کرام کے فتاوی کی روشنی میں اپنا جہاد شروع کر رکھا ہے، اس میں ہم سے غلطیاں ہوئی ہوں گی مگر جان بوجھ کر نہیں، اور نہ ہی ہم اُن غلطیوں کے لیے کسی مُبرِّر کو تلاش کرنا چاہتے ہیں، البتہ ہر تنظیم اور ہر تحریک کو حالات اور ماحول کو مدنظر رکھتے ہوئے اصلاحات کی ضرورت ہوتی ہے، اور اصلاحات کے درجات بھی لامتناہی ہوتے ہیں، ہماری تحریک میں بھی وقتاً فوقتاً اصلاحات ہوئی ہیں، ہر مسئول نے اپنی سمجھ کے مطابق کام کیا ہے، اللہ تعالی سب کی محنتوں کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، مگر جب تحریک طالبان پاکستان کی مسئولیت کا بارِ گراں میرے کندھوں پر آیا تو ہر وقت اس فکر میں رہا کہ اہلیانِ پاکستان کی عظیم قربانیوں کو کس طرح بچایا جا سکے؟ وہ کیا عوامل تھے جن کی وجہ سے تحریک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہوئی؟ اُن انفرادی واجتماعی انحرافات اور نواقص کو کس طرح دور کیا جا سکے جن کی وجہ سے تحریک ترقی کے بجائے تنزل کی راہ پر چل پڑی؟ چنانچہ اس کے لیے رہبری شوری اور تحریکی سطح پر کئی مجالس ہوئیں، مشورے ہوئے، استخارے ہوئے، ساتھیوں نے محنت کی اور فکرمندی دکھائی، چنانچہ مختلف تجاویز سامنے آئیں، منجملہ اُن تجاویز میں سے ایک تجویز یہ بھی تھی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے تقلیل الاعداء کی پالیسی اپنائی تھی، یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیک وقت پوری دنیا کو اعلانِ جنگ نہیں کیا تھا، بلکہ ایک دشمن سے معاہدہ کر کے اسے اپنے ساتھ ملایا اور دوسرے دشمن کے خلاف محاذِ جنگ گرم کر کے اس کے شر سے مسلمانوں کو نجات دلائی، چنانچہ اس قسم کے دسیوں معاہدات سیرت کی کتابوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس لیے ہم نے بھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سنت کو اپناتے ہوئے تقلیل الاعداء کو بطورِ پالیسی اپنایا، جس کے خاطر خواہ نتائج سامنے آئے۔ اسی طرح نواقص کو دور کرنے کے لیے مختلف ادارہ جات تشکیل دئے، تاکہ انتظامی لحاظ سے بہتری لائی جا سکے، اور بد نظمی اور بے اصولی کو کنٹرول کیا جا سکے، چنانچہ استخبارات، نظامی کمیسیون اور شرعی محاکم کا قیام عمل میں لایا گیا۔ اسی طرح اپنے تنظیمی ڈھانچے میں تبدیلی لائی، حلقائی نظام کو تبدیل کر کے ڈلگی نظام بنایا، تاکہ عسکری کام بڑھے، اور ناراض لوگوں کو کام کے مواقع ہاتھ آئے۔ اسی طرح نظریاتی ہم آہنگی کے لیے تحریک کی سطح پر دار الافتاء کا قیام عمل میں آیا، جسے مختلف موضوعات دئے گئے، الحمد للہ! دار الافتاء کے ساتھیوں نے دن رات محنت کر کے اُن مسائل پر کام کیا جن میں عموماً افراط وتفریط پائی جاتی تھی، اور اس میں

اہل السنۃ والجماعت کے منہج کے عین موافق رہنمائی کی۔ چنانچہ اللہ تعالی کے فضل اوران اصلاحات کی بدولت تحریک طالبان پاکستان کافی منظم ہوئی، پاکستانی مجاہدین ایک پلیٹ فارم پر جمع ہونا شروع ہوئے، کارروائیاں بڑھیں، نظم وضبط سامنے آیا، جس سے دشمن کی صفوں میں کھلبلی مچ گئی اوراہلیانِ پاکستان سمجھ گئے کہ تحریک طالبان پاکستان ہماری نجات دہندہ ہے، اَب تک حکومتی اداروں نے تحریک کے بارے میں جھوٹ کا سہارا لیا ہے، چنانچہ عوام نے تحریک طالبان پاکستان کے ساتھ تعاون شروع کیا، اسے سپورٹ کیا، تحریک کے مجاہدین کو گلے لگا کر عملاً ظالم سیکیورٹی اداروں کو پیغام دیا کہ ہم مزید تمہاری دہشت گردی اور فتنے کو برداشت نہیں کر سکتے۔

اللہ تعالی کی مہربان ذات سے قوی امید ہے کہ مستقبلِ قریب میں اہلیانِ پاکستان امن وامان کے ساتھ اپنے دیرینہ خواہش (اسلامی معاشرہ تشکیل دینے کو) عملی جامہ پہنا سکیں گے، ان شاء اللہ۔

وما ذالک علی اللہ بعزیز، اِن تنصروا اللہ ینصرکم، وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین۔

پاکستان میں تحریک طالبان پاکستان ہی کی قیادت میں جہاد کی ضرورت کیوں ہے؟



قسط سوم
آخری

مولانا خالد قریشی

گزشتہ دو قسطوں میں ہم نے مجاہدین کی موجودہ زمینی حقیقی صورتحال، تحریک طالبان پاکستان کی حیثیت و اہمیت اور دیگر جہادی جماعتوں کے جہاد، افغانستان میں امارت اسلامیہ افغانستان کی فتح اور شام کی مثالوں سمیت دیگر پہلوؤں کا تذکرہ کیا۔ اس آخری قسط میں ہم وحدت صف نہ ہونے کے باعث چند تاریخی واقعات کا تذکرہ کریں گے،جس کی وجہ سے مسلمانوں کو نقصان اٹھانا پڑا اور جس میں ہمارے لیے یہ سبق ہے کہ ہم اس عمل سے بچ کے وحدت اختیار کریں۔

تاریخ اسلام نے جہاں ہمیں فتوحات سے آشنا کرایا ہے، وہاں ہمیں کچھ واقعات سے سبق حاصل کرنے کو بھی دیا ہے۔ ایسے ہی چند واقعات آپ کے سامنے رکھتا ہوں جن میں یہ دیکھنے کو ملے گا کہ جب مسلمانوں کی صفیں ایک نہ رہیں تو انہیں کیسی منفی صورتحال کا سامنا کرنا پڑا۔ اس سلسلے میں سب سے بڑا واقعہ غزوۂ احد کا ہے،جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پچاس صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو جبلِ رماۃ پر مقرر کیا تھا اور سختی سے ہدایت کی تھی کہ وہ اپنی جگہ نہ چھوڑیں۔ لیکن مالِ غنیمت دیکھ کر انہوں نے فتح سمجھی اور ایک تعداد صحابہ اپنی جگہ چھوڑ گئے۔ اس صف میں خلل کے نتیجے میں خالد بن ولید رضی اللہ عنہ (جو اس وقت مشرف بہ اسلام نہ تھے) پیچھے سے حملہ آور ہوئے،جس سے مسلمانوں کی ترتیب ٹوٹ گئی اور جنگ کا پانسہ پلٹ گیا، جہاں ایک ہی دن میں ستر صحابہ شہید ہوئے۔ حالانکہ یہ صحابہ صف سے مکمل طور پر نکلے بھی نہ تھے مگر اس ایک خلل سے کتنا نقصان ہوا؟۔

اسی طرح جنگ صفین، جس میں بنا بر اختلاف اقوال ہزاروں صحابہ و تابعین شہید ہوئے اور یہاں سے خوارج کو بھی پنپنے کا موقع ملا۔ (یادرہے کہ یہ مسئلہ مشاورت صحابہ میں سے ہے،جس کی تفصیل میں جانے سے علمائے کرام نے منع فرمایا ہے)۔ اور تاتاریوں کے حملے کے وقت مسلم حکمران آپس میں منقسم تھے۔ خلیفہ مستعصم نے نہ تیاری کی اور نہ وقت پر مدد حاصل کی۔ نتیجتاً، تاتاریوں نے بغداد پر حملہ کیا، لاکھوں مسلمان شہید ہوئے اور عباسی خلافت کا خاتمہ ہوگیا۔

اندلس کا بھی طویل و شہید قصہ ہے، جہاں مسلمان تقریباً آٹھ سو سال تک حکمران رہے۔ لیکن جب سلطنت چھوٹے چھوٹے طوائف الملوکی میں تقسیم ہوئی اور ہر حکمران دوسرے سے برسرپیکار ہوگیا تو عیسائی قوتوں نے موقع سے فائدہ اٹھایا اور بالآخر ۱۴۹۲ء میں غرناطہ بھی مسلمانوں کے ہاتھ سے نکل گیا۔ شام و عراق کے واقعات بھی ہمارے سامنے ہیں، جہاں ماضی

قریب میں اسلامی حکمرانی کا ایک بہت بڑا موقع ہاتھ سے جانے دیا گیا۔

ماضی قریب میں دیکھیں تو دیکھنے کو ملے گا کہ روس کے خلاف جہاد میں فتح کے بعد جب مجاہدین حاکم بنے تو اتحاد کی بجائے اقتدار کے لیے جنگ شروع ہو گئی۔ تنظیموں کی بھرمار ہو گئی، آپسی جنگیں ہوئیں اور ہر کوئی اپنی اپنی (پھاٹک) لگا کر بیٹھ گیا۔ نتیجتاً ہزاروں شہداء کا خون رائیگاں جاتا نظر آنے لگا، مایوسی پھیل گئی، ملک کھنڈرات میں تبدیل ہو گیا اور لاکھوں لوگ نقل مکانی پر مجبور ہوئے۔ اللہ کا کرنا تھا کہ ظلمت میں چاند نکلا اور امیر المؤمنین ملا محمد عمر مجاہد رحمہ اللہ کی صورت میں ایک عادل و منصف سربراہ نے لشکر تیار کر کے اتحاد و اتفاق کی دعوت دی اور امارت اسلامیہ افغانستان کا قیام کر کے پوری دنیا کو دکھا دیا کہ اگر کچھ کرنا ہے تو پہلے اختلافات اور تنظیمیں ختم کر کے صف ایک کرنا ہوگی۔ اب نتیجہ سب کے سامنے ہے۔

بہر حال، درجنوں آیات، دسیوں احادیث، سینکڑوں واقعات اور اتنی بڑی تاریخ میں کہیں سے بھی یہ معلوم نہیں پڑ رہا کہ مسلمان اور خصوصاً مجاہدین بٹے رہیں۔ اگر کوئی کہتا ہے کہ سب امارت اسلامیہ کی بیعت میں ہیں لہذا متحد ہیں تو اس کا جواب یہی ہے کہ امارت کا تو یہ طریقہ ہے کہ وہ ایک ملک میں ایک ہی صف تھے تو کیوں اس کا طریقہ اختیار نہ کیا جائے؟۔ موجودہ دور، جس میں ممالک کی حدود تسلیم کرنا مسلمانوں کی مجبوری ہے، میں کم از کم ایک ملک کے مجاہدین کا الگ الگ رہنا بہر صورت صورت سمجھ سے بالاتر ہے۔

اسلامی تہوار
فلسفہ، اثرات، امتیازات

مولانا طفیل کوہاٹی

اللہ تعالیٰ نے انسانی نفسیات کا خاص خیال رکھا ہے، انسان کی طبعی تفریح پسندی کے ناطے مخصوص حدود وقیود کے ساتھ اُسے خوشی کے مواقع عنایت کیے گئے ہیں۔ ان حدود وقیود کی پاس داری ہر مسلمان پر لازمی اور ضروری ہے۔ اسلام میں ان خوشی کے مواقع کو ''عید'' کا نام دیا جاتا ہے، اور ان کو آداب و شرائط کے ساتھ منانا باعثِ ثواب اور مستحسن ہے، لیکن آداب وشرائط کی پامالی سے یہی خوشی روزِ قیامت غم واندوہ کا باعث بنے گی۔ اسلامی تہوار تہذیبِ اسلامی میں دو تہوار ہیں: ایک عیدالفطر اور دوسرا عیدالاضحیٰ۔ آنحضرت ﷺ کا ارشاد ہے: '' إِنَّ لِكُلِّ قَوْمٍ عِيدًا و هٰذَا عِيْدُنَا۔'' (صحیح بخاری، رقم الحدیث: ۳۹۳۱) ''بے شک ہر قوم کی عید ہے اور یہ (عیدالفطر اور عیدالاضحیٰ) ہماری عیدیں ہیں''۔ اس حدیث مبارک میں جہاں مسلمانوں کے لیے ''عید'' کی تعیین کر دی گئی ہے، وہاں اس بات کی طرف بھی اشارہ ہے کہ مسلمانوں اور دیگر اقوام کے تہواروں میں نمایاں فرق موجود ہے۔ اگر یہ فرق ملحوظ نہ ہوتا تو الگ طور پر عیدین کے ایام مقرر کرنے کی بجائے سابقہ اقوام و ملل کی عیدوں میں سے کسی ایک دن کو مسلمانوں کے لیے بطورِ تہوار منتخب کر لیا جاتا۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ مدینہ تشریف لائے تو اہلِ مدینہ سال کے دو دنوں میں کھیل کود کرتے اور خوشی مناتے تھے۔ آپ ﷺ نے ان دو دنوں کے بارے میں دریافت فرمایا کہ: یہ کیا ہیں؟ اہلِ مدینہ نے عرض کیا کہ: ان ایام میں ہم زمانۂ جاہلیت سے کھیل کود کرتے چلے آرہے ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: تمہیں اللہ تعالیٰ نے ان دو دنوں کے بدلے میں ان سے اچھے دو دن عطا فرمائے ہیں، عیدالبقر کا دن اور عیدالفطر کا دن۔ (ابو داؤد) اس حدیث سے وضاحت کے ساتھ اسلامی تہواروں کی تعداد اور ایام متعین ہو گئے۔ غرض اسلامی تہذیب کے نمائندہ تہوار یہی دو ہیں اور ان کے علاوہ کوئی بھی تہوار اسلامی تہذیب کا خاصہ نہیں اور نہ ہی شریعت کی جانب سے مقرر ہے۔ اسلامی تہواروں کا فلسفہ اسلامی تعلیمات کے مطالعے سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عید منانا اور خوشی کا اظہار دراصل اس لیے ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ بیش بہا نعمتوں کا استحضار کیا جائے اور ان پر شکر ادا کیا جائے۔ جب سورۂ مائدہ کی آیت '' اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِيْنَكُمْ'' نازل ہوئی تو بعض یہود نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل کی جاتی تو ہم اس کے یوم نزول کو بطورِ عید مناتے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تمہیں معلوم نہیں کہ جس روز ہم پر یہ آیت نازل کی گئی، مسلمانوں کی دو عیدیں جمع ہو گئی تھیں۔ یہ آیت دس ہجری میں حجۃ الوداع کے موقع پر ''عرفہ'' کے دن یعنی نویں ذوالحجہ کو بروزِ جمعہ عصر کے وقت نازل ہوئی، جبکہ میدانِ عرفات میں نبی کریم ﷺ کی اونٹنی کے گرد چالیس ہزار سے زائد اتقیاء و ابرار

رحمھم اللہ کا مجمع تھا۔ (تفسیر عثمانی) حضرت مولانا مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں کہ: ”فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کا جواب اس بات کی طرف اشارہ تھا کہ وہ دن ہمارے لیے دوہری عید کا تھا، ایک عرفہ اور دوسرا جمعہ (یعنی جس طرح عرفہ اور جمعہ کے دن عبادت، قبولیتِ دعا اور منقبت کے ہیں، اسی طرح عیدالفطر اور عیدالاضحی ہیں)۔“ (معارف القرآن، ج:۳، ص:۳۴) معلوم ہوا کہ مسلمانوں کی عید کا فلسفہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر، مناجات ودعا، ایثار وقربانی اور باہمی اتحاد و یکجہتی ہے، نہ کہ محض خوشی و طرب جو روحانیت سے خالی ہو۔ مفتی شفیع صاحب رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ”(فاروق اعظم رضی اللہ عنہ کے) اس جواب سے یہ بھی پتہ چلا کہ یہود و نصاریٰ کی طرح ہماری عیدیں، تاریخی واقعات کے تابع نہیں کہ جس تاریخ کو کوئی اہم واقعہ پیش آگیا ہو، اس کو عید منانا شروع کردیا، جیسا کہ جاہلیتِ اُولیٰ کی رسم تھی۔“ (معارف القرآن، ج:۳، ص:۳۴) مفتی محمد تقی عثمانی صاحب فرماتے ہیں: ”جن ایام کو اسلام نے تہوار کے لیے مقرر فرمایا، ان کے ساتھ کوئی ایسا واقعہ وابستہ نہیں جو ماضی میں ایک مرتبہ پیش آکر ختم ہوچکا ہو، بلکہ اس کے بجائے ایسے خوشی کے واقعات کو تہوار کی بنیاد قرار دیا، جو ہر سال پیش آتے ہیں اور ان کی خوشی میں عید منائی جاتی ہے، چنانچہ اللہ تعالیٰ نے دونوں عیدیں ایسے موقع پر مقرر فرمائی ہیں، جب مسلمان کسی عبادت کی تکمیل سے فارغ ہوتے ہیں، چنانچہ عیدالفطر رمضان کے گزرنے کے بعد رکھی ہے کہ میرے بندے پورے مہینے عبادت کے اندر مشغول رہے، اس کی خوشی اور انعام میں یہ عیدالفطر مقرر فرمائی اور عیدالاضحی ایسے موقع پر مقرر فرمائی جب مسلمان ایک دوسری عظیم عبادت یعنی حج کی تکمیل کرتے ہیں، اس لیے کہ حج کا سب سے بڑا رکن وقوفِ عرفہ ۹/ ذوالحجہ کو ادا کیا جاتا ہے، اس تاریخ کو پوری دنیا سے آئے ہوئے لاکھوں مسلمان میدانِ عرفات میں جمع ہوکر اللہ تعالیٰ کی عظیم عبادت کی تکمیل کرتے ہیں، اس عبادت کی تکمیل کے اگلے دن یعنی دس ذوالحجہ کو اللہ تعالیٰ نے دوسری عید یعنی عیدالاضحی مقرر فرمائی۔“ (اصلاحی خطبات، ج:۱۲، ص:۹۰) اسلامی معاشرے پر تہواروں کے اثرات اوران کے امتیازات اسلامی معاشرے پر تہواروں کے بڑے دور رس اور دیر پا اثرات مرتب ہوئے ہیں اورانہی اثرات کی وجہ سے وہ اقوام عالم کے تہواروں سے ممتاز ہیں، ان میں سے چند ایک کا تذکرہ پیش خدمت ہے۔ روحانیت اسلام نے تہواروں کو عیش و طرب کا نمونہ نہیں رکھا جو اخلاقی قدروں کو بہا لے جائے اور انسان کے روحانی تقاضوں سے متصادم ہو، بلکہ ان میں عبادت کے ایسے پرجوش مظاہر رکھے ہیں، جو روحانیت وللہیت اور صدق وخلوص کے حصول کا ذریعہ بنتے ہیں۔ اسلامی حدود وقیود کے ساتھ منائی جانے والی عیدیں پاپی طبیعتوں میں تدین و خدا پرستی کے جذبات پیدا کرتی ہیں اور انسان کے جذبۂ عمل صالح کو مہمیز بخشتی ہیں۔ جب تک اسلامی معاشرہ اور تہذیب اپنے طمطراق سے قائم تھی، اسلامی تہواریں اُن پر اپنا روحانی اثر ثبت کرتی رہیں اور مسلمانوں کی روحانی غذا کا سامان بنتی رہیں۔ باطنی صفائی کے ساتھ تہواروں میں ظاہری طہارت ونظافت کا درجہ بھی ”عبادت“ ہے۔ وضو، غسل، صاف ستھرا لباس، خوشبو، مسواک اور دیگر نظافتیں انسان کے ظاہر کو نکھارتی ہیں۔ اسلامی تہواروں میں طہارت و نظافت کے حصول کو باعث اجر وثواب بتایا گیا ہے، جس کے حصول میں ایک

طرف ظاہر کی آراستگی ہے اور دوسری طرف اس کے باطن پر پڑنے والے اثرات ہیں، کیونکہ ظاہر کی صفائی کا تزکیۂ باطن پر نمایاں اثر پڑتا ہے۔ اتحاد ویگانگت اسلامی تہواروں میں اجتماع ومجامع کے مظاہر وجوبی حیثیت رکھتے ہیں، دونوں تہواروں میں نماز عید کو ''بڑے مجمع'' کے ساتھ ادا کرنا واجب رکھا گیا ہے، ایک طرف یہ اجتماعی عبادت رحمتِ الٰہی کی توجہ کا باعث بنتی ہے تو دوسری طرف اسلامی معاشرے کے تمام طبقات کو اکٹھا ہونے اور اتحاد ویگانگت کے مظاہرہ کا سنہری موقع بھی بہم پہنچاتی ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ دونوں تہواروں سے پہلے جن عبادات کی تکمیل ہوتی ہے، ان میں بھی اجتماع کی شان نمایا ں ہے۔ عیدالفطر سے قبل تراویح کی اضافی عبادت کو سنت مؤکدہ رکھا گیا ہے، اس کی ادائیگی اجتماعی ہیئت کے ساتھ ہوتی ہے اور چونکہ سال بھر میں صرف ایک مہینہ ہوتی ہے، اس لیے اجتماع کا جوش وخروش اور باہمی اُلفت و یگانگت ممتاز دکھائی دیتی ہے، جبکہ عیدالاضحی سے قبل حج کی تکمیل ہوتی ہے، جو دنیا میں رائج تمام تہذیبوں اور ملتوں میں کسی ملت کا سب سے بڑا، منظم اور عالمگیر اجتماع ہے، دنیا بھر کے لاکھوں مسلمان بلا تفریقِ رنگ ونسل اور زبان و وطن ایک ہی معمول پر، ایک ہی مکان میں اور ایک ہی وقت پر اکٹھے ہو کر جہاں عظیم دینی عبادت کی تکمیل کرتے ہیں، وہاں نظم وضبط، ترتیب و نسق اور اتحاد ویگانگت کی وہ مثال پیش کرتے ہیں، جس کا مظاہرہ اسلامی تہذیب کے سوا کہیں نہیں ملتا۔ ان مجامع کے اتحاد کا اثر اسلامی معاشرے پر انتہائی دیرپا اور مؤثر انداز میں مرتب ہوتا ہے اور اسلامی معاشرہ میں دنیا بھر کے مسلمانوں کے ساتھ بھائی چارے، یکجہتی اور محبت و مودّت کا شعور اُجاگر ہوتا ہے۔

ایثار وقربانی اسلامی تہوار محض انفرادی خوشی منانے کا نام نہیں، بلکہ اللہ تعالیٰ نے ان کی انجام دہی میں ایسی عبادتیں رکھ دی ہیں، جو ایثار وقربانی کا درس دیتی ہیںاور اسلامی معاشرہ میں اجتماعی خوشی منانے کے جذبہ کو مہمیز بخشتی ہیں، مثلاً عیدالفطر کی نماز سے پہلے پہلے اللہ تعالیٰ نے ہر مسلمان چھوٹے بڑے پر صدقہ فطر واجب قرار دیا ہے، جو اسلامی معاشرہ کے ان غریب طبقات پر خرچ کیا جائے گا جن کے پاس ایسے مواقع پر خوشی کے اسباب اختیار کرنے کی وسعت وگنجائش یا تو ہوتی نہیں یا بہت محدود ہوتی ہے، تاکہ یہ طبقات احساسِ کمتری کا شکار نہ ہوں اور ان مقدس ایام میں اپنے اور اپنے بچوں کے واسطے کھانے پہنے اور لباس کا مناسب بندوبست کر سکیں۔ اسی طرح عیدالاضحی میں صاحب استطاعت مسلمانوں پر جانور کی قربانی واجب قرار دی گئی، چونکہ یہ تہوار اللہ تعالیٰ کی جانب سے مہمانی ہوتی ہے، تاکہ اُس کے بندے اس خوشی میںاعلیٰ ترین غذا ''گوشت'' کا لطف اٹھائیں، اس لیے اللہ تعالیٰ نے معاشرے کے صاحبِ ثروت طبقات کو جانور کی ''قربانی'' پیش کرنے کا حکم دیا۔ یہ قربانی جہاں عمل ابراہیمی کی یادگار، حب مال کے رذیلہ کا حکیمانہ علاج، دین کے لیے مال وجان کی قربانی پیش کرنے کے جذبے کا حصول اور اللہ تعالیٰ کے دربار سے بے پایا اجر وثواب کمانے کا ذریعہ ہے، وہاں معاشرے کے غریب طبقات کو اپنے ساتھ اس خوشی اور پر لطف غذا میں شریک کرنا ہے۔ اسلامی تہوار کا یہ پہلو مسلمانوں کے دلومیں ''ایثار وقربانی'' کا لازوال جذبہ پیدا کرتا ہے اور اُنہیں یہ شعور بخشتا ہے کہ دولت وثروت چند ہاتھومیں سمیٹ کر رکھنے کی شے نہیں، بلکہ اسلام کامزاج معاشرے کے تمام طبقات میں اس کی مناسب ''گردش'' پر مبنی ہے،

تاکہ کوئی طبقہ اس قدر ذلت وکہتری کا شکار نہ ہو کہ مایوسی کے پاتال میں پڑا رہے اور اُسے زندگی کی جائز خوشیاں بھی نصیب نہ ہوں۔ ذوقِ عبادت کی فراوانی اسلامی تہوار عبادت ہی کی تکمیل کا انعام ہیں اور خود ان تہوارں میںبھی جانی ومالی عبادات کے مختلف مظاہر رکھے گئے ہیں، جو لوگ عام حالات کے اندر ذوقِ عبادت میں کوتاہ سمجھے جاتے ہیں، وہ بھی ایسے اجتماعی مواقع پر ''عبادت'' میں جوش وخروش دکھاتے ہیں اور اس کا کافی اہتمام کرتے ہیں۔ ان مواقع میں عبادات کا جوش واہتمام معاشرے میں دُعا و عبادت کا ذوق پیدا کرتا ہے۔ یہ اسلامی تہواروں کا ہی امتیاز ہے کہ خوشی و تفریح کے یہ مواقع دینی بیداری اور مذہبی میلان کا باعث بنتے ہیں اور معاشرے میں مذہبی و دینی رجحانات کو جلا بخشتے ہیں، ورنہ اقوام عالم کے تہواروںنے توان کی مذہبی تعلیمات کا جنازہ نکالنے میںکوئی کسر نہیں چھوڑی۔ سادگی وزہد وقناعت اسلامی تہواروں میں دیگر مذاہب کے تہواروں کی طرح عیش وطرب اور لہو و لعب کی ممانعت ہے، خوشی کی آڑ میں اسراف وتبذیر اور تضییع وتعیش کی ہرگز اجازت نہیں، کیونکہ ان چیزوں کا التزام و رواج مآلاً خوشی کو وبال میں بدل دیتا ہے اور معاشرے کے لاچار اور غریب طبقات میں احساسِ کمتری و کہتری کا باعث بنتا ہے۔ اسلام نے خوشی کے ان مواقع میں سادگی وزہد وقناعت کا بنیادی اُصول برقرار رکھا ہے، نئے لباس یا عمدہ و مہنگے کھانوں کا کوئی التزام نہیں، بس صاف ستھرا لباس پہننا مسنون ہے، اگرچہ پرانا ہو۔ اسلام کی تعلیم ہے کہ کھانے پینے میںبھی اپنی وسعت وگنجائش کو مدِ نظر رکھا جائے اور ان مادی اشیاء سے نفس کو طراوت بخشنے کی بجائے اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کے استحضار اور ذکر وعبادت سے جی خوش کرنے کا اہتمام کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا استعمال اور اظہار کوئی امرِ ممنوع نہیں، مقصود یہ ہے کہ سادگی وقناعت کا جوہر ہاتھ سے نہ جانے دیا جائے، ضروری راحت و آرام اور تسکین و تفریح کے سامان سے شرعی حدود میں رہ کر مستفید ہوا جائے اور اغیار کی طرح آرام و آسائش اور تفریح و تسکین کے لیے اسراف و تبذیر کا ارتکاب نہ کیا جائے۔ تہواروں میں سادگی اور قناعت کے یہ مظاہر اسلامی معاشرے میں نجی اور انفرادی خوشی کے مواقع پر گہرا اثر مرتب کرتے ہیں اور یہ شعور اُجاگر کرتے ہیں کہ خوشی منانے کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ کی نعمتوں کو بے دریغ لٹایا اور ضائع کیا جائے، بلکہ ان کا شکر ہی خوشی کی اصل روح ہے۔ غیرت و حمیت کی بڑھوتری اسلامی تہواروں میں ایسے نشاطات کا اہتمام جو اسلامی تعلیمات سے متصادم نہ ہوں، مباح ہے، مثلاً غیرت و حمیت کا جذبہ موجزن کرنے کے لیے نظمیں اور ترانے پڑھنا، یا جہادی مظاہروں اور کھیلوں کا انعقاد کرنا۔ اس سے معاشرے میںجذبۂ حریت، قومی و ملی غیرت اور اسلامی حمیت روزافزوں ہوتی ہے اور تفریح کا مناسب سامان بھی مہیا ہوتا ہے۔ ان مثبت تفریحی سرگرمیوں کا اسلامی معاشرے پر گہرا اثر مرتب ہوتا ہے اور من حیث القوم ایک نشیط، بیدار مغز اور پر حمیت نسل پروان چڑھتی ہے۔ اسلامی تہواروں کے ان اثرات و مقاصد کے پیشِ نظر اب قابلِ غور امر یہ ہے کہ اسلامی معاشرے میں رواج پانے والے اغیار کے رسوم و تہوار اور ان میںنسل نو کی دلچسپی سے کیا معاشرے پر مثبت اثرات مرتب ہوں گے؟ ہرگز نہیں! بلکہ مسلمانوں کے اپنے تہوار بھی ان اثرات و مقاصد کو کھو دیں گے، جیسا کہ مشاہد ہے۔



عشرۂ ذی الحجہ کے فضائل :

آنحضرت ﷺ نے فرمایا : ''اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے عشرۂ ذی الحجہ سے بہتر کوئی زمانہ نہیں، ان میں ایک دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر اور ایک رات کی عبادت شب قدر کی عبادت کے برابر ہے۔'' (ترمذی، ابن ماجہ) قرآن مجید میں سورۂ ''والفجر'' میں اللہ تعالیٰ نے دس راتوں کی قسم کھائی ہے اور وہ دس راتیں جمہور کے قول کے مطابق یہی عشرۂ ذی الحجہ کی راتیں ہیں۔ خصوصاً نویں ذی الحجہ کا روزہ رکھنا ایک سال گزشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے اور عید کی رات میں بیدار رہ کر عبادت میں مشغول رہنا بڑی فضیلت اور ثواب کا موجب ہے۔ تکبیر تشریق ''اَللّٰہ اَکبر اَللّٰہ اَکبر لااِلٰہ اِلااللّٰہ واللّٰہ اَکبر اَللّٰہ اَکبر وللّٰہ الحمد''۔ نویں تاریخ کی صبح سے تیرہویں تاریخ کی عصر تک ہر نماز کے بعد بآوازِ بلند ایک مرتبہ مذکورہ تکبیر کہنا واجب ہے۔ فتویٰ اس پر ہے کہ باجماعت اور تنہا نماز پڑھنے والے اس میں برابر ہیں، اس طرح مرد و عورت دونوں پر واجب ہے، البتہ عورت بآوازِ بلند تکبیر نہ کہے، آہستہ سے کہے۔ (شامی)

عید الاضحی کے دن مذکورہ ذیل امور مسنون ہیں :

صبح سویرے اُٹھنا، غسل و مسواک کرنا، پاک وصاف عمدہ کپڑے جو اپنے پاس ہوں پہننا، خوشبو لگانا، نماز سے پہلے کچھ نہ کھانا، عید گاہ کو جاتے ہوئے راستہ میں بآوازِ بلند تکبیر کہنا۔ نمازِ عید نماز عید دو رکعت ہیں۔ نماز عید اور دیگر نمازوں میں فرق صرف اتنا ہے کہ اس میں ہر رکعت کے اندر تین تین تکبیریں زائد ہیں۔ پہلی رکعت میں ''سبحانک اللّٰھم'' پڑھنے کے بعد قراء ت سے پہلے اور دوسری رکعت میں قراء ت کے بعد رکوع سے پہلے۔ ان زائد تکبیروں میں کانوں تک ہاتھ اٹھانے ہیں۔ پہلی رکعت میں دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیں، تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھ لیں۔ دوسری رکعت میں تینوں تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑ دیے جائیں، چوتھی تکبیر کے ساتھ رکوع میں چلے جائیں۔

☆...اگر دورانِ نماز امام یا کوئی مقتدی عید کی زائد تکبیریں یا ترتیب بھول جائے تو ازدہام کی وجہ سے نماز درست ہوگی، سجدۂ سہو بھی ضروری نہیں۔

☆...اگر کوئی نماز میں تاخیر سے پہنچا اور ایک رکعت نکل گئی تو فوت شدہ رکعت کو پہلی رکعت کی ترتیب کے مطابق قضاء کرے گا، یعنی ثناء ''سبحانک اللّٰھم'' کے بعد تین زائد تکبیریں کہے گا اور آگے ترتیب کے مطابق رکعت پوری کرے گا۔ نمازِ عید کے بعد خطبہ سننا مسنون ہے۔ خطبہ سننے کا اہتمام کرنا چاہیے، خطبہ سے پہلے اٹھنا درست نہیں ہے۔

فضائل قربانی : قربانی کرنا واجب ہے، رسول اللہ ﷺ نے ہجرت کے بعد ہر سال قربانی فرمائی، کسی سال ترک نہیں فرمائی۔ جس عمل کو حضور ﷺ نے لگاتار کیا اور کسی سال بھی نہ چھوڑا ہو تو یہ اُس عمل کے واجب ہونے کی دلیل ہے۔ علاوہ ازیں آپ ﷺ نے قربانی نہ کرنے والوں پر وعید ارشاد فرمائی۔ حدیث پاک میں بہت سی وعیدیں ملتی ہیں، مثلاً : آپ ﷺ کا یہ ارشاد کہ جو قربانی نہ کرے، وہ ہماری عیدگاہ میں نہ آئے۔ علاوہ ازیں خود قرآن میں بعض آیات سے بھی قربانی کا وجوب ثابت ہے۔ جو لوگ حدیث پاک کے مخالف ہیں اور اس کو حجت نہیں مانتے، وہ قربانی کا انکار کرتے ہیں، ان سے جو لوگ متأثر ہوتے ہیں، وہ کہتے ہیںکہ پیسے دے دیئے جائیں یا یتیم خانہ میں رقم دے دی جائے، یہ بالکل غلط ہے، کیونکہ عمل کی ایک تو صورت ہوتی ہے، دوسری حقیقت ہے، قربانی کی صورت یہی ضروری ہے، اس کی بڑی مصلحتیں ہیں، اس کی حقیقت اخلاص ہے۔ آیت قرآنی سے بھی یہی حقیقت معلوم ہوتی ہے۔

قربانی کی بڑی فضیلتیں ہیں مسند احمد کی روایت میں ایک حدیث پاک ہے، حضرت زید بن ارقمؓ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے صحابہ کرامؓ نے عرض کیا کہ : یہ قربانیاں کیا ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا : قربانی تمہارے باپ ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔ صحابہ کرامؓ نے پوچھا : ہمارے لیے اس میں کیا ثواب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا : اس کے ایک ایک بال کے عوض ایک نیکی ہے۔ اون کے متعلق فرمایا : اس کے ایک ایک بال کے عوض بھی ایک نیکی ہے۔ حضرت عائشہ صدیقہؓ فرماتی ہیں : رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا : قربانی کے دن اس سے زیادہ کوئی عمل محبوب نہیں، قیامت کے دن قربانی کا جانور سینگوں، بالوں اور کھروں کے ساتھ لایا جائے گا اور خون کے زمین پر گرنے سے پہلے اللہ تعالیٰ کے یہاں قبولیت کی سند لے لیتا ہے، اس لیے تم قربانی خوش دلی سے کرو۔ ابن عباسؓ فرماتے ہیں : قربانی سے زیادہ کوئی دوسرا عمل نہیں، الا یہ کہ رشتہ داری کا پاس کیا جائے۔ (طبرانی) رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے ارشاد فرمایا کہ : تم اپنی قربانی ذبح ہوتے وقت موجود رہو، کیونکہ پہلا قطرہ خون گرنے سے پہلے انسان کی مغفرت ہوجاتی ہے۔ قربانی کی فضیلت کے بارے میں متعدد احادیث ہیں، اس لیے اہل اسلام سے درخواست ہے کہ اس عبادت کو ہرگز ترک نہ کریں جو اسلام کے شعائر میں سے ہے۔ اور اس سلسلہ میں جن شرائط و آداب کا ملحوظ رکھنا ضروری ہے، اُنہیں اپنے سامنے رکھیں اور قربانی کا جانور خوب دیکھ بھال کر خریدیں۔ قربانی سے متعلق مسائل آئندہ سطور میں درج کیے جارہے ہیں :

مسائل قربانی مسئلہ نمبر : ١...جس شخص پر صدقۂ فطر واجب ہے، اُس پر قربانی بھی واجب ہے۔

☆...یعنی قربانی کے تین ایام (١٠، ١١، ١٢ / ذو الحجہ) کے دوران اپنی ضرورت سے زائد اتنا مال یا اشیا جمع ہوجائیں کہ جن کی مالیت ساڑھے باون تولہ چاندی کے برابر ہو تو اس پر قربانی لازم ہے، مثلاً : رہائشی مکان کے علاوہ کوئی مکان ہو، خواہ تجارت کے لیے ہو یا نہ ہو، اسی طرح ضروری سواری کے طور پر استعمال ہونے والی گاڑی کے علاوہ گاڑی ہو تو اسے شخص پر بھی قربانی لازم ہے۔

مسئلہ نمبر: ۲...مسافر پر قربانی واجب نہیں۔

مسئلہ نمبر: ۳...قربانی کا وقت دسویں تاریخ سے لے کر بارہویں تاریخ کی شام تک ہے، بارہویں تاریخ کا سورج غروب ہوجانے کے بعد درست نہیں۔ قربانی کا جانور دن کو ذبح کرنا افضل ہے، اگرچہ رات کو بھی ذبح کرسکتے ہیں، لیکن افضل بقرہ عید کا دن، پھر گیارہویں اور پھر بارہویں تاریخ ہے۔

مسئلہ نمبر: ۴...شہر اور قصبوں میں رہنے والوں کے لیے عید الاضحی کی نماز پڑھ لینے سے قبل قربانی کا جانور ذبح کرنا درست نہیں ہے۔ دیہات اور گاؤں والے صبح صادق کے بعد فجر کی نماز سے پہلے بھی قربانی کا جانور ذبح کرسکتے ہیں۔ اگر شہری اپنا جانور قربانی کے لیے دیہات میں بھیج دے تو وہاں اس کی قربانی بھی نمازِ عید سے قبل درست ہے اور ذبح کرانے کے بعد اس کا گوشت منگواسکتا ہے۔

مسئلہ نمبر: ۵... اگر مسافر مالدار ہو اور کسی جگہ پندرہ دن قیام کی نیت کرے، یا بارہویتاریخ کو سورج غروب ہونے سے پہلے گھر پہنچ جائے، یا کسی نادار آدمی کے پاس بارہویں تاریخ کو غروبِ شمس سے پہلے اتنا مال آجائے کہ صاحب نصاب ہوجائے تو ان تمام صورتوں میں اس پر قربانی واجب ہوجاتی ہے۔

☆... نیز اگر مسافر مالدار ہو، دورانِ سفر قربانی کے لیے رقم بھی ہو اور وہ پندرہ دن سے کم عرصہ کے لیے رہائش پذیر ہونے کے باوجود بآسانی قربانی کرسکتا ہو تو قربانی کرلینا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر: ٦... قربانی کا جانور اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا زیادہ اچھا ہے، اگر خود ذبح نہ کرسکتا ہو تو کسی اور سے بھی ذبح کراسکتا ہے۔

☆... بعض لوگ قصاب سے ذبح کراتے وقت ابتداءً خود بھی چھری پر ہاتھ رکھ لیا کرتے ہیں، ایسے لوگوں کے لیے یہ ضروری ہے کہ قصاب اور قربانی والے دونوں مستقل طور پر تکبیر پڑھیں، اگر دونوں میں سے ایک نے نہ پڑھی تو قربانی صحیح نہ ہوگی۔ (شامی، ج: ٦، ص: ۳۳)

مسئلہ نمبر: ۷... قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت زبان سے نیت پڑھنا ضروری نہیں، دل میں بھی پڑھ سکتا ہے۔

مسئلہ نمبر: ۸... قربانی کا جانور ذبح کرتے وقت اس کو قبلہ رخ لٹائے اور اس کے بعد یہ دعا پڑھے: ''إِنِّیْ وَجَّہْتُ وَجْہِیَ لِلَّذِیْ فَطَرَ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِیْفاً وَّمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ، إِنَّ صَلَاتِیْ وَنُسُکِیْ وَمَحْیَایَ وَمَمَاتِیْ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ، لَاشَرِیْکَ لَہٗ وَبِذٰلِکَ أُمِرْتُ وَأَنَا أَوَّلُ الْمُسْلِمِیْنَ، أَللّٰہُمَّ مِنْکَ وَلَکَ''۔ اس کے بعد ''بسم اللّٰہ اَللّٰہ اَکبر'' کہہ کر ذبح کرے۔ (کذا فی سنن ابی داوٗد) ذبح کرنے کے بعد یہ دعا پڑھے: ''اَللّٰھم تقبّلہ منّی کما تقبّلت من حبیبک محمد وخلیلک إبراہیم علیہما الصلوٰۃ والسلام''۔

مسئلہ نمبر: ۹... قربانی صرف اپنی طرف سے کرنا واجب ہے، اولاد کی طرف سے نہیں، اولاد چاہے بالغ ہو یا نابالغ، مالدار ہو یا غیر مالدار۔

مسئلہ نمبر: ۱۰...درج ذیل جانوروں کی قربانی ہوسکتی ہے: اونٹ، اونٹنی، بکرا، بکری، بھیڑ، دُنبہ، گائے، بیل، بھینس، بھینسا۔ بکرا، بکری، بھیڑ اور دُنبہ کے علاوہ باقی جانوروں میں سات آدمی شریک ہوسکتے ہیں، بشرطیکہ کسی شریک کا حصہ ساتویں حصہ سے کم نہ ہو اور سب قربانی کی نیت سے شریک ہوں یا عقیقہ کی نیت سے، صرف گوشت کی نیت سے شریک نہ ہوں۔

☆... گائے، بھینس اور اُونٹ وغیرہ میں سات سے کم افراد بھی شریک ہوسکتے ہیں، اس طور پر کہ مثلاً چار آدمی ہوں تو تین افراد کے دو دو حصے اور ایک کا ایک حصہ ہوجائے۔ نیز اگر پورے جانور کو چار حصوں میں تقسیم کرلیں، یہ بھی درست ہے۔ یا یہ کہ دو آدمی موجود ہوں تو نصف نصف بھی تقسیم کرسکتے ہیں۔

☆... اسی طرح اگر کئی افراد مل کر ایک حصہ ایصالِ ثواب کے طور پر کرنا چاہیں تو یہ بھی جائز ہے، البتہ ضروری ہے کہ سارے شرکا اپنی اپنی رقم جمع کرکے ایک شریک کو ہبہ کردیں اور وہ اپنی طرف سے قربانی کردے، اس طرح قربانی کا حصہ ایک کی طرف سے ہوجائے گا اور ثواب سب کو ملے گا۔

مسئلہ نمبر: ۱۱... اگر قربانی کا جانور اس نیت سے خریدا کہ بعد میں کوئی مل گیا تو شریک کرلوں گا اور بعد میں کسی اور کو قربانی یا عقیقہ کی نیت سے شریک کیا تو قربانی درست ہے اور اگر خریدتے وقت کسی اور کو شریک کرنے کی نیت نہ تھی، بلکہ پورا جانور اپنی طرف سے قربانی کرنے کی نیت سے خریدا تھا تو اب اگر شریک کرنے والا غریب ہے تو کسی اور کو شریک نہیں کرسکتا اور اگر مالدار ہے تو شریک کرسکتا ہے، البتہ بہتر نہیں۔

☆... ایک جانور قربانی کرنے کے لیے خریدا، اگر اس کے بدلے دوسرا حیوان دینا چاہے تو جائز ہے، مگر یہ لحاظ رکھنا ضروری ہے کہ دوسرا حیوان کم از کم اسی قیمت کا ہو، اگر اس سے کم قیمت کا ہو تو زائد رقم اپنے پاس رکھنا جائز نہیں، بلکہ صدقہ کرنا ضروری ہے۔ ہاں! اگر زبانی طور پر جانور کو متعین نہ کیا ہو، بلکہ یہ ارادہ کیا ہو کہ اگر اچھی قیمت میں فروخت ہورہا ہو تو فروخت کردیں گے۔ اس صورت میں اصل قیمت سے زائد رقم اپنے پاس رکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

مسئلہ نمبر: ۱۲... قربانی کا جانور گم ہوا، اس کے بعد دوسرا خریدا، اگر قربانی کرنے والا امیر ہے تو ان دونوں جانوروں میں سے جس کو چاہے ذبح کرے، جب کہ غریب پر ان دونوں جانوروں کی قربانی واجب ہوگی۔ وضاحت: اگر کسی آدمی نے قربانی کے لیے جانور خریدا اور خریدنے کے بعد وہ جانور قربانی کرنے سے پہلے گم ہوجائے تو صاحب حیثیت آدمی پر قربانی کے لیے دوسرا جانور خریدنا ضروری ہے، کیونکہ اس پر قربانی شرعاً واجب تھی اور واجب ادا نہیں ہوا، جبکہ فقیر آدمی پر دوسرا جانور خریدنا اور قربانی کرنا لازم نہیں تھا، اس کے باوجود غریب نے دوسرا جانور بھی خریدلیا، اب اگر مالدار اور غریب ہر دو کا پہلا گم شدہ جانور مل جائے تو امیر پر صرف شرعی واجب (قربانی) کا ادا کرنا لازم ہے، جس جانور کو ذبح کردے کافی ہے، جب کہ غریب پر خود سے واجب کردہ جانوروں کی قربانی کرنا لازم ہے۔ اس کی تفصیل یوں ہے کہ امیر آدمی پر نصاب کی وجہ سے قربانی واجب تھی، اس نے وہ ادا کردی، اس کے حق میں جانور متعین نہیں ہوا تھا، اُسے اختیار ہے کہ جس جانور کو چاہے ذبح کردے، جبکہ غریب آدمی پر قربانی لازم نہیں تھی، غریب نے از خود جانور خرید کر اپنے پر قربانی کو لازم کرلیا اور جو جانور اس نے خریدا وہ بھی متعین ہوگیا، اب پہلا جانور جو غریب کے حق میں قربانی کے نام سے متعین ہوچکا، اگر وہ گم ہوجائے تو اس کے بدلے دوسری قربانی لازم نہ تھی، اس کے باوجود غریب نے دوسرا جانور خرید کر اپنے پر قربانی لازم کرلی، اس بنا پر فقیر آدمی پر دوسری قربانی بھی لازم ہوئی۔ لہٰذا غریب آدمی دونوں جانوروں کی قربانی کرے گا۔ بخلاف مالدار کے کہ اس پر صرف قربانی لازم ہے، جانور متعین نہیں ہے، دونوں جانوروں میں

سے کسی ایک کی قربانی کردے تو کافی ہے۔

مسئلہ نمبر:۱۳...قربانی کے جانور میں اگر کئی شرکاء ہیں تو گوشت وزن کرکے تقسیم کریں۔

مسئلہ نمبر:۱۴...بھیڑ، بکری جب ایک سال کی ہوجائے، گائے، بھینس دوسال کی اوراونٹ پانچ سال کا تواس کی قربانی جائزہے،اگراس سے کم ہے توجائزنہیں۔ہاں!دنبہ اور بھیڑ(نہ کہ بکرا)اگراتنا موٹا تازہ ہوکہ سال بھر کا معلوم ہو تواس کی قربانی بھی جائزہے۔

☆...موجودہ دور میں جانوروں کو تول کر (وزن کرکے) خرید وفروخت کرنا بھی جائز ہے، ایسی قربانی بلاشبہ درست ہے۔

مسئلہ نمبر:۱۵...قربانی کا جانوراگراندھاہو،یاایک آنکھ کی ایک تہائی یااس سے زائد روشنی جاتی رہی ہو،یاایک کان ایک تہائی یا اس سے زیادہ کٹ گیاہو،یادُم ایک تہائی یااس سے زیادہ کٹ گئی ہو تواسے جانورکی قربانی جائزنہیں ہے۔

☆...گائے اور بھینس کے دو تھن یا بکری کا ایک تھن خشک ہوچکا ہو یا پیدائشی طور پر نہ ہوں تو اسے جانور کی قربانی بھی درست نہیں۔

مسئلہ نمبر:۱۶...اسی طرح اگر جانورایک پاؤں سے لنگڑا ہے، یعنی تین پاؤں سے چلتا ہے،چوتھے پاؤں کا سہارا نہیں لیتا تو اسے جانورکی قربانی بھی جائزنہیں۔ہاں!اگروہ چوتھے پاؤں سے سہارا لیتا ہے، لیکن لنگڑا کے چلتا ہے تو اسے جانور کی قربانی درست ہے۔

مسئلہ نمبر:۱۷...قربانی کا جانورخوب موٹا تازہ ہونا چاہیے،اگر جانوراس قدر کمزور ہوکہ ہڈیوں میں گودا بالکل نہ رہاہو، تواسے جانورکی قربانی جائزنہیں ہے۔

☆...بعض لوگ موٹا تازہ جانور محض دکھلاوے یا ریا و نمود کے لیے خریدتے ہیں، ایسے لوگ قربانی کے ثواب سے محروم ہوتے ہیں، ان پر لازم ہے کہ وہ موٹا تازہ جانور تلاش کرتے ہوئے محض ثواب کی نیت کریں۔

مسئلہ نمبر:۱۸...اگرکسی جانورکے تمام دانت گر گئے ہوں تو اس کی قربانی جائزنہیں ہے اوراگراکثر دانت باقی ہوں، کچھ گر گئے ہوں تو قربانی جائزہے۔

☆...اگرکسی جانورکی عمرپوری ہواوردانت نہ نکلے ہوں تو بھی قربانی ہوسکتی ہے، تاہم اس سلسلہ میں صرف جانوروں کے عام سوداگروں کی بات معتبر نہیں ہے، بلکہ یقین سے معلوم ہوناضروری ہے یایہ کہ خودگھرمیں پالاہواجانورہو تواس کی قربانی کی جاسکتی ہے۔

مسئلہ نمبر: ۱۹...جس جانورکے پیدائشی کان ہی نہ ہوں، اس کی قربانی جائزنہیں ہے۔

مسئلہ نمبر: ۲۰...اگرکسی جانورکے سینگ بالکل جڑسے ٹوٹ چکے ہوں، اس طورپرکہ دماغ اس سے متاثرہواہو تواسے جانورکی قربانی جائزنہیں اوراگر معمولی ٹوٹے ہوں یا سرے سے سینگ ہی نہ ہوں، جیسے: اونٹ تو بلاکراہت جائزہے۔

☆...اسی طرح گائے، بکری وغیرہ کے اگرپیدائشی سینگ نہ ہوں تواس کی قربانی بھی جائزہے۔

مسئلہ نمبر: ۲۱...خارش زدہ جانورکی قربانی جائزہے، البتہ اگر خارش کی وجہ سے بے حدکمزورہوگیاہو توپھرجائزنہیں۔

مسئلہ نمبر: ۲۲...اگر قربانی کے جانور میں کوئی عیب پیدا ہوا جس کے ہوتے ہوئے قربانی درست نہ ہو تو مالدار شخص کے لیے یہ ضروری ہے کہ دوسرا جانوراس کے بدلے خرید کرقربانی

کرے، غریب ہے تو اسی جانور کی قربانی کرسکتا ہے۔

☆...اگر قربانی کے جانور کو ذبح کرنے کے لیے گراتے ہوئے کوئی عیب پیدا ہوجائے، مثلاً: ٹانگ کی ہڈی ٹوٹ جائے یا سینگ وغیرہ ٹوٹ جائے تو اس سے قربانی پر اثر نہیں پڑے گا، البتہ جانور کو گراتے وقت احتیاط کرنا چاہیے۔

مسئلہ نمبر: ۲۳...قربانی کے گوشت میں بہتر یہ ہے کہ تین حصے کرے، ایک حصہ اپنے لیے رکھے، ایک حصہ اپنے رشتہ داروں کو دے اور ایک حصہ فقراء و مساکین کو دے، لیکن اگر سارے کا سارا اپنے لیے رکھے تب بھی جائز ہے۔

مسئلہ نمبر: ۲۴...قربانی کی کھال کسی کو خیرات کے طور پر دے یا فروخت کرکے اس کی قیمت فقراء کو دے، البتہ اگر کسی دینی تعلیم کے مدرسہ اور جامعہ کو دے دے تو سب سے بہتر ہے، کیونکہ علم دین کا احیاء سب سے بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر: ۲۵...قربانی کی کھال کو اپنے مصرف میں بھی لایا جاسکتا ہے، اس طور پر کہ اس کا عین باقی رہے، مثلاً: مصلیٰ بنائے یا رسی یا چھلنی بنائے تو درست ہے۔

مسئلہ نمبر: ۲۶... قربانی کی کھال کی قیمت مسجد کی مرمت یا امام و مؤذن یا مدرس یا خادم کی تنخواہ میں نہیں دی جاسکتی، نہ اس سے مدارس کی تعمیر ہوسکتی ہے اور نہ شفاخانوں یا دیگر رفاہی اداروں کی۔

مسئلہ نمبر: ۲۷...قربانی کی کھال قصائی کو اجرت میں دینا جائز نہیں۔

☆...اگر کسی کی قربانی کی کھال چوری ہوگئی یا چھن گئی تو اُسے چاہیے کہ وہ کھال کی رقم صدقہ کردے، اگر استطاعت نہ ہو تو کوئی حرج نہیں، قربانی پر فرق نہیں پڑے گا۔

مسئلہ نمبر: ۲۸...اگر قربانی کے تین دن گزر گئے اور قربانی نہیں کی تو اب ایک بکری یا بھیڑ کی قیمت خیرات کردے، اور اگر جانور خریدا تھا، مگر قربانی نہیں کی تو بعینہ وہی جانور خیرات کردے۔

مسئلہ نمبر: ۲۹...ایصال ثواب کے لیے قربانی کا گوشت خود بھی کھاسکتا ہے اور دوسروں کو بھی کھلاسکتا ہے۔

مسئلہ نمبر: ۳۰...اگر کسی شخص کے حکم کے بغیر اس کی طرف سے قربانی کی تو قربانی نہیں ہوگی۔ اسی طرح اگر کسی شخص کو اس کے حکم واجازت کے بغیر قربانی میں شریک کیا تو کسی کی بھی قربانی نہیں ہوگی، اسی طرح اگر حصہ داروں میں سے کوئی ایک صرف گوشت کی نیت سے شریک ہے تو کسی کی قربانی صحیح نہ ہوگی۔

مسئلہ نمبر: ۳۱... قربانی کا گوشت غیر مسلم کو بھی دے سکتا ہے، البتہ کسی کو اجرت میں نہیں دے سکتا۔

مسئلہ نمبر: ۳۲...گابھن جانور کی قربانی صحیح ہے، اگر بچہ زندہ نکلے تو اس کو بھی ذبح کردے۔ اور گوشت آپس میں تقسیم کرنے کی بجائے صدقہ کردیا جائے۔

☆...قربانی کے جانور کے بال کاٹنا یا دودھ دوھنا درست نہیں ہے، اگر کسی نے ایسا کیا تو اُسے صدقہ کرے، اگر بیچ دیا تو اس کی رقم کو صدقہ کرنا واجب ہے۔ (بدائع، ج:۵، ص:۷۸)

مسئلہ نمبر: ۳۳...جو شخص قربانی کرنا چاہے اس کے لیے مستحب یہ ہے کہ یکم ذوالحجہ سے قربانی کا جانور ذبح ہونے تک نہ اپنے جسم کے بال کاٹے اور نہ ناخن۔ (ابوداوٗد)

☆...البتہ اگر زیر ناف اور بغل کے بالو ںپر چالیس روز کا عرصہ گزر چکا ہو تو ان بالوں کی صفائی کرنا بہتر ہے۔

مسئلہ نمبر: ۳۴... قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ تک بھی رکھ سکتا ہے۔ (ابوداؤد)

مسئلہ نمبر: ۳۵... جانور ذبح کرنے کے لیے چھری خوب تیز ہونی چاہیے، تاکہ جانور کو تکلیف نہ ہو۔ (ابوداؤد)

مسئلہ نمبر: ۳۶... اگر کوئی شخص اپنی قربانی کا گوشت سارا کا سارا کسی اور کو کھلا دے، خود کچھ بھی نہ کھائے تو ایسا کر سکتا ہے۔ (کتاب الآثار)

مسئلہ نمبر: ۳۷... خصی جانور کی قربانی جائز، بلکہ افضل ہے، کیونکہ اس میں دوسرے کی بہ نسبت گوشت زیادہ ہوتا ہے۔

مسئلہ نمبر: ۳۸... ذبح کرتے وقت تکبیر کے علاوہ کچھ اور نہیں کہنا چاہیے، مثلاً: "باسم اللہ تقبل من فلان"۔ (کتاب الآثار)

مسئلہ نمبر: ۳۹... اگر کسی نے قربانی کی نذر مانی اور وہ کام ہو جائے تو قربانی واجب ہے، اس کے گوشت سے خود نہیں کھا سکتا، سارا فقراء اور مساکین کو کھلا دے۔

مسئلہ نمبر: ۴۰... اگر کسی شخص کی ساری یا اکثر آمدنی حرام کی ہو تو اس کو اپنے ساتھ قربانی میں شریک نہیں کرنا چاہیے۔ اگر شریک کیا تو کسی کی قربانی نہیں ہوگی۔ ایسا شخص جس کی ساری کمائی حرام کی ہو، اس پر قربانی لازم نہیں، کیونکہ اس کا سارا مال واجب التصدق (بلا نیتِ ثواب صدقہ کرنا ضروری) ہے۔ دوسرے یہ کہ اللہ تعالیٰ حرام مال سے کسی کا صدقہ قبول نہیں فرماتے، بلکہ وہاں صرف پاکیزہ مال سے کیا ہوا صدقہ و خیرات قبول ہوتا ہے۔

مسئلہ نمبر: ۴۱... بکری کے علاوہ دوسرے کسی جانور میں تمام شرکاء اپنا اپنا حصہ تقسیم کئے بغیر فقراء کو دینا چاہیں تو دے سکتے ہیں۔

☆... البتہ اگر نذر کی قربانی ہو یا مرحوم کی وصیت کے تحت قربانی کر رہے ہیں تو پھر تقسیم سے پہلے کسی فقیر کو دینا درست نہیں۔

مسئلہ نمبر: ۴۲... کسی نے مرتے وقت وصیت کی کہ میرے مال سے قربانی کی جائے تو اس قربانی کا سارا گوشت خیرات کرنا ضروری ہے، خود کچھ بھی نہ کھائے۔ ۹اللہ تعالیٰ امت مسلمہ کو قربانی کی روح اور حقیقت سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور ہماری یہ ظاہری قربانی حقیقی قربانی کے لیے پیش خیمہ ہو اور ہم اس ظاہری و مادی قربانی کی طرح اللہ کے حکم پر اپنی جان کی قربانی کے لیے بھی ہمیشہ تیار رہیں۔

والله الموفق والمعين وصلى الله تعالى على خير خلقه محمد وآله وصحبه أجمعين

رائل انڈین آرمی

پاکستانی فوج کی تاریخ پر لکھی گئی شاندار تحریر

قسط دوم



باب اول : پاکستانی نہیں بلکہ برطانیہ کی باقیات

دو باتیں

۱۔ جیسا کہ یہ بات سب کو معلوم ہے کہ پاکستان کے وجود میں آنے کے بعد کوئی نئی فوج باقاعدہ طور پر ترتیب نہیں دی گئی بلکہ جیسے دونوں ملکوں کے درمیان زمین تقسیم ہوئی بلکل اسی طرح فوج بھی تقسیم ہوئی اور اس میں مذہب کا کوئی خیال نہیں رکھا گیا۔ چنانچہ اس طرح (رائل انڈین آرمی) ہی پاکستان کی قومی فوج قرار دی گئی۔ لیکن اس حقیقت کے باوجود بہت سارے لوگ (اندھی عقیدت) کی وجہ سے یہ بات ماننے سے انکاری ہیں۔ اس لیے ہم اس باب میں اولاً اِس فوج کی (تاریخ) ذکر کریں گے۔ بعد ازاں فوج کے اہلکاروں اور جرنیلوں کی انگریز کے دور میں رائل انڈین آرمی میں ملازمت اور انگریز سے وفاداری بھی ثابت کریں گے۔ شاید کہ وہ لوگ جو حقیقت کے چور ہیں حقیقت پر نظر ڈال کر (حقیقت پسند) بن سکیں۔

۲۔ دوسری بات یہ کہ کچھ لوگ فوج کی حقیقت کی طرح حکومت کی حقیقت (جو کہ انگریز کی وفاداری ہے) کو ماننے سے انکاری ہیں۔ اس لیے ہم حکومت کے چند افراد جو کہ باختیار تھے، کو بھی موضوعِ بحث بنائیں گے، اور یہ حقیقت بھی واضح کریں گے کہ حکومت مکمل طور پر شروع سے برطانیہ کی غلام رہی، اور پھر اس کا رخ برطانیہ کی جانب سے پھر کر کسی اور طرف ہوگیا، یعنی قبلہ تبدیل ہوگیا۔

فوج کی تاریخ :

فوج کی تاریخ جیسا کہ سب کو معلوم ہے بہت پرانی ہے۔ اس لیے ہم کہتے ہیں کہ (فوج پاکستان سے بھی عمر میں کم ازکم سو سال بڑی ہے)۔ آئیے چند بنیادی باتوں کو ذکر کرتے ہیں تاکہ فوج کی تاریخ سمجھنے میں آسانی ہو جائے۔

صدارتی فوج

۱۷۵۷ء کی جنگ پلاسی میں برطانیہ نے فتح حاصل کی۔ چونکہ برطانیہ کو معلوم تھا کہ اُس نے طاقت کے بل بوتے پر قبضہ کیا ہے، اس لیے ہندوستان پر قبضہ برقرار رکھنے کے لیے بھی اُسے طاقت کی ضرورت پڑے گی۔ اسی بات کا اظہار ممبئی کے ایک برطانوی گورنر نے اِن الفاظ میں کیا کہ "ہم نے ہندوستان کو تلوار کے زور پر قابو کر رکھا ہے۔ اگر ہم اپنی فوجی برتری برقرار نا رکھ پائے تو ہمارا اقتدار تیزی سے ختم ہو جائے گا"۔

(Colonel J. Mac Donald, Secretary to Government of Bombay, Military Department ۲۹th June ۱۸۷۵, in Paramiltary Papers, ۱۸۷۷, Vol.۶۲)

چنانچہ اسی وجہ سے برطانوی حکومت نے اپنی فوجی طاقت کو بڑھانا شروع کیا، اور نئے سرے سے ہندوستانی لوگوں کو بھرتی کرنا شروع کیا، اور بتدریج فوج کو بڑھاتا چلا گیا۔ پھر منظم نظام قائم کرنے کے لیے برطانیہ نے فوج کو (صدارتی فوج) کے نام سے موسوم کیا اور اُسے تین حصوں میں تقسیم کیا۔ جو کہ مدارس آرمی، بنگال آرمی اور ممبئی آرمی سے معروف ہیں۔ اگرچہ برطانیہ نے ہندوستانی افراد پر مشتمل فوج اس سے پہلے ہی بنانا شروع کردی تھی مگر منظم بعد میں کی اور پھر اس فوج کی انگریز کے ساتھ وفاداریاں اور اسلام کے خلاف بغض و دشمنی کھل کر سامنے آنے لگی۔

مغربی ہندوستان پر قبضہ:

انیسویں صدی عیسوی کے ابتدائی حصے میں انگریزوں نے ہندوستان کے مشرقی، جنوبی اور وسطی علاقوں پر قبضہ کرلیا تھا، بلکہ کافی حد تک مستحکم بھی کرلیا تھا۔ چنانچہ اس کے بعد وہ مغربی ہندوستان (موجودہ پاکستان) کی طرف متوجہ ہوا۔ اس وقت پنجاب اور سرحد میں سکھوں کی حکومت تھی۔ انگریز کی کوشش تھی پنجاب اور سرحد پر قبضہ کرلے۔ اس کے ساتھ ساتھ وہ سندھ اور بلوچستان کے لیے بھی کوششوں میں مصروف تھا۔ سکھوں کی حکومت پاکستانی پنجاب، ہندوستانی پنجاب، کشمیر، سرحد کے کچھ علاقوں اور پنجاب سے ملحقہ سندھ کے کچھ علاقوں تک پھیلی ہوئی تھی۔ ۱۸۲۵ء سے ۱۸۳۰ء کے درمیان سید احمد شہید رحمہ اللہ کی امارت میں کیے گئے جہاد کے نتیجے میں سکھوں کی حکومت کچھ کمزور ہوئی، تو پشاور، بونیر اور مردان وغیرہ کے علاقے سکھوں سے جنگ کر کے چھین لیے گئے، اور وہاں سید صاحبؒ کی امارت میں باقاعدہ (شرعی امارت) قائم کردی گئی۔

۱۸۳۱ء میں جب سید احمد شہید اور ان کے معتمد خاص حضرت شاہ اسماعیلؒ سکھوں سے لڑتے ہوئے بالاکوٹ کے مقام پر جام شہادت نوش کر گئے تو وقتی طور یہ تحریک کمزور پڑ گئی (تفصیل کے لیے دیکھیں، "تاریخ دعوت و عزیمت جلد ششم حصہ اول و دوم") اور (شرعی امارت) بھی مستحکم نا ہو سکی۔ دوسری طرف ۱۸۳۹ء میں سکھ حکمران رنجیت سنگھ کی موت کے بعد باہمی اختلاف کی وجہ سے سکھوں کی حکومت بھی کمزور پڑ گئی۔ تب انگریز نے سکھوں کی کمزوری سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے اُن کی ریاست پر دو مظبوط حملے کیے اور اُن کی باقی ماندہ قوت بھی ختم ہوگئی۔ یہ حملے ۱۸۴۶ء سے ۱۸۴۹ء کے درمیان کیے گئے۔ یوں ۱۸۴۹ء کے اختتام تک سکھوں کی پوری سلطنت پر انگریزوں کا قبضہ ہوگیا۔

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا کہ سکھوں کی حکومت ختم کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی کوشش یہ بھی تھی کہ بلوچستان اور سندھ پر قبضہ کیا جائے، چنانچہ وہ اس کے لیے عملی کوششیں بھی کررہا تھا۔ سندھ پر تالپور خاندان کی حکومت تھی۔ وہ اندرونی اختلافات کی وجہ سے کمزور ہوئی۔ اس کے بعد سندھ کی وسیع سلطنت میرپور اور خیرپور دو علیحدہ علیحدہ ریاستوں میں بٹ گئی جس کی وجہ سے انگریز نے یہ موقع غنیمت جانا اور حملہ کردیا۔ اسی وجہ سے میانی کے مقام پر زبردست لڑائی ہوئی اور انہوں نے امیرانِ سندھ کو شکست دی۔ (تاریخ دعوت و عزیمت از مولانا سید ابوالحسن ندویؒ جلد ششم حصہ اول)۔ نیز ۱۸۳۹ء تک انگریزوں نے قلات پر بھی قبضہ کرلیا۔ بعد ازاں ۱۸۴۲ء میں وہاں پولیٹیکل ایجنٹ کا نظام نافذ کردیا۔ اس کے بعد رفتہ رفتہ

بلوچستان کے بقیہ علاقوں پر بھی اپنی گرفت مظبوط کرتے گئے۔ یہاں تک کہ ۱۸۷۶ء میں کوئٹہ پر بھی انگریزوں کا قبضہ ہوگیا۔ (انسا ئیکلوپیڈیا برٹینیکا سافٹ ویئر : ۱۰) مغربی ہندوستان کی اس پوری لڑائی میں انہوں نے مدراس آرمی اور بنگال آرمی کو استعمال کیا۔ یاد رہے یہ آرمی صدراتی فوج کے تحت تقسیم کی گئی افواج میں سے تھی۔

فرنٹیئر فورس کا قیام :

مغربی ہندوستان (موجودہ پاکستان) پر قبضے کے بعد انگریز حکومت کے لیے سب سے بڑا چیلنج (مغربی سرحد) کو محفوظ بنانا تھا تاکہ اس طرف سے افغانستان یا روس وغیرہ ہندوستان پر حملہ نا کریں۔ ایک دوسرا خطرہ بھی انگریز کو درپیش تھا جو کہ (تحریک سید احمد شہیدؒ) کی طرف سے تھا۔ کیونکہ یہ تحریک سید صاحب کی شہادت کے بعد وقتی کمزور تو ہوئی تھی مگر اب پھر منظم ہو رہی تھی۔ چنانچہ مانسہرہ، گڑھی حبیب اللہ، مظفر آباد اور بالاکوٹ وغیرہ میں باقاعدہ شرعی امارت قائم ہو چکی تھی۔ جس کے امیر سرزمین بنگال سے تعلق رکھنے والے مولانا عنایت علی عظیم آبادی تھے (موج کوثر از شیخ محمد اکرام)۔ چنانچہ انگریز نے ان دونوں خطروں سے نمٹنے نیز قبائلی مسلمانوں کے مجاہد دستوں کے حملوں سے بچنے کے لیے ۱۸۴۹ء میں (بعض کتابوں میں ۱۸۴۳ء بھی آتا ہے، شاید تاسیس اول یا ثانی کی وجہ سے ایسا ہے۔ واللہ اعلم) انگریز نے ایک نئی فورس تیار کی، جو کہ (فرنٹیئر فورس) کے نام سے مشہور تھی۔ اس میں پنجاب و سرحد کے مقامی لوگوں کو بڑی تعداد میں بھرتی کیا گیا۔ اس (فورس) کی دس رجمنٹس بنائی گئیں جن میں پانچ پیادہ اور پانچ سوار تھیں۔ ہر رجمنٹ کی کمان چار یورپی آفیسرز کرتے تھے۔ جن کے تحت سولہ (۱۶) مقامی آفیسرز اور (۹۰۰) نو سو مقامی سپاہی ہوتے تھے (دی گیریزن سٹیٹ)۔ اس سے آپ پنجاب و سرحد کی مقامی آبادی کا اندازہ لگا سکتے ہیں کہ وہ کتنی کثیر مقدار میں برطانیہ کی خدمت سرانجام دیتے تھے۔ جاری ہے۔۔۔۔۔

بابا جان "آئی مس یو"

تحریک طالبان پاکستان کے ایک مجاہد کی ہمسفر کی رلادینے والی کہانی

رات کے نو بج رہے تھے۔ عام روٹین سے دن گزرا تھا۔ بچے آج بہت خوش تھے کہ آج ان کے لیے ان کے بابا تجویدی سپاروں کا سیٹ لائے تھے۔ رات کا کھانا تیار تھا۔ سرتاج صاحب تھکے ماندے کچھ دیر پہلے گھر آئے تھے۔ اچانک گھر کا دروازہ دھڑا دھڑ کوئی کھٹکھٹانے لگا۔ کسی انہونی کے خیال سے دل یک دم مٹھی میں آگیا۔ سرتاج نے دروازہ کھولا اور سات آٹھ آدمی اندر گھس آئے۔ میں ایک کمرے میں بیٹھ گئی اور ان لوگوں نے گھر کی تلاشی لینی شروع کر دی۔ ایک ایک الماری کھول کے سامان باہر پھینکنا شروع کیا پھر ایک چادر بچھا کر اس پر ہماری کتابیں پھینکی۔ کیش پیسے بھی اٹھا لیے۔ چادر سمیٹ سرتاج کو ہتھکڑی لگائی اور اپنے ساتھ لے گئے۔

کیا آپ تصور کر سکتے ہیں اس عورت کی حالت کہ جس کی زندگی کا واحد سہارا اس کا شوہر ہو۔ جس کا نہ بھائی ہو، نہ باپ نہ کوئی بیٹا۔۔۔

جس نے کبھی اکیلے گھر سے باہر قدم نہ نکالا ہو۔ جس نے پچھلے سات سال سے کبھی کوئی رات اکیلے نہ گزاری ہو۔

میں کبھی امی کو فون کر رہی کبھی ساس سسر کو۔ کبھی روتی ہوئی تین سالہ بچی کو اٹھاتی جس کو بس یہ دکھ ہو رہا تھا کہ بابا مجھے ساتھ لے کے نہیں گئے۔ کبھی پانچ سالہ بچی کے سوالات کے جواب دے رہی۔

آخر بھیگی آنکھوں سے نماز ادا کی اور رب کو حال دل سنایا اور مدد مانگی۔ بچوں کا بستر اپنے کمرے میں لگایا اور خود سونے کی کوشش کرنے لگی۔ ایک نظر پر سکون سوئے بچوں لیکن پڑی دل میں خدشات کی لہر اٹھی۔ ماؤف ہوتے دماغ کے ساتھ نیند کی شدت غالب آگئی۔

رات کا نہ جانے کونسا پہر تھا کہ ایک دم آنکھ کھلی، دل اتنا تیز دھڑک رہا تھا کہ یوں لگا باہر نکل آئے گا۔ آج بھی اس لمحے کو سوچوں تو کانپ جاتی ہوں! یہ بھی خیال آتا ہے کہ اس لمحے جو خوف کی کیفیت مجھ پر گزری، شاید اس کے بدلے پچھلے سب گناہ معاف ہو جائیں۔ بس پھر نہایت شدت سے اللہ سے مدد مانگی، اپنے شوہر کی بحفاظت واپسی اور سب کی سلامتی کی دعاء۔ اپنے سکون قلب کی دعاء۔

ألا بذكرالله تطمئن القلوب

بس اس کے بعد الحمدللہ دوبارہ کبھی خوف محسوس نہ ہوا۔ یہاں تک کہ بعد کے دو سال میں بے شمار ایسے مواقع آئے کہ اب میں خود بھی سوچوں تو حیران رہ جاتی ہوں کہ میں تو اتنی کمزور ہوں اس سب سے کیسے گزر گئی؟۔

ایک بار سسر جی نے فون پر پوچھا کہ بیٹی آپ کو رات کو نیند کیسے آجاتی ہے؟ میں نے بتایا کہ میں اللہ سے مانگتی ہوں کہ اللہ میرے دل کو ویسے ہی مضبوط و مربوط کر دے جیسے موسی علیہ السلام کی والدہ کے دل کو کیا تھا۔

وہ کہنے لگے بیٹا یہ دعا میرے لیے بھی کر دیا کرو۔

یقین کریں میرے رحیم رب نے اس دعا کو اتنا پیارا قبول کیا کہ کتنے ہی موقعوں پر میں خود بول اٹھی کہ۔۔۔

لولا أن رّبطنا على قلبها

میں نے لوگوں کی نظروں اور رویوں میں تمسخر دیکھا، حقارت دیکھی، اپنوں کے طنز برداشت کیے۔ زندگی گویا ایک سو اسی ڈگری پر پلٹ گئی۔ کھانے پینے کا بھی ہوش نہ رہا۔ دو کمسن بچے اور پہاڑ سی زندگی۔ مگر ہر ہر لمحے پر ایسے لگا جیسے اللہ تعالیٰ ہاتھ پکڑ کر چلا رہے ہوں۔ پھر مجھے بھی عادت ہوگئی اللہ کے اس ساتھ کی۔ ہر نئے فیصلے اور کام سے پہلے حتیٰ کہ سبزی خریدنے سے پہلے بھی بار بار استخارہ کرتی اور اللہ کی مدد سے کام آسان ہو جاتا۔ ایسے ایسے معجزات ہوتے دیکھے کہ اس راستے کے حقانیت کا یقین ہر روز مزید بڑھ جاتا۔

آنکھ کے آنسو اور دل کے غم پر تو البتہ کوئی اختیار نہ تھا۔ ایک دن بچوں کی الماری کی صفائی کرتے ہوئے مڑا تڑا ایک کاغذ ملا۔ کوڑے میں پھینکنے سے قبل کھول کر دیکھا تو کچی پنسل سے آڑھی ترچھی لکھائی میں لکھا تھا "بابا میں پریپ میں ہو گئی ہوں۔

"I miss you"

ایک دم بلا ارادہ ہی آنکھیں بھریں اور بھر کر برس گئیں۔۔۔

کئی بار کوئی سخت کام کرتے ہوئے یاد آتا کہ ایک بار پیاز کاٹتے ہوئے ہاتھ پر ہلکا سا کٹ لگ گیا تو سرتاج نے منع کر دیا کہ آئندہ تم نے پیاز نہیں کاٹنا۔

کئی بار لگا کہ کہیں میں ڈپریشن میں نہ چلی جاؤں مگر پھر بچوں کی طرف دیکھ کر سوچتی کہ ان کے لیے تو اس وقت میں ہی ماں اور میں ہی باپ ہوں۔ کئی بار اپنی کیفیت سے سورہ احزاب کی آیت یاد آئی و زلزلوا زلزال شدیدا اور اس کا مطلب بھی اچھی طرح سمجھ آیا۔

مگر میرا رب اتنا رحیم اور ودود ہے وہ اپنے راستے پر چلنے والوں کو کبھی اکیلا نہیں چھوڑتا۔ جس دن میں زیادہ غمگین ہوتی اسی رات اللہ تعالیٰ کوئی بہت اچھا خواب دکھا دیتے کہ دل پھر مضبوط ہو جاتا۔

ایک کام یہ کیا کہ جو بھی حال دل تھا وہ صرف اللہ سے کہا۔ کسی قریبی سے قریبی بھی انسان کے آگے کچھ نہ کہا۔ بالکل خاموشی اختیار کی۔ جب رونے کو دل کیا اکیلے میں اللہ کے آگے رو لیا۔

ایک شاید نفسیاتی سا مسئلہ یا اس کو جو بھی کہہ لیں، ہوا یوں کہ میرے سے شوہر کی گرفتاری اور اس سارے معاملے پر کوئی بات کسی سے نہ کی جاتی تھی۔ بات کرتے ہوئے عجیب سی حالت ہو جاتی تھی۔ کوئی شخص اس بارے میں کچھ پوچھتا تو مجھ سے کچھ بتایا ہی نہ جاتا۔ کچھ لوگوں کو بھی بس لذت کے لیے اس طرح کے سوالات بار بار پوچھنے کی عادت ہوتی ہے۔ میں نے ہر اس شخص سے بات کرنا ہی چھوڑ دیا جس کے بارے میں مجھے لگتا کہ یہ شوہر کے بارے میں استفسار کریں گے۔

کچھ لوگوں نے ذہنی اذیت یوں دی کہ گھر والوں کو کہا جاتا کہ بس ایک ہفتے میں یہ بندہ واپس آجائے گا۔ میں سارے گھر کی صفائی کرتی۔ سر تاج کی پسندیدہ چیزیں پکانے کا سامان منگوا کر رکھتی۔ سوٹ استری کر کے لٹکاتی اور پھر ایک دو تین ہفتے اور مہینے گزر جاتے اور سر تاج کا کچھ پتا نہ چلتا۔

یہ بھی اللہ ہی کی مہربانی تھی کہ کچھ لوگوں کے دلوں کو اللہ نے نرم کر دیا اور ان کی وجہ سے بے حد آسانیاں ہوئیں۔ اللہ سے دعا ہے کہ اللہ انہیں اجر عظیم سے نوازیں ان کی لغزشوں سے درگذر کریں اور نیکی میں مزید آگے بڑھنے کی توفیق دیں۔

ایک رات خواب دیکھا کہ میں درد زہ کے ساتھ ہسپتال گئی ہوں۔ ہسپتال بھی دیکھا کہ یہ والا ہے اور دو قابل لیڈی ڈاکٹرز بھی جن کو میں جانتی تھی دیکھی کہ وہ میرا چیک اپ کر رہی ہیں۔ دل کو بہت تسلی ہوئی کہ ان شا اللہ اچھا خواب ہے۔ صبح اٹھ کہ بڑی بیٹی کہتی ماما میں نے خواب دیکھا کہ ہمارے گھر ایک بے بی آیا ہے اور وہ بے بی کوئی اور نہیں بلکہ ہم دونوں بہنوں کا بھائی ہے! مطلب اسی رات اللہ نے یہ خواب بچی کو دکھایا تاکہ دل مزید پختہ ہو جائے۔ اور تو اور کچھ دن بعد ایسا ہی خواب امی نے بھی مجھے سنایا۔

اس کے علاوہ بھی کئی بار خواب دیکھا کہ سر تاج واپس آ گئے ہیں تو بس دل کو یقین تھا کہ ضرور آئیں گے۔

مگر زندگی اتنی مشکل تھی کہ کئی بار دل پکار اٹھتا کہ "متی نصر اللہ؟"۔ پھر ایسے لگتا کہیں قریب سے ہی جواب آیا کہ "ألا ان نصر اللہ قریب۔"

ایک بار گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے سورہ آل عمران کی تلاوت لگائی ہوئی تھی کہ آیت کانوں میں پڑی

"اور کتنے ہی نبی ایسے گزرے جن کے ساتھ مل کر اللہ والے (اللہ کے دشمنوں سے) لڑے۔ تو جو مصیبتیں ان پر اللہ کے راستے میں آئیں ان کی وجہ سے نہ تو انہوں نے ہمت ہاری نہ کمزور پڑے اور نہ کافروں سے ڈرے اور اللہ صبر کرنے والوں سے محبت کرتے ہیں"

مجھے تو ایسا ہی لگا کہ یہ آیت میں نے پہلی بار سنی ہے، حالانکہ ہزاروں بار پڑھی اور سنی تھی مگر کبھی اس طرح غور ہی نہ کیا۔

ایک بار کسی کا قول پڑھا کہیں کہ جو دعا آپ کو تہجد کے لیے نہ اٹھا سکے، اس دعا میں آپ کی تڑپ سچی نہیں۔ بات دل کو لگی اور باقاعدہ تہجد شروع کر دی۔

ایک بار یوسف علیہ السلام کے قصے میں غور کیا کہ یعقوب علیہ السلام نے کتنے سال کیسا خوبصورت صبر کیا۔ پھر رونے لگ گئی کہ یا اللہ وہ تو نبی تھے، میں تو ایک ادنی کمزور عورت ہوں۔ میری اتنی ہمت نہیں۔

یہ چیز بھی محسوس کی کہ اللہ سے محبت اور تعلق بہت زیادہ بڑھ گیا۔ آج بھی بہت سے معاملات کو اسی کریم اور مقتدر کے حوالے کر کے بے فکر ہو جاتی ہوں یہ سوچ کر کہ اس کڑے وقت میں بھی تو اللہ نے کیسے کیسے مدد کی تھی۔

پھر اس سب آزمائش میں اللہ تعالیٰ کی رحمت خوب جوش میں آئی۔

ایک صبح حسب معمول گھر کے کام سے فارغ ہو کر بچوں کو سکول چھوڑا۔ آج دل کچھ زیادہ ہی اداس اور تنگ ہو رہا تھا۔ طبیعت بھی ٹھیک نہ تھی، کام سب خود کرنے تھے، پھر دل ہی دل میں اللہ کو پکارا اور مدد مانگی۔ دوپہر میں مصروف تھی کہ سسر ابو کی کال آئی۔ کہتے بیٹا ایک بڑی خبر سناؤں تو سہہ لوگی؟ میرے منہ سے پہلا جملہ یہ ہی ادا ہوا کہ

"آ گئے وہ؟"

اور پھر انھوں نے فون سر تاج کو پکڑا دیا۔ اس آواز کو تو میں لاکھوں میں پہچان سکتی تھی۔ پھر یہ کائنات دو سال پیچھے چلی گئی اور آسمان تک سات رنگوں میں ڈوب گئی۔ بادل برسے اور ہر چیز نکھر کر خوبصورت ہو گئی۔

میرا رحیم رب۔ میرا کریم رب۔

اس کو پتا تھا کہ اس کی بندی کی کہاں تک ہمت ہے۔ بس اس سے آگے نہیں آزمایا۔ میری اوقات سے بڑھ کے مجھے دیا۔

اور وہ دردزہ والا خواب۔۔۔

وہ بھی پھر پورا ہوا، ہو بہو۔ اسی ہسپتال میں ان ہی ڈاکٹرز کے ہاتھوں میں۔ میں اپنے بیٹے کے بارے میں یہی کہتی ہوں کہ یہ تو میرے خواب کی تعبیر ہے۔

اللہ سے یہ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس ساری آزمائش کا اجر آخرت میں دیں اور تمام مظلومین پر اپنا کرم فرمائیں۔ ہر وہ بہن جو میرے جیسے حالات سے گزر رہی ہے، اللہ تعالیٰ اس کے لیے بے شمار آسانیاں کر دیں۔ آمین۔

یہ تحریر ایک ایسے صبر، توکل اور قرب الٰہی کی گواہی ہے جو آزمائشوں کے کٹھن ترین لمحوں میں کسی بندۂ مومن کو میسر آتا ہے۔ درد، بے بسی، اکیلا پن اور خوف کے لمحات میں جس طرح اللہ کو پکارا، اسی طرح اللہ نے بھی ہاتھ تھاما، دل کو تسلی دی، اور اپنے وعدے کے مطابق نصرت عطا فرمائی۔

نوٹ:

یہ داستان۔۔۔
اللہ تعالیٰ سے تعلق کی ایک زندہ مثال ہے
ماں کی ہمت اور قربانی کی گواہی ہے
شوہر سے محبت کی لطیف جھلک اور
دعا کے معجزانہ اثرات کا بیان ہے۔

جس خوبصورتی اور روانی سے جذبات کو قلمبند کیا گیا ہے، وہ قاری کے دل تک اترتی ہے اور بے اختیار آنکھیں نم ہو جاتی ہیں۔ سب سے حسین بات یہ ہے کہ دکھ اور تنہائی میں کسی انسان کے بجائے صرف اللہ سے رجوع کیا گیا، جو سب سے بڑا سہارا ہے۔



معصومیت کا قتلِ عام؛ ناپاک فوج کے ہاتھوں مظلوم قبائلی مسلمانوں کی نسل کشی کی ایک اور خونچکاں داستان

عبداللہ انصاری

ظلم کی داستانوں میں کچھ کہانیاں ایسی ہوتی ہیں جو صرف آنکھوں کو نم نہیں کرتیں بلکہ انسانی ضمیر کو جھنجھوڑ کر رکھ دیتی ہیں۔ ایسی کہانیاں اس حقیقت سے پردہ اٹھاتی ہیں کہ دنیا میں انسانیت، عدل اور عام شہریوں کی حرمت محض کھوکھلے نعرے رہ گئے ہیں۔

بدقسمتی سے، ہمارے ہی وطن کی سرزمین، ہمارے ہی بچوں کے جسموں، اور ہماری ہی ماؤں کی قبروں پر جو بم برس رہے ہیں، وہ امریکہ، بھارت اور اسرائیل کے ایجنٹ پاکستان کی ناپاک فوج کی طرف سے برسائے جا رہے ہیں۔ وہی فوج جو خود کو اسلام کے قلعے کا محافظ کہتی ہے، لیکن درحقیقت توحید، غیرت، اور انسانیت کی قاتل اور سوداگر ہے۔

میر علی کی خونی رات؛ معصوم خوابوں کا ملبہ :

گزشتہ شب، شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے گاؤں ہرمزکی پرامن رات کو ناپاک فوج کے کواڈ کاپٹر ڈرون نے جہنم میں بدل دیا۔

ایک گھر جس میں ننھے بچے، خواتین اور ایک مؤمنہ ماں امن سے زندگی گزار رہے تھے، ظلم اور دہشت کا نشانہ بن گیا۔

تین معصوم بچے اور ایک مومنہ ماں شہید ہوئیں، جب کہ متعدد بچے اور خواتین شدید زخمی ہوئیں۔

یہ صرف ایک واقعہ نہیں، بلکہ قبائلی علاقوں کے خلاف جاری ظلم کی اُس شیطانی لڑی کا تسلسل ہے جو ناپاک فوج مظلوم مسلمانوں پر مسلط کر چکی ہے۔

طاغوتی افواج کے تازہ مظالم کی فہرست :

رواں میں ہی خیبر ایجنسی کی تحصیل باڑہ میں ناپاک فوج کی طرف سے بے گناہ اور معصوم لوگوں پر تین بار فضائی اور ڈرون حملے کیے گئے۔

باجوڑ ایجنسی کی تحصیل واڑہ ماموند میں جب تحریک طالبان پاکستان اور ناپاک فوج کے درمیان جھڑپ ہوئی، اور فوج کو شکست ہوئی، تو انہوں نے بدلہ عام لوگوں پر بمباری سے لیا، جس میں ایک معصوم بچہ شہید اور کئی زخمی ہوئے۔

ضلع بنوں کی تحصیل جانی خیل میں دو حملے ہوئے۔

پہلے حملے میں ایک باپ اور بچہ شہید، کئی زخمی۔

دوسرے حملے میں ۱۵ سے زائد بچے، عورتیں اور بزرگ زخمی ہوئے۔

ضلع ٹانک میں ایک تبلیغی جماعت پر ڈرون حملہ کیا گیا، دو کارکن شہید اور دو زخمی ہوئے۔

اور اب میر علی میں معصوموں کا خون پھر بہایا گیا۔

یہ جنگ نہیں، منظم نسل کشی ہے!

جب فلسطین، افغانستان یا کشمیر وغیرہ میں بمباری کی خبر آتی ہے تو یہ ریاستی علما، سیاسی رہنما اور نام نہاد انسانی حقوق کے محافظ رونے لگتے ہیں۔ مگر جب وہی ظلم ان کے اپنے علاقے، قوم، مسجد، اور ماؤں بہنوں پر کیا جاتا ہے، تو سب کے لب سل جاتے ہیں!

کیوں؟

کیوں وہ حق کا کلمہ نہیں بلند کرتے؟

کیوں وہ منبر سے طاغوت اور ان طاغوتی افواج کے خلاف آواز نہیں اٹھاتے؟

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "افضل الجہاد کلمۃ حق عند سلطان جائر"

تو یہ علما، مشران، سیاستدان خاموش کیوں ہیں؟

نعرے، بینرز اور بے عمل احتجاج، مگر ظلم جاری...

کچھ لوگ صرف بینرز اٹھاتے ہیں، نعرے لگاتے ہیں، مگر ظلم کا سیلاب تھمنے کا نام نہیں لیتا۔

جبکہ دشمن ٹینک، ڈرون اور بموں سے ہمارے بچوں کا خون بہا رہا ہے۔

اس وقت صرف نعرے نہیں، عمل کی ضرورت ہے۔

تحریک طالبان پاکستان؛ اسی قوم کے بیٹے:

یہ مجاہدین نہ باہر سے آئے ہیں، نہ کسی اجنبی طاقت کے ایجنٹ ہیں۔ یہ اسی قوم کے بیٹے ہیں، جنھوں نے اپنی جان، مال اور آرام چھوڑ کر عزت، ایمان اور شریعت کی حفاظت کے لیے بندوق اٹھائی۔

اگر آج خاموش رہے، تو کل ہماری باری ہے...

آج جو بچہ شہید ہوا، کل وہ ہمارا بچہ ہو سکتا ہے۔

آج جو ماں رو رہی ہے، کل وہ ہماری ماں ہو سکتی ہے۔

آج جو گھر تباہ ہوا، کل وہ ہمارا گھر ہو سکتا ہے۔

یہ جنگ صرف تحریک طالبان پاکستان کی نہیں، یہ ہر مؤمن کی جنگ ہے۔

اگر ہم خاموش رہے، تو کل ہماری خاموشی ہمارے بچوں کے جنازوں پر لعنت بن جائے گی۔

اٹھو! حق کی آواز بلند کرو!

مظلوموں کا ساتھ دو!

ظالم کے خلاف سینہ سپر ہو جاؤ!

اور اسلامی نظام کے قیام کے لیے قربانی دو!

اگر آج تم خاموش ہو، تو کل کا تاریخ تمہاری غداری کا گواہ بنے گا۔

استشہادی مجاہد شہید محمد آغا کا قافلہ...

خون میں ڈوبا گلستان، غیرت میں جاگا بلوچستان!

جمشید انصاری

بلوچستان، ضلع قلعہ عبداللہ کے علاقے گلستان کی شام، اپنی خامشی میں بہت کچھ سمیٹے ہوئے تھی۔ پہاڑوں نے وقت کی گواہی دی، ہواؤں نے سُرگوشی کی، اور زمین نے کسی بڑی قربانی کا انتظار کیا...اور پھر وہ لمحہ آ پہنچا...جب زمین نے ایک فدائی کی دھڑکن سنی... اور آسمان نے شہداء کی خوشبو محسوس کی۔

یہ کوئی عام حملہ نہیں تھا...

یہ وہ لمحہ تھا جب استشہادی مجاہد محمد آغا عرف ضرار شہید رحمہ اللہ رحمہ اللہ جیسے عظیم مجاہد نے موٹر بم کے ذریعے استشہادی حملہ کر کے دشمن کے مضبوط قلعے کو خاک میں ملا دیا۔

یہ ضرار تھا...کوئی عام فدائی نہیں!

وہ نہ کوئی نووارد تھا، نہ وقتی جذبے کا مارا ہوا شخص...

ضرار، جسے دنیا اور عام مجاہدین محمد آغا رحمہ اللہ کے نام سے جانتے ہے، ایک جہادی عہد کا شہزادہ تھا...

تحریک طالبان پاکستان کے ولایت کوئٹہ کے سابقہ والی اور پھر معاونِ والی...

ولایتی کمیسیون کے رکن...

امارتِ اسلامیہ کے جہادی صفوف اور استشہادی یونٹوں میں کئی برسوں تک خدمات انجام دینے والا...

ایک ایسا عاشق، جو آٹھ سال تک اپنی شہادت کا منتظر رہا...

اور پھر جب امارتِ اسلامیہ کو فتح ملی تو اس نے تحریک طالبان پاکستان میں شمولیت اختیار کی تاکہ پاکستان کی سرزمین پر بھی جہاد زندہ رہے۔

انہوں نے بلوچستان، خصوصاً کوئٹہ اور پشین اور اس کے اطراف میں تحریک طالبان پاکستان کی سرگرمیاں بحال کیں، مجاہدین کو منظم کیا، جہاد کو پھر سے زندہ کیا، اور مظلوموں کے دلوں میں امید کی شمع روشن کی۔

انہوں نے دو بار زخمی ہو کر بھی ہار نہ مانی، بلکہ میدان کو اور گرمایا۔ وہ ایک، دو نہیں بلکہ درجنوں معرکوں کے سالار، کئی استشہادی حملوں کے نگران، اور ٹارگٹ کلنگ، فدائی پلاننگ، اور عسکری قیادت کے ستون تھے۔

اور جب وقت آیا... تو خود بھی بارود بن گئے!

آخر کار وہ لمحہ بھی آ گیا، جب انہوں نے کہا:

"میں نے دوسروں کو شہادت کی راہ دکھائی...

اب وقت ہے کہ میں خود بھی اس سفر کا مسافر بنوں..."

اور وہ موٹر بم تیار ہوا...

وہ گاڑی جسے عشقِ شہادت نے ایندھن دیا تھا...

وہ رخ کیا دشمن کے قلعے کی طرف...

اور پھر ایک دھماکہ...ایک قیامت...ایک لرزہ...!

ضرار اکیلے نہ تھے...

یہ قافلہ دو اور عاشقوں کو ساتھ لیے ہوئے تھا۔

ان کے سچے، پرعزم، وفادار اور جانثار ڈلگئ کے ساتھی :

استشہادی مجاہد محمد عمر عرف خالد شہید رحمہ اللہ
استشہادی مجاہد محمد قاسم عرف نوری شہید رحمہ اللہ

یہ دونوں اپنی قیادت پر نثار، اپنے مشن کے وفادار، اور اپنے امیر شہید محمد آغا عرف ضرار شہید کے ساتھ آخری سانس تک کھڑے رہے۔
جیسے ہی ضرار نے قلعے کو بارود سے ہلایا، یہ دونوں ساتھی دشمن پر ٹوٹ پڑے...
کئی گھنٹوں تک لڑے...
دسیوں اہلکاروں کو ہلاک کیا...
اور پھر اپنے امیر کی معیت میں جامِ شہادت نوش کیا۔

یہ حملہ، یہ قربانی... صرف ایک واقعہ نہیں، ایک انقلاب کی نوید ہے!
یہ پیغام ہے :
"اسلام کے سپاہی کبھی رُکتے نہیں...
وہ وقت کے فرعونوں کے محلات میں گھس کر اپنی شہادت کا پرچم گاڑتے ہیں!"
ضرار اور اس کے ساتھیوں نے ہمیں سکھایا کہ اگر راہ میں وقت لگے، تکلیفیں آئیں، انتظار لمبا ہو...
تو گھبرانا نہیں...
کیونکہ وہی قربانی تاریخ میں امر ہوتی ہے، جو صبر، اخلاص اور عشق سے گزر کر آتی ہے۔

تحریک طالبان پاکستان کی آواز، شہداء کے نام :
ہم ان فدائیوں کے لہو کو امت کی غیرت سمجھتے ہیں...
ہم ان کے مشن کو اسلامی نظام کی نوید سمجھتے ہیں...
ہم ان کے دشمنوں کو ملت کے غدار اور اسلام کے مجرم سمجھتے ہیں...

اور قسم بخدا!
ہم اس راہ کو اسی طرح روشن رکھیں گے، جیسے ضرار نے اسے اپنے لہو سے چراغ بنایا تھا!
نہ تھی یہ جستجو دنیا کی، نہ حرصِ مال و زر تھی
وہ ایک عشق تھا دل میں، جو بارود میں اُترتی تھی
ضرار گئے نہیں... وہ ہر اس دل میں زندہ ہیں، جو حق کے لیے دھڑکتا ہے!

اللہ اکبر، اللہ اکبر، وللہ الحمد

وادی شوال کی بمباری،

دو مجاہدین کی ایمان افروز داستان

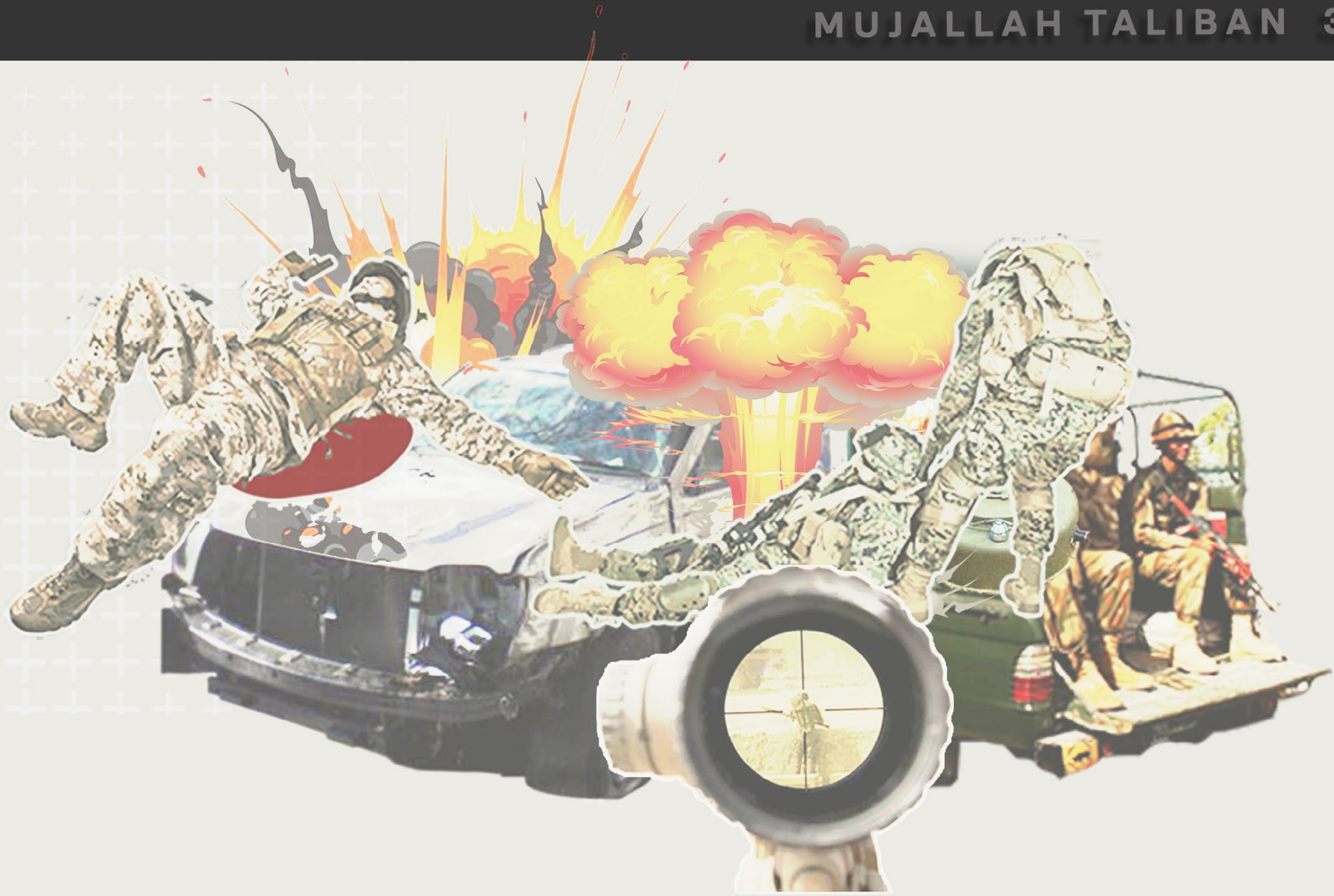
شمالی وزیرستان کی سرسبز اور پُراسرار وادی شوال، جو گھنے جنگلات، پہاڑی وادیوں، اور پرخار راستوں سے بھری ہوئی ہے، آج بھی اس ایمان افروز واقعے کی گواہ ہے جو دو مجاہدین کے صبر، توکل، اور اللہ پر بھروسے کی زندہ مثال بن چکا ہے۔
یہ واقعہ اُس وقت پیش آیا جب ایک قافلہ، جو اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے تشکیل پر روانہ تھا، دشمن کی نظروں میں آ گیا۔ پاکستانی اور امریکی ڈرونز نے اس پر بھرپور حملہ کیا۔ زمین و آسمان بارود کی آگ میں لپٹ گئے، اور فضا میں لا الہ الا اللہ کی صدائیں گونجتی رہیں۔

۴۹ جانباز ساتھی شہادت کا رتبہ پا کر رب کے حضور حاضر ہو گئے، مگر اللہ نے اپنے دو خاص بندوں کو بچا لیا۔ دشمن کا محاصرہ سخت اور جنگلوں کا ماحول سنگین ہو چکا تھا۔ یہ دونوں مجاہدین زخمی، تھکے ہارے، اور شدید بھوک و پیاس میں مبتلا تھے۔ نہ کوئی خوراک، نہ دوا، نہ ظاہری انسانی مدد۔۔۔ صرف شوال کی گھنی وادی، اور اللہ کی ذات۔
انہوں نے جنگل کے پتے، جڑی بوٹیاں، اور بارش کے پانی سے اپنا گزارہ کیا۔ جسمانی کمزوری بڑھتی گئی، لیکن روحانی قوت اور اللہ پر یقین مزید گہرا ہوتا گیا۔ کئی بار دشمن چند قدموں کے فاصلے پر آ گیا، لیکن اللہ کی مدد نے انہیں پوشیدہ رکھا۔ ایک رات جب فوجی دستے ان کے تعاقب میں تھے، گھنے بادل چھا گئے، اور اتنی شدید دھند پڑی کہ دشمن کے جدید آلات بھی ناکام ہو گئے۔ سبحان اللہ۔

شوال کی پہاڑیاں، جو بظاہر خاموش نظر آتی ہیں، ان دو مجاہدین کی دعاؤں، آہوں، اور اللہ سے راز و نیاز کی گواہ بن چکی ہیں۔ کئی راتیں ایسے مقام پر گزریں جہاں موت اور زندگی کا فاصلہ صرف ایک قدم کا تھا، مگر ہر بار اللہ کی حفاظت نے ان کا ہاتھ تھامے رکھا۔
بالآخر تقریباً ایک ماہ کی اس آزمائش کے بعد، جب دشمن کا محاصرہ ختم ہوا، اور وہ جنگل کی راہوں سے گزر کر زندہ و سلامت اپنے مجاہد بھائیوں کے پاس پہنچے، تو قافلے کی آنکھیں اشکبار تھیں۔ ان کے وجود فاقوں سے لاغر، مگر چہرے ایمان کی روشنی سے منور تھے۔ فضا اللہ اکبر کی گونج سے لرز اٹھی، اور سب نے رب کا شکر ادا کیا۔
یہ داستان صرف دو انسانوں کی بقاء کی نہیں، بلکہ ایک ایسے عہد کی ہے جہاں اللہ کے بندے صبر، یقین اور توکل کے پہاڑ بن کر کھڑے رہتے ہیں۔ شمالی وزیرستان کی وادی شوال آج بھی ان قدموں کی آہٹ کو یاد رکھے ہوئے ہے۔

"اور جو اللہ پر توکل کرے، اللہ اس کے لیے کافی ہے۔"
(القرآن)

یہ واقعہ ان سب کے لیے پیغام ہے جو دین کے راستے پر چلنے کا عزم رکھتے ہیں: کہ جب دنیا کے سارے دروازے بند ہو جائیں، تو آسمان کا دروازہ کھلتا ہے۔ بس یقین چاہیے، صبر چاہیے، اور اللہ پر بھروسہ۔



اپریل

رواں سال 2025ء
ماہ اپریل میں تحریک طالبان پاکستان کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ!

۲۰۲۵/۴/۲
ولایت ٹانک کی تحصیل ٹانک میں مجاہدین نے ڈاکوؤں کے ایک گروپ کو گرفتار کیا تھا اور ان سے کئی موٹر سائیکلیں بھی ضبط کر لیں تھی، مجاہدین نے ایک موٹر سائیکل اس کے مالک کو واپس کر دی۔

۲۰۲۵/۴/۲
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل توی خولہ کے علاقے پستوڑوکی میں رائل انڈین آرمی نے مجاہدین پر چھاپہ مارا بروقت اطلاع ملنے پر مجاہدین نے فوج کو گھیرے میں لیا۔جنگ کے نتیجے میں سات فوجی اہلکار ہلاک جبکہ تین زخمی ہوئے جن کو ہیلی کاپٹر کے زریعے منتقل کیا گیا۔

۲۰۲۵/۴/۲
ولایت ٹانک کی تحصیل گومل علاقے سرقمر میں ایف سی پر مجاہدین اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲
ولایت کرم کی تحصیل سدہ میں ایف سی کے حاضر سروس اہلکار اور FIU کے جاسوس فاروق ولد جادار سکنہ گوا کی مجاہدین کے علاقے میں جاسوسی کرنے گیا تھا مجاہدین نے بروقت کاروائی کرتے ہوئے اسے ٹارگٹ کر کے قتل کیا۔

۲۰۲۵/۴/۲
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ شلوبر ورسک نائی میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ شلوبر بادام سر میں واقع پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ شلوبر بادام سر میں واقع پوسٹ پر مجاہدین کے ایک اور اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار زخمی ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۳
ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل درابن میں رائل انڈین آرمی نے مجاہدین پر چھاپہ مارنے کی کوشش کی، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے چھاپے کو ناکام بنا دیا اور بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

۲۰۲۵/۴/۳
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ آدم خیل میں ایف سی پوسٹ پر مجاہدین کے لیزر گن حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا، جبکہ اسی دوران پوسٹ کو دستی بموں سے بھی نشانہ بنایا گیا جس میں مزید ہلاکتوں کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۳
ولایت لکی مروت کی تحصیل تجوڑی کے گاؤں پہاڑ خیل پکہ میں رائل انڈین آرمی نے مجاہدین پر کمین ماری جس میں ایک مجاہد ساتھی عدنان عرف سعد شہید ہوگئے جبکہ جوابی کارروائی میں کئی اہلکار ہلاک وزخمی ہوئے۔

۲۰۲۵/۴/۴
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ شلوبر ٹنڈی سر پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک ایف سی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۴
ولایت ٹانک کی تحصیل ٹانک بازار میں مجاہدین نے پولیس چوکی پر لیزر گن اور کلاشنکوف وغیرہ سے حملہ کیا جس میں ہلاک وزخمی کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۵/۴/۴
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے کاروان منزہ میں اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۴
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے ڈم غونڈاکائی میں اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۴
ولایت باجوڑ کی تحصیل واڑہ ماموند کے علاقے سرکی میں واقع پوسٹ پر مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے جبکہ حملے میں ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۴
ولایت مہمند، دویزئی کے علاقے میں مجاہدین نے گشت کیا چیک پوائنٹ لگائی۔

۲۰۲۵/۴/۵
ولایت پشاور کی تحصیل پشاور سٹی میں واقع سڑوزو میرہ تھانے کے مین گیٹ کو مجاہدین نے بم دھماکے سے اڑادیا اس کے بعد ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے تھانے کو نشانہ بنایا مجاہدین نے تھانے کے اندر ہینڈ گرنیڈز بھی پھینکے،حملے دو پولیس اہلکار زخمی ہوئے جبکہ ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۵
ولایت باجوڑ کی تحصیل سلارزو کے علاقے ملا سید سر تور گٹ میں واقع پوسٹ پر مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۵
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے کاروان منزہ میں مجاہدین نے فوجی گاڑی پر گھات لگا کر حملہ کیا، جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۵
ولایت باجوڑ کی تحصیل واڑہ ماموند کے علاقے بدانو میں واقع پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر کے زریعے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۵
ولایت بنوں کی تحصیل بکاخیل کے علاقے جانی خیل (سین تنگہ)

کے قریب کمین کی نیت سے آنے والے فوجی اہلکاروں پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس میں ۵ اہلکار ہلاک اور ۳ کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۵/۴/۵
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے خوشحالی نتاسی میں " سرک لیٹا" میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر کے زریعے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک اور تین عدد سولر پینل تخریب ہوئے۔

۲۰۲۵/۴/۵
ولایت ٹانک کی تحصیل گومل میں مجاہدین نے ایف سی قلعے پر اسنائپر حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے جبکہ حملے میں ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۶
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل بدر کے علاقے بوسپہ میں نئے پوسٹ بنانے والے فوجی اہلکاروں پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں پانچ فوجی اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ حملے ایک عدد ایک سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۶
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل شوال میں پیدل جانے والے فوجی اہلکاروں پر مجاہدین نے مائن بلاسٹ کیا جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک جبکہ دو زخمی ہوگئے۔

۲۰۲۵/۴/۶
ولایت بنوں کی تحصیل بکاخیل کے علاقے ممیتن خیل روڈ پر رائل انڈین آرمی پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔ اس کے بعد فوج کی ۵ گاڑیوں پر مشتمل قافلے پر مجاہدین نے گھات لگا کر حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے جبکہ حملے میں ایک گاڑی بھی تخریب کا نشانہ بنی۔

۲۰۲۵/۴/۶
ولایت بنوں کی تحصیل ڈومیل کے علاقے بزن خیل کے تھانہ ٹاؤن شپ کی حدود میں مجاہدین نے سی ٹی ڈی اہلکار عاطف کو (ٹی آئی اے) کی نشان دہی پر مجاہدین نے ٹارگٹ کر کے قتل کیا اور اس کا 9mm پستول بھی حاصل کیا۔

۲۰۲۵/۴/۶
ولایت باجوڑ کی تحصیل سلارزو کے علاقے ملاسید سر تورگٹ میں واقع پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۶
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے حسوخیل میں واقع "پل فوجی پوسٹ" پر مجاہدین نے جی ایل کے ذریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۶
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل انگور اڈا کے علاقے سر خورا میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے رائل انڈین آرمی کے کیمپ پر حملہ کرکے اسے قبضہ کر لیا حملے میں دس کے قریب اہلکار ہلاک اور دیگر زخمی ہوئے جبکہ باقی اہلکار بھاگنے پر مجبور ہوئے اس کارروائی میں مجاہدین نے کافی تعداد میں اسلحہ بھی حاصل کیا۔

۲۰۲۵/۴/۷
ولایت دیر پائین کی تحصیل جندول کے علاقے مسکینی میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر تعارضی حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۷
ولایت دیر پائین کی جندول تحصیل کے علاقے بنشاهی میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۷
ولایت ٹانک کی تحصیل گومل میں ایف سی اہلکار شاکر اللہ نے خود آکر اپنے آپ کو مجاہدین کے حوالہ کیا اور یہ عہد کیا کہ آئندہ ایف سی میں ڈیوٹی نہیں کریگا۔

۲۰۲۵/۴/۷
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل توئی خولہ پسوڑو کے علاقے میں مجاہدین اور فوج کے درمیان جنگ ہوئی جو تقریباً سات گھنٹے تک

جاری رہی،اطلاعات کے مطابق مذکورہ جنگ میں ۱۵ فوجی ہلاک اور متعدد زخمی ہوئے جبکہ ہمارے ایک بہادر مجاہد ہدایت نے جام شہادت نوش کیا جبکہ ایک مجاہد ساتھی زخمی ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۷
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ میں مجاہدین نے بدنام زمانہ حکومتی لشکر کے اہم رکن گلاب اور اس کے ساتھیوں پر حملہ کردیا جس میں مذکورہ شخص گلاب اور اس کا ایک ساتھی ہلاک ہوا، یاد رہے گلاب کئی مجاہدین ساتھیوں کی شہادت میں ملوث تھا۔

۲۰۲۵/۴/۸
ولایت باجوڑ کی تحصیل واڑہ ماموند میں واقع ڈینگسار چیک پوسٹ پر مجاہدین نے راکٹ لانچر ،لیزر گن اور دیگر اسلحے کے زریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے، جبکہ حملے میں ایک سیکیورٹی کیمرہ اور ایک ڈرون کیمرا بھی تخریب کا نشانہ بنے۔

۲۰۲۵/۴/۸
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل شیواہ کے علاقے ٹنڈی میں ٹل میر علی روڈ پر مجاہدین کے ناکے کے دوران کئی پولیس اہلکار گاڑی چھوڑ کر بھاگ گئے مجاہدین کے فائرنگ سے ایک پولیس اہلکار زخمی ہوا۔ مجاہدین نے ایک عدد بندوق اور ایک عدد پستول حاصل کرکے گاڑی کو آگ لگادی۔

۲۰۲۵/۴/۸
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے ٹپارغی میں واقع قلعے پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۸
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے کانڈے کاکا خیل میں مجاہدین نے اسنائپر سمیت ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کے ذریعے فوج پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۹
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں واقع حسو خیل ٹل فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے .جی ایل کے ذریعے حملہ کیا جس میں دو گاڑیوں کو نقصان پہنچا جبکہ حملے میں جانی نقصان کا بھی قوی امکان ہے.

۲۰۲۵/۴/۹
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے ژاور کلئ میں فوجی پوسٹوں پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۹
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے پیکا اور .جی ایل کے ذریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا امکان ہے ۔

۲۰۲۵/۴/۹
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ میدان میں واقع زنگی پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۹
ولایت باجوڑ کی تحصیل لوئی ماموند میں فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں ایک عدد بڑا سیکیورٹی کیمرا تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۵/۴/۹
ولایت مہمند کی تحصیل خویزو بایزئی کے علاقے سوران میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر پر ذریعے حملہ کیا جس میں ایک عدد سیکیورٹی کیمرا تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۵/۴/۱۰
ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل پروآ کے علاقہ کھوئی بہارہ سے مجاہدین نے شمالی وزیرستان کے پولیس اور خفیہ ایجنسی کے اہلکار افسر جان ولد میر عباس خان کو اسلحے سمیت گرفتار کیا۔مذکورہ اہلکار کچھ دن مجاہدین کے قید میں رہا، بعد میں مشران کی ضمانت پہ اس شرط کے ساتھ رہا کیا گیا کہ آئندہ پولیس کی نوکری نہیں کرے گا اور نہ مجاہدین کے خلاف جاسوسی کریگا۔

۲۰۲۵/۴/۱۰
ولایت ٹانک کی تحصیل گومل میں پولیس اہلکار عادل ولد تاج محمد نے مجاہدین کو تسلیم ہو کر پولیس کی نوکری چھوڑ دی۔

۲۰۲۵/۴/۱۰
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کا مسلح گشت، مجاہدین نے تحصیل میر علی کے مختلف علاقوں میں تحریک طالبان پاکستان کے جھنڈے بھی لگائے۔

۲۰۲۵/۴/۱۰
ولایت باجوڑ کی تحصیل ناوگئ کے علاقے چمرگنڑ میں مجاہدین نے رائل انڈین آرمی پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے.

۲۰۲۵/۴/۱۰
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام کے علاقے دتہ خیل میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے لیزر گن سمیت ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۵/۴/۱۰
ولایت چترال کی تحصیل دروش کے علاقے ارندو خوڑ میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے جبکہ حملے میں ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۵/۴/۱۰
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ میدان میں واقع نظارے پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔عوام دشمن فوج نے حسب عادت علاقے میں عوامی مقامات کو ھاوان او ڈرون حملوں سے نشانہ بنایا ہے جس میں عوامی نقصانات کا خدشہ ہے ۔

۲۰۲۵/۴/۱۰
ولایت جنوبی پنجاب کی تحصیل تونسہ شریف کے علاقے جروار میں گرفتار ہونے والے ایف سی اور آرمی اہلکار کو علاقے کے علماء کرام اور مشران کی ضمانت پر آئندہ ڈیوٹی نہ کرنے کی شرط پر رہا کیا گیا۔

۲۰۲۵/۴/۱۱
ولایت ٹانک کی تحصیل گومل میں طفیل ولد عتیق الرحن نامی سی ٹی ڈی جاسوس کو مجاہدین نے گرفتار کیا بعد میں مذکورہ جاسوس علاقے کے مشران کی ضمانت پر اس شرط پر رہا ہوا کہ آئندہ جاسوسی نہیں کریگا۔

۲۰۲۵/۴/۱۱
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل شیواہ کے علاقے آلمارہ میں مجاہدین نے فوجی کانوائے پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں ۷ فوجی اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ فوج کی کئی گاڑیوں کو بھی نقصان پہنچا۔

۲۰۲۵/۴/۱۱
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل لدھا کے علاقے مشتہ (نجیب میلا) میں مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۱۲
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ درس میں واقع نوےمیلہ پوسٹ پر مجاہدین نے لیزر گن سے حملہ کر کے ایک ایف سی اہلکار کو ہلاک کردیا۔

۲۰۲۵/۴/۱۲
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے خوشحالی تناسی میں واقع "پینئے پوسٹ" پر مجاہدین کے جی ایل حملے میں ایک فوجی اہلکار زخمی ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۱۲
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ سیڑے کنڈاو میں واقع سیدکرم پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر کے زریعے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۱۲
ولایت ملاکنڈ کی تحصیل بٹ خیلہ میں کنال روڈ پر مجاہدین نے ڈی پی پی آفس کے پشت پر نصب بم بلاسٹ کی جس میں جانی نقصان کی اطلاع ہے جبکہ بلاسٹ میں ملاکنڈ لیویز کی گاڑی بھی تخریب کا نشانہ بنی ۔

۲۰۲۵/۴/۱۲
ولایت شانگلہ، تھانہ چوگا کے حدود میں دوہ خواڑو شیکولئ موڑ کے مقام پر مجاہدین نے ڈی پی او شانگلہ کے قافلے پر مائن بلاسٹ کی جس میں ہلاک وزخمی کی اطلاع ہے جبکہ اسپیشل برانچ اہلکار کی پرائیویٹ گاڑی اور پولیس کی ایک گاڑی کو بھی جزوی طور پر

نقصان پہنچا۔

۲۰۲۵/۴/۱۲
ولایت کرم میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے فوج کے سامنے سرینڈر کرنے والے نور زمان عرف سیلاب سکنہ دلسخوخ کے بھائی منیر کو گرفتار کیا تھا، دونوں بھائی m I ۲۰۶ کے سورس کے طور پر کام کرتے ہیں، ملزمان کی رہائی کے لئے علاقے کے مشران مجاہدین کے ساتھ رابطے میں تھے، لہذا تحریک کے مشر تابہ کے حکم اساس پر ملزم کو اس شرط پر رہا کیا گیا کہ دونوں بھائی ولایت کرم سے بے دخل ہونگے اور آئندہ فوج اور خفیہ اداروں کیساتھ کوئی تعلق نہیں رکھیں گے۔

۲۰۲۵/۴/۱۲
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں واقع شیشکروز فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری اسلحے کے ذریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۱۲
ولایت ٹانک کی تحصیل ٹانک کے علاقے عمر اڈہ میں فوجی ہاسٹل پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں ایک عدد کیمرہ تخریب ہوا جبکہ حملے میں جانی نقصان کا بھی قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۱۲
ولایت ٹانک کی تحصیل گومل میں گرفتار فوجی اہلکار شیر زادہ ولد جمشید کو مجاہدین نے علاقے کے مشران کی ضمانت پر آئندہ ڈیوٹی نہ کرنے کی شرط پر رہا کیا۔

۲۰۲۵/۴/۱۲
ولایت ٹانک کی تحصیل ٹانک میں گاؤں ملاخیل کے رہائشی فوجی اہلکار عصمت اللہ اور پولیس اہلکار شفیع اللہ کو مجاہدین نے گرفتار کیا تھا جن کو آج علاقے کے مشران کی ضمانت پر اس شرط کے ساتھ رہا کیا گیا کہ آئندہ پولیس یا فوج کی ڈیوٹی نہیں کریں گے۔

۲۰۲۵/۴/۱۳
ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل کلاچی کے لونی روڈ پر مجاہدین نے فوج کی پیدل گشت کرنے والی ٹیم پر گھات حملہ کیا جس میں متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۰۲۵/۴/۱۳
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ میں مجاہدین کے حملے میں ایک عدد سیکیورٹی کیمرا تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۵/۴/۱۳
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل بویہ ہمزونی میں مجاہدین نے "واٹ خوڑہ" فوجی پوسٹ پر اسنائپر کے ذریعے حملہ کیا جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک جبکہ ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب کا نشانہ بنا۔

۲۰۲۵/۴/۱۳
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ دربار میں آپریشن کی غرض سے آنے والے فوجی اہلکاروں پر مجاہدین کے اسنائپر حملوں میں تین فوجی اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ ایک سیکیورٹی کیمرہ سمیت کئی گاڑیاں بھی تخریب کا نشانہ بنیں۔

۲۰۲۵/۴/۱۳
ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل درابن میں مجاہدین نے فوج کی نئی تیار کی جانے والی چیک پوسٹ پر تعارضی حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۱۴
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ میں واقع سپلگہ قلعہ پر مجاہدین نے جی ایل کے ذریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۱۴
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں واقع " میر علی کیمپ" پر مجاہدین نے ایک عدد "الفاروق" میزائل فائر کیا جو بلکل کیمپ کے درمیان میں بلاسٹ ہوا جس کے نتیجے میں جانی و مالی نقصان کے بارے اطلاعات ہیں ۔

۲۰۲۵/۴/۱۴
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے شولان روڈ پر مجاہدین نے فوجی قافلے پر مائن بلاسٹ کی جس میں ۶ فوجی اہلکار زخمی ہوئے ۔

۲۰۲۵/۴/۱۴
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے سیرنارائی میں مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار کو نشانہ بنایا گیا۔

۲۰۲۵/۴/۱۴
ولایت پشاور کی تحصیل پشاور سٹی فقیری بانڈ چوک کے علاقے میں مجاہدین اور فوج کے درمیان جھڑپ ہوئی جس میں جانی نقصان کی اطلاع ہے ۔

۲۰۲۵/۴/۱۴
ولایت بنوں کی تحصیل بکاخیل میں مجاہدین نے بنوں ایس پی کے ڈرائیور گڈزر میخیل کو فائرنگ کرکے قتل کردیا۔ ذرائع کے مطابق مذکورہ شخص کچھ دن پہلے دو مجاہد ساتھیوں کی شہادت میں ملوث تھا۔

۲۰۲۵/۴/۱۴
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی میں " حسوخیل ٹپل فوجی پوسٹ" پر مجاہدین نے اسنائپر سمیت ہلکے اور بھاری ہتھیاروں سے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کی اطلاع ہے ۔

۲۰۲۵/۴/۱۴
ولایت قلعہ سیف اللہ میں لیویز چیک پوسٹ پر مجاہدین کے حملے میں لیویز اہلکار اسحاق خان میرزئی ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۱۵
ولایت کرم کی تحصیل پاڑہ چنار کے علاقے تری منگل میں مجاہدین کے حملے میں ۱ فوجی اہلکار ہلاک جبکہ ۲ زخمی ہوئے ۔

۲۰۲۵/۴/۱۵
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام کے علاقے دتہ خیل ستر کلی میں واقع "چگ سر" فوجی پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔ ہلاک شدہ فوجی اہلکار دیر تک پوسٹ کے ساتھ پڑا رہا۔

۲۰۲۵/۴/۱۵
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میرعلی میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے لیزر گن سمیت ہلکے اور بھاری اسلحے کے ذریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا امکان ہے ۔

۲۰۲۵/۴/۱۵
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں واقع "بائی پاس فوجی پوسٹ" پر مجاہدین نے لیزر گن سمیت ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کے ذریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا امکان ہے ۔

۲۰۲۵/۴/۱۵
ولایت قلعہ سیف اللہ کی تحصیل قلعہ سیف اللہ میں مجاہدین کے حملے میں حکومتی جاسوس اسحاق میرزئی ہلاک ہوا مجاہدین نے ہلاک ہونے والے جاسوس سے ایک عدد کلاشنکوف بھی حاصل کیا،جاسوس سے ایک عدد کلاشنکوف بھی حاصل کیا۔

۲۰۲۵/۴/۱۵
ولایت باجوڑ کی تحصیل لوئی ماموند کے علاقے چامیار جوڑ میں مجاہدین نے فوجی گاڑی پر مائن بلاسٹ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے،فوج نے دھماکے کے بعد عام لوگوں پر فائرنگ کی جس میں تین بچے زخمی ہوئے۔

۲۰۲۵/۴/۱۵
ولایت جنوبی پنجاب کی تحصیل تونسہ شریف میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کا گشت

۲۰۲۵/۴/۱۵
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل بدر کے علاقے لکاڑے میں واقع کیمپ پر تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین کا میزائل حملہ،جانی و مالی نقصان کا امکان۔

۲۰۲۵/۴/۱۵
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے سپین کمر برام شاہ میں ایک فوج کو اسنائپر سے نشانہ بنایا گیا،جبکہ اس کے بعد ایل ایم جی سے مورچوں کو نشانہ بنایا گیا،جس میں فوج کے جانی نقصان کا امکان ہے،جبکہ فوج کی اینٹی ایئر کرافٹ گن کو تخریب کا نشانہ بنایا گیا۔

۲۰۲۵/۴/۱۵
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام کے علاقے حسن خیل

میں واقع پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۱۵
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ میں واقع زنگی پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار زخمی ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۱۵
ولایت ٹانک کی تحصیل گومل میں ایف سی نے مجاہدین پر چھاپہ مارا، مجاہدین نے جوابی کارروائی کرتے ہوئے تقریباً ایک گھنٹے تک گھمسان کی جنگ لڑی جس میں مالی اور جانی نقصان کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۵/۴/۱۵
ولایت ٹانک کی تحصیل گومل کے علاقے رغزی کلی میں مجاہدین نے ایف سی کیلئے راشن لے جانے والے ۵ گاڑیوں پر مشتمل کانوائے پر کمین ماری جس میں جانی ومالی نقصان کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۵/۴/۱۶
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام کے علاقے دتہ خیل میں واقع "ریپیٹر سر" فوجی پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک جبکہ ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۱۶
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل بویہ کے علاقے محمد خیل میں مجاہدین نے فوج کی گشتی پارٹی پر اسنائپر کے ذریعے حملہ کیا جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ گاڑی کو بھی نقصان پہنچا۔

۲۰۲۵/۴/۱۶
ولایت باجوڑ کی تحصیل ناوگئ میں مجاہدین نے فوجی گاڑی پر مائن بلاسٹ کیا جس میں ایک اہلکار ہلاک ہوا جبکہ گاڑی بھی تخریب کا نشانہ بنی۔

۲۰۲۵/۴/۱۶
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے قلندر غوڑہ میں مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۱۶
ولایت ٹانک کی تحصیل گومل میں فوجی اہلکار اعجاز ولد بابو نے مجاہدین کے سامنے سرینڈر کیا مذکورہ اہلکار آئندہ ڈیوٹی نہ کرنے کی شرط پر علاقے کے مشران کی ضمانت پر رہا ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۱۶
ولایت لکی مروت کی تحصیل غزنی خیل کے علاقے پہاڑ خیل پکہ میں مجاہدین کے حملے میں ایک پولیس اہلکار ہلاک اور دو زخمی ہوئے جبکہ دو گاڑیاں بھی تخریب ہوئیں۔

۲۰۲۵/۴/۱۷
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے ڈم غونکائ سر میں رائل انڈین آرمی کے مورچوں پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری اسلحے کے زریعے تعارضی حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کا امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۱۷
ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل کلاچی کے گاؤں مڈی میں رائل انڈین آرمی کے ایس ایس جی فورسز نے مجاہدین پر چھاپہ مارا۔ مجاہدین نے جوابی کارروائی کا آغاز کر کے طویل جنگ لڑی جس کے نتیجے میں ایس ایس جی کمانڈو باسط علی سمیت کئی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے جبکہ جھڑپ کے نتیجے میں ہمارے تین مجاہدین نے بھی جام شہادت نوش کیا۔

۲۰۲۵/۴/۱۷
ولایت دیر بالا کی تحصیل براول کے گاؤں کڑاکڑ میں رائل انڈین آرمی پر مجاہدین کے دو اسنائپر حملوں میں دو اہلکار ہلاک ہوئے۔

۲۰۲۵/۴/۱۷
ولایت دیر بالا کی تحصیل براول کے گاؤں کڑاکڑ میں مجاہدین نے رائل انڈین آرمی کے پوسٹ پر حملہ کیا جس میں ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا جبکہ پوسٹ کا سولر سسٹم بھی تباہ ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۱۷
ولایت مہمند کی تحصیل پنڈیالئی کے علاقے دویزئی میں واقع قولہ بازار کے جنڈہ پوسٹ کی گشتی پارٹی پر مجاہدین نے مائن بلاسٹ کیا

جس میں ایف سی کے کئی اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے جبکہ گاڑی کو بھی جزوی طور پر نقصان پہنچا۔

۲۰۲۵/۴/۱۷
ولایت باجوڑ کی تحصیل واڑہ ماموند کے علاقے سفری میں مجاہدین کے دو مختلف حملوں میں دو عدد بڑے سیکیورٹی کیمرے تخریب کا نشانہ بنیں۔

۲۰۲۵/۴/۱۷
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ درس میں واقع نوے پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا، ظالم فوج نے حسب عادت علاقے میں عوامی مقامات پر گولے برسائے جس میں جانی نقصانات کی اطلاع ہے۔

۲۰۲۵/۴/۱۸
ولایت پنجاب جنوبی کی تحصیل ڈیرہ غازی خان تونسہ شریف کے علاقے کوٹ مبارک میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین اور سی ٹی ڈی کے درمیان جھڑپ ہوئی جس میں سی ٹی ڈی کے تین اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا جبکہ سی ٹی ڈی والے اپنے ہلاک اہلکاروں کی لاشیں لیکر میدان جنگ سے بھاگنے پر مجبور ہوئے۔

۲۰۲۵/۴/۱۸
ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل درابن میں مجاہدین نے TIA(طالبان انٹیلیجنس ایجنسی) کی معلومات پر ٹوڈی گاڑی میں ایس ایچ او اور اس کے گارڈز پر حملہ کیا جس میں تین اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔
اس کارروائی میں مجاہدین نے ایک کلاشنکوف، ایک پسٹل اور دیگر سامان بھی حاصل کیا۔

۲۰۲۵/۴/۱۸
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں واقع پتسی اڈہ فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر اور پیکا کے ذریعے حملہ کیا جس میں ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ تخریب جبکہ جانی نقصان کا بھی امکان ہے
۔

۲۰۲۵/۴/۱۸
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ نرہاو میں واقع آرمی پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر کے ذریعے حملہ کیا جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۱۸
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ میں آدم خیل پوسٹ پر مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا تھا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک اور متعدد کے زخمی ہونے کے قوی امکانات ہیں۔

۲۰۲۵/۴/۱۸
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل کے علاقے می روغہ منذر خیل میں مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک جبکہ ایک سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۱۹
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے سیرنارائ پش زیارت میں رائل انڈین آرمی کے ایک اہلکار کو مجاہدین نے اسنائپر کے زریعے نشانہ بنایا۔

۲۰۲۵/۴/۱۹
ولایت لکی مروت کی تحصیل تجوڑی کے علاقے آزاد خیل میں ایک پولیس اہلکار نے اپنے اسلحے سمیت مجاہدین کے سامنے سرینڈر کیا، مجاہدین نے پولیس اہلکار کو آئندہ ڈیوٹی نہ کرنے کی شرط پر رہا کیا۔

۲۰۲۵/۴/۱۹
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے ڈیلہ ڈم غونڈئ میں مجاہدین نے رائل انڈین آرمی پر گھات لگا کر حملہ کیا، جنگ تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہی جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک جبکہ متعدد اہلکاروں کے زخمی ہونے کا امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۱۹
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے سیرنارائ پش زیارت میں رائل انڈین کے ایک اہلکار کو اسنائپر کے ذریعے نشانہ بنایا گیا۔

۲۰۲۵/۴/۱۹
ولایت بنوں کی تحصیل ڈومیل دریائے کاشو کے حدود میں واقع چوکی اور اس کے ساتھ ناکے پر کھڑے پولیس اہلکاروں پر مجاہدین

نے اسنائپر کے زریعے حملہ کیا تھا جس میں پولیس اہلکار لطیف اللہ ولد مہران سنکہ (لانڈی جلندر) زخمی ہوا تھا.

۲۰۲۵/۴/۱۹
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ شلوبر میں واقع ناکۂ پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر کے زریعے حملہ کیا تھا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا تھا۔

۲۰۲۵/۴/۱۹
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام کے علاقے بوبلی میں مجاہدین کے اسنائپر حملے میں فوجی گشتی پارٹی کا ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۱۹
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ میدان لر باغ میں واقع بریگیڈ کے دفاعی پوسٹ پر مجاہدین نے لیزر گن کے زریعے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا ۔

۲۰۲۵/۴/۱۹
ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل درابن میں چھاپے کی نیت سے انے والے فوج اور سی ٹی ڈی اہلکاروں پر TIA کی بروقت اطلاع پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں کئی اہلکار ہلاک اور زخمی ہوئے اور مجاہدین محفوظ نکلنے میں کامیاب ہوئے،اس کارروائی میں تین گاڑیاں بھی تخریب کا نشانہ بنیں۔

۲۰۲۵/۴/۱۹
ولایت پنجاب جنوبی کی تحصیل میانوالی مکڑوال کے علاقے میں پولیس اور مجاہدین کے درمیان شدید جھڑپ ہوئی جس میں پولیس اہلکار بھاگنے میں کامیاب ہوئے جبکہ مجاہدین بحفاظت اپنے ٹھکانوں تک پہنچنے میں کامیاب ہوئے ۔

۲۰۲۵/۴/۲۰
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل سپین وام کے علاقے آبا خیل میں واقع "تیرے مورچہ" پر مجاہدین نے دو عدد اسنائپرز کے ذریعے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار موقع پر ہی ہلاک جبکہ دو عدد سیکیورٹی کیمرے تخریب ہوئے،اس کے بعد ہلاک شدہ فوجی اہلکار کو گھسیٹنے والے فوجی اہلکاروں پر مجاہدین کے دوبارہ اسنائپر حملے میں ایک اور سپاہی زخمی ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۰
ولایت ملاکنڈ میں مجاہدین نے خفیہ ایجنسیوں کے آلہ کار حماد ولد امیر جان کو گرفتار کرکے نامعلوم مقام پر منتقل کیا۔ کل اس کو مکمل تفتیش کے بعد قضاء کے فیصلے کے مطابق قتل کیا گیا۔

۲۰۲۵/۴/۲۰
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ شلوبر میں بادام سر پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا ۔

۲۰۲۵/۴/۲۰
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ زخہ خیل میں نظر سر پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۰
ولایت لکی مروت کی تحصیل غزنی خیل کے علاقے شیری خیل میں مجاہدین نے پولیس اہلکاروں پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں تین پولیس اہلکار زخمی ہوئے۔

۲۰۲۵/۴/۲۱
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میرانشاہ کے علاقے تپی میں واقع "بوش پیکٹ" پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار زخمی ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۱
ولایت مردان کی تحصیل کاٹلنگ کے گاؤں میاں خان میں مجاہدین نے تھانہ بابزئی پر ہینڈ گرنیڈز سمیت دیگر اسلحے کے زریعے حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے ۔

۲۰۲۵/۴/۲۱
ولایت پنجاب جنوبی کی تحصیل میانوالی ملاخیل میں سی ٹی ڈی اور پولیس کے مشترکہ حملے پر مجاہدین نے بھرپور جوابی کارروائی کی جس میں دشمن کے جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۲۱
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقہ ڈیلہ میں ایف سی نے مجاہدین پر گھات حملہ کیا مجاہدین کی جوابی کارروائی میں دو ایف سی اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ تمام مجاہدین بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے۔

۲۰۲۵/۴/۲۱
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ شلوبر میں ورسک ناکئ پوسٹ پر مجاہدین کی اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۱
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ شلوبر میں ٹنڈی سر پوسٹ پر بھی مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایف سی کا ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۱
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ بھوٹان شریف میں واقع ٹاپ سر پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۲
ولایت ٹانک کی تحصیل ٹانک کے علاقے شادی خیل میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر اور جی ایل کے زریعے حملہ کیا جس میں ایک سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا جبکہ حملے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۲۲
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے ڈاکئ ہیندی ژاور میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ سے نیچے آنے والے چار فوجی اہلکاروں پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک جبکہ دو زخمی ہوئے۔

۲۰۲۵/۴/۲۲
ولایت بنوں کی تحصیل غوریوالہ داڑے پل چوکی پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۲
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے ارہنگہ میں واقع پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۲
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے لنڈاور میں واقع بادام سر پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۲
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ زخہ خیل میں واقع شیر درہ پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا
۔

۲۰۲۵/۴/۲۲
ولایت لکی مروت کی تحصیل لکی مروت سر کٹی مچل خیل میں رائل انڈین آرمی کے اہلکار جنگل کی کٹائی کررہے تھے مجاہدین نے اطلاع ملتے ہی کٹائی میں مصروف اہلکاروں پر حملہ کیا جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ حملے میں ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۲
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ شلوبر ڈونگہ میں واقع ٹنڈی سر پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر سے حملہ کیا جس میں ایک سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۲
ولایت ملاکنڈ کے علاقے منزرے بابا میں مجاہدین نے پولیس اہلکار گل خان کو گرفتار کرکے اس کا اسلحہ ضبط کرلیا اور اس کو مشروط طور پر رہا کیا۔

۲۰۲۵/۴/۲۲
ولایت لکی مروت کی تحصیل لکی مروت میں مجاہدین نے پہلے اسنائپر حملے کے زریعے فوجی پوسٹ کے سیکیورٹی کیمرے کو تخریب کا نشانہ بنایا اس کے بعد پوسٹ پر تعارضی حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۲۳
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکتوئی کے علاقے آرین خوڑہ میں رائل انڈین آرمی کے دو مورچوں پر مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا

اس کے ساتھ گشت پر نکلے ۴ فوجی اہلکاروں کو بھی نشانہ بنایا گیا حملے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۲۳
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے شاوزے بودر میں چھاپے کی نیت سے آنے والے فوجی اہلکاروں اور مجاہدین کے درمیان خونریز لڑائی ہوئی جس میں تین فوجی اہلکار ہلاک جبکہ دیگر کئی زخمی ہوئے۔ جنگ دوپہر دو بجے سے لیکر شام تک جاری رہی۔ اس جنگ میں مجاہدین مکمل طور پر محفوظ رہے۔

۲۰۲۵/۴/۲۳
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں مجاہدین کے حملے میں فوج کو تیل سپلائی کرنے والا ٹرک تخریب ہوا، حملے کے بعد فوج کی ظالمانہ ڈرون بمباری میں سکول کا ایک بچہ شہید ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۳
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل مکین کے علاقے سیرنارائی میں رائل انڈین آرمی کے گھر نما مورچے پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری اسلحے کے زریعے حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کا امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۲۳
ولایت پنجاب جنوبی کی ولسوالی تونسہ شریف میں کوتانی بستی کے قریب تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے سی ٹی ڈی اور پولیس کے قافلے پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں چار اہلکار ہلاک جبکہ متعدد زخمی ہوئے۔ حملے میں ایک عدد گاڑی بھی تخریب کا نشانہ بنی، مجاہدین نے دشمن سے دو عدد میگزین بھی حاصل کیے۔

۲۰۲۵/۴/۲۳
ولایت دیر پائین کی تحصیل جندول کے علاقے مسکینی میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے تعارضی حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے جبکہ حملے میں ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۳
ولایت لکی مروت کی تحصیل لکی مروت کے علاقے سرکٹی محبن خیل میں مجاہدین نے پہلے رائل انڈین آرمی پر اسنائپر حملہ کیا جس میں ایک فوج اہلکار ہلاک ہوا اس کے بعد فوجی اہلکاروں پر تعارضی حملہ کیا گیا جو تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۲۳
ولایت باجوڑ کی تحصیل سلارزو میں واقع غاخے پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر کے ذریعے حملہ کیا جس میں ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۳
ولایت ٹانک کی تحصیل ٹانک کی قتب کالونی کے رہائشی عبداللہ ولد عبدالرحمان سے ڈاکوؤں نے اسلحے کے زور پر موٹر سائیکل، موبائل فون اور کچھ نقدی چھین کر فرار ہو گئے مجاہدین نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے ڈاکوؤں کو گرفتار کیا اور ان سے تمام لوٹا ہوا سامان برآمد کرکے عبداللہ ولد عبدالرحمان کو واپس لوٹا دیا۔

۲۰۲۵/۴/۲۳
ولایت ٹانک کی تحصیل گومل رغزی کے علاقے میں ایف سی نے مجاہدین پر چھاپہ مارا مجاہدین کی جوابی کارروائی میں ایف سی کا ایک اہلکار ہلاک اور دیگر زخمی ہوئے جبکہ تمام مجاہدین بحفاظت نکلنے میں کامیاب ہوئے ۔

۲۰۲۵/۴/۲۳
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے "کارالای رعزئ" میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ سے نیچے اُترنے والے دس فوجی اہلکاروں پر گھات لگا کر حملہ کیا جس میں چار فوجی اہلکار ہلاک جبکہ تین زخمی ہوئے ۔ ہلاک شدہ فوجی اہلکار شام تک وہاں پڑے رہے جن کو بعد میں ہیلی کاپٹرز کے زریعے منتقل کیا گیا۔

۲۰۲۵/۴/۲۳
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل دتہ خیل کے علاقے منذر خیل میں صبح سے چھاپے کی نیت سے آنے والے فوجیوں پر ظہر کے وقت مجاہدین نے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک جبکہ ایک زخمی ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۳
ولایت بنوں کی تحصیل بکاخیل کے علاقے زونی خیل میں رائل انڈین آرمی کے پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک اہلکار

ہلاک جبکہ ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۴
ولایت لکی مروت کی تحصیل غزنی خیل کے علاقے پیزو میں تحریک طالبان پاکستان کے مجاہدین نے پولیس قافلے پر حملہ کیا حملے میں نشانہ بننے والی ایک پولیس موبائل میں آگ لگ گئی جو جل کر خاکستر ہو گئی اس حملے میں متعدد اہلکار ہلاک و زخمی ہوئے۔

۲۰۲۵/۴/۲۴
ولایت ٹانک کی تحصیل ٹانک کے علاقے شادی خیل کے رہائشی ایف سی اہلکار محمد شبیر والد بہرام خان نے مجاہدین کے سامنے سرینڈر کیا،مذکورہ اہلکار آئندہ ڈیوٹی نہ کرنے کی شرط پر ضمانت پر رہا ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۴
ولایت ملاکنڈ میں گرفتار کیا گیا پولیس اہلکار(جس کو بعد میں رہا کیا گیا) اور اس سے حاصل ہونے والا کلاشنکوف

۲۰۲۵/۴/۲۴
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے ذیلہ میں مجاہدین نے رائل انڈین فوج کو ایک پہاڑی پر کئی گھنٹوں تک محاصرے میں رکھ کر حملے کا نشانہ بنایا محاصرہ دوپہر ۱۱ بجے سے لیکر شام تک جاری رہا جس میں جانی و مالی نقصان کی اطلاع ہے ۔

۲۰۲۵/۴/۲۴
ولایت مردان کی تحصیل کاٹلنگ بائزئی تھانے پر مجاہدین کے حملے میں ایک اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا تھا۔

۲۰۲۵/۴/۲۴
ولایت باجوڑ کی تحصیل ناوگئ میں مجاہدین نے رائل انڈین آرمی کے اہلکاروں پر مائن بلاسٹ کیا جس میں تین اہلکار شدید زخمی ہوئے ۔

۲۰۲۵/۴/۲۴
ولایت بنوں کی تحصیل بکاخیل کے علاقے زونی خیل میں رائل انڈین آرمی کے پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک اہلکار ہلاک اور ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۵
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل دوسلی کے علاقے اسد خیل میں واقع "شنگئ پوسٹ" پر مجاہدین نے اسنائپر اور پیکا وغیرہ کے ذریعے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار زخمی ہوا اور ایک عدد بڑا سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۵
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل بدر کے علاقے مانتوئ میں رائل انڈین آرمی کے ایک اہلکار کو مجاہدین نے اسنائپر کے زریعے نشانہ بنایا۔

۲۰۲۵/۴/۲۵
ولایت ٹانک کی تحصیل ٹانک سٹی صابر اباد میں واقع پولیس چوکی پر مجاہدین جی ایل وغیرہ کے زریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے جبکہ حملے میں چوکی کا ایک حصہ بھی تخریب ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۵
ولایت لکی مروت کی تحصیل نورنگ میں مجاہدین نے پولیس چوکی پر لیزر گن اور راکٹ لانچر کے ذریعے حملہ کیا جنگ تقریباً ایک گھنٹے تک جاری رہی جس میں پولیس کی ایک گاڑی تخریب ہوئی جبکہ حملے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے ۔

۲۰۲۵/۴/۲۵
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے شیراتلہ میرخوخیل میں مجاہدین نے پہلے سے نصب مائن بلاسٹ کیا جس میں دو فوجی اہلکار زخمی ہوئے جبکہ پوسٹ مکمل طور پر تباہ ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۵
ولایت کرم کی تحصیل ڈوگر درگئ کلی میں واقع غاخی پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں دو فوجی اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۲۰۲۵/۴/۲۵
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل سراروغہ کے علاقے انزر قلعہ میں مجاہدین نے رائل انڈین آرمی پر اسنائپر اور دیگر اسلحے کے زریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۲۵
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکئی میں واقع ڈان مورچے پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کے زریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۲۶
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل انگور اڈہ کے علاقے رخہ میں رائل انڈین کے مورچوں پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری اسلحے کے زریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۴/۲۶
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی میں واقع شیشکروز فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے دہشکہ کے ذریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا امکان ہے ۔

۲۰۲۵/۴/۲۶
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے دینور میں مجاہدین نے فوجی گاڑی پر مائن بلاسٹ کیا جس میں تین فوجی اہلکار ہلاک جبکہ دو زخمی ہوئے ۔ ہلاک اور زخمی اہلکاروں کو ہیلی کاپٹر کے ذریعے منتقل کیا گیا۔

۲۰۲۵/۴/۲۶
ولایت ڈی آئی خان کے علاقے کندی عمر خان میں حکومتی سرپرستی میں کام کرنے والے سرینڈرز کے کچھ عناصر عوام سے گندم میں حصہ مانگ رہے تھے جس کے نتیجے میں عوام اور سرینڈر ہونے والے عناصر کے درمیان تصادم ہوئی ہے جس میں دو عناصر ہلاک ہوئے ۔

۲۰۲۵/۴/۲۶
ولایت دیر بالا کی تحصیل براول نصرت درہ میں مجاہدین نے رائل انڈین آرمی کے پوسٹ پر اسنائپر کے زریعے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا اسنائپر حملے کے بعد پوسٹ کو پیکا اور کلاشنکوف وغیرہ کے زریعے بھی نشانہ بنایا گیا جس میں ایک عدد سیکیورٹی کیمرہ تخریب ہوا جبکہ حملے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۴/۴/۲۷
ولایت لکی مروت کی تحصیل لکی مروت کے علاقے سرکٹی مچن خیل میں مجاہدین نے فوجی پوسٹ پر لیزر گن اور راکٹ لانچر کے زریعے حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار زخمی ہوا۔

۲۰۲۵/۵/۲۸
ولایت ٹانک کی تحصیل ٹانک میں واقع نصرو چوکی پر مجاہدین نے اسنائپر اور جی ایل کے زریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۵/۲۸
ولایت ٹانک کی تحصیل ٹانک میں واقع نصرو چوکی پر آج ایک اور فوجی اہلکار کو نشانہ بنا کر ہلاک کیا گیا۔

۲۰۲۵/۵/۲۸
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل شوال میں اسنائپر حملوں میں ایک فوجی اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۲۰۲۵/۵/۲۹
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے علاقے ڈیلے ڈم غونڈائ میں رائل انڈین آرمی پر مجاہدین نے ہلکے اور بھاری ہتھیاروں کے زریعے حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کا امکان ہے۔

۲۰۲۵/۵/۲۹
ولایت باجوڑ کی تحصیل لوئی ماموند میں رائل انڈین آرمی اور مجاہدین کے مابین شدید جھڑپوں کا سلسلہ جاری رہا، اطلاعات کے مطابق جھڑپوں میں رائل انڈین آرمی کے چھ اہلکار ہلاک ہوئے ہیں

۲۰۲۵/۵/۲۹
ولایت کرم کی تحصیل صدہ کے گاؤں بگزئ ٹالو کونج کے رہائشی خالد (ایم آئی اہلکار ۲۰۶) مجاہدین کے ایک چھاپے میں ہلاک ہوا ،یاد رہے مذکورہ شخص رائل انڈین آرمی کیلئے جاسوس کے طور پر کام کرتا تھا اور ان راستوں کی مخبری کرتا تھا جہاں سے مجاہدین گزرتے تھے۔

۲۹/۵/۲۰۲۵
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل بویہ کے علاقے ہمزونی رغزی کلہ میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا جبکہ حملے میں فوج کا ایک خچر بھی مارا گیا۔

۲۹/۵/۲۰۲۵
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ بھوٹان شریف میں واقع ٹاپ سر کو راشن لیجانے والے فوجی اہلکاروں پر مجاہدین نے اسنائپر حملہ کیا جس میں ایک فوجی اہلکار ہلاک ہوا ۔

۲۹/۵/۲۰۲۵
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ بھوٹان شریف می پوسٹ کے واٹر سسٹم کو بھی مجاہدین نے تخریب کیا اور کچھ پائپ بھی اپنے ساتھ لے گئے۔

۲۹/۵/۲۰۲۵
ولایت باجوڑ کی تحصیل لوئی ماموند لغڑئ میں رائل انڈین آرمی نے عام آبادی پر مارٹر فائر کیے جس میں چار معصوم بچے زخمی ہوئے ۔

۲۹/۵/۲۰۲۵
ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل درابن میں چھاپے کی نیت سے آنے والے ڈی ایس پی کی بکتر بند گاڑی پر مجاہدین نے مائن بلاسٹ کیا جس میں متعدد اہلکار زخمی ہوئے جبکہ بکتر بند گاڑی بھی تخریب کا نشانہ بنی۔

۲۹/۵/۲۰۲۵
ولایت کرم کی تحصیل صدہ کے گاؤں غوائی غاڑہ میں واقع فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر کے زریعے حملہ کیا جس میں ایک اہلکار ہلاک اور ایک زخمی ہوا۔

۲۹/۵/۲۰۲۵
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل گڑیوم کے علاقے شوداد خیل میں فوج نے مجاہدین پر چھاپہ مارا مجاہدین نے بروقت کارروائی کرتے ہوئے فوج پر جوابی حملہ کیا،جنگ صبح سے لیکر ظہر تک جاری رہی جس میں تین فوجی اہلکار ہلاک جبکہ چار زخمی ہوئے۔ اس دوران مجاہدین نے فوج کے بھاری ہتھیاروں (LMG , مارٹر) کو بھی قبضے میں لے لیا بعد میں سیکیورٹی وجوہات کے پیش نظر مجاہدین نے انکو چھوڑ دیا۔ اس جنگ میں فوج کے کئی گاڑیاں بھی تخریب کا نشانہ بنے۔

۲۹/۵/۲۰۲۵
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل شکئ سوتی گاؤں میں رائل انڈین آرمی کے اہلکار چھاپے کی نیت آئے تھے جن کو واپسی میں مجاہدین حملے کا نشانہ بنایا حملے میں جانی و مالی نقصان کا امکان ہے۔

۲۹/۵/۲۰۲۵
ولایت کرک کے علاقے رحمت آباد میں تھانہ لتمبر کے محرر نیاز مرجان پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں وہ شدید زخمی ہوا۔

۲۹/۵/۲۰۲۵
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل اعظم ورسک میں رائل انڈین آرمی کی چیک پوسٹ پر مجاہدین نے حملہ کیا جس میں ایک سیکیورٹی کیمرے کو نشانہ بنایا گیا جبکہ حملے میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۹/۵/۲۰۲۵
ولایت پشاور کی تحصیل بڈھ بیر کے علاقے ادیزی تھانہ متنی کی حدود میں تحریک طالبان پاکستان کے ٹارگٹ کلر دستے نے بدنام زمانہ سی ٹی ڈی اہلکار نور اسلام ولد نور رحمن کو ٹارگٹ کرکے قتل کر دیا، یاد رہے کہ مذکورہ شخص ہمارے شہید ساتھی عظمت عرف ملنگ رحمہ اللہ کی شھادت میں بھی ملوث تھا جو آج اپنے انجام کو پہنچ گیا۔

۳۰/۵/۲۰۲۵
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ بھوٹان شریف میں فوجی پوسٹ پر مجاہدین نے اسنائپر حملہ کیا جس میں دو فوجی اہلکار ہلاک ہوئے ۔

۳۰/۵/۲۰۲۵
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل میر علی کے علاقے خوشحالی تیر رغزی میں چھاپے کی نیت سے آنے والے فوجی اہلکاروں پر مجاہدین نے اسنائپرز کے ذریعے حملہ کیا جس میں دو اہلکار ہلاک جبکہ ایک زخمی ہوا۔

۲۰۲۵/۵/۳۰
ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل درابن میں واقع تھانے پر مجاہدین نے لیزر گن کے زریعے حملہ کیا جس میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۵/۳۰
ولایت باجوڑ کی تحصیل لوئی ماموند لغڑئ میں مجاہدین اور رائل انڈین آرمی کے مابین جھڑپوں میں نو اہلکار ہلاک اور بارہ زخمی ہوئے۔

۲۰۲۵/۵/۳۰
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے گاؤں خیسور میں واقع سیکاڑائی قلعہ پر مجاہدین نے مارٹر حملہ کیا۔

۲۰۲۵/۵/۳۰
ولایت جنوبی وزیرستان کی تحصیل تیارزہ کے گاؤں خیسور میں دوسرا حملہ اسی قلعے کے ساتھ والے مورچے پر کیا گیا حملوں میں جانی و مالی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۵/۳۰
ولایت شمالی وزیرستان کی تحصیل بویہ کے علاقے لانڈ محمد خیل میں واقع "نکئ پوسٹ" پر مجاہدین نے جی ایل کے ذریعے حملہ کیا جس میں جانی نقصان کا امکان ہے۔

۲۰۲۵/۵/۳۰
ولایت باجوڑ کی تحصیل ناوگئ میں مجاہدین نے فوجی اہلکاروں پر مائن بلاسٹ کیا جس میں جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۵/۳۰
ولایت خیبر کی تحصیل باڑہ کے علاقے تیراہ شلوبر میں واقع ورسک نائ پوسٹ پر مجاہدین کے اسنائپر حملے میں دو فوجی اہلکار ہلاک ہوئے جبکہ ایک سیکیورٹی کیمرہ بھی تخریب ہوا،اس کے بعد پوسٹ کو دیگر اسلحوں سے بھی نشانہ بنایا گیا جس میں مزید جانی نقصان کا قوی امکان ہے۔

۲۰۲۵/۵/۳۰
ولایت ڈی آئی خان کی تحصیل درابن میں واقع پوسٹ پر مجاہدین نے کلاشنکوف اور دیگر اسلحے کے زریعے حملہ کیا جس میں دو عدد سیکیورٹی کیمرے تخریب ہوئیں جبکہ حملے میں جانی نقصان کا امکان ہے
۔

۲۰۲۵/۵/۳۰
ولایت ٹانک میں مجاہدین نے مختلف کاروائیوں میں چار فوجی اہلکاروں کو گرفتار کر کے محفوظ مقام پر منتقل کر دیا۔



213 حملے

روان سال (2025ء) ماہ اپریل (شوال المکرم-ذوالقعدہ) میں
تحریک طالبان پاکستان کی کارروائیوں کی تفصیلی رپورٹ

جائے عملیات

- ولایت شمالی وزیرستان 41
- ولایت جنوبی وزیرستان 35
- ولایت ٹانک 21
- ولایت ڈی آئی خان 12
- ولایت خیبر ایجنسی 30
- ولایت بنوں 09
- ولایت لکی مروت 10
- ولایت جنوبی پنجاب 05
- ولایت کرم ایجنسی 07
- ولایت پشاور 03
- ولایت مہمند 03
- ولایت باجوڑ 16
- ولایت صوابی 04
- ولایت مردان 02
- ولایت اپر دیر 04
- ولایت لوئر دیر 03
- ولایت بونیر 01
- ولایت ملاکنڈ 04
- ولایت چترال 01
- ولایت کرک 01
- ولایت قلعہ سیف اللہ 02

نوعیت عملیات

- میزائل حملے 01
- تعارضی حملے 14
- گرینیڈ/بم دھماکے 21
- ٹارگٹڈ حملے 09
- جوابی حملے 10
- گھات حملے 15
- گوریلہ حملے 60
- اسنائپر/لیزر حملے 83

دشمن کا جانی نقصان

304

- گرفتاریاں 12
- ہلاکتیں 115
- زخمی 189

نقصان اٹھانے والے ادارے

- فوج/ایس ایس جی 148
- ایف سی 68
- پولیس/سی ٹی ڈی 80
- خفیہ/امن کمیٹی 08

دشمن سے حاصل شدہ سامان

- مختلف عسکری ساز و سامان
- میگزین 02
- ایل جی ایم 01
- مارٹر 01
- پستول 05
- کلاشنکوف 04

تخریب

- فوجی تعمیرات 03
- بکتر بند گاڑی 01
- سولر سسٹم 04
- ڈرون 01
- واٹر سسٹم 01
- فوجی گاڑیاں 17
- سی سی ٹی وی کیمرے 35



ہم کیونکر پاکستان کے حکمرانوں پر امامِ عادل کا اطلاق درست مان سکتے ہیں؟! ان پر تو مفتی اعظمِ ہند مفتی کفایت اللہ دہلوی رحمہ اللہ کا فتویٰ پوری طرح منطبق ہوتا ہوا نظر آتا ہے، جو کفایت المفتی جلد: 1، صفحہ 139 میں درج ذیل الفاظ کے ساتھ مذکور ہے: واولی الامر منکم سے علماء یا حکام مسلمین مراد ہیں، یعنی ایسے حکام جو مسلمان ہوں اور خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کے مطابق احکام جاری کریں۔ ایسے مسلمان حاکم جو خدا اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کے خلاف حکم جاری کریں وہ من لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک ھم الکافرون میں داخل ہیں، اور خدا اور رسول کے خلاف حکم جاری کرنے والوں کو قرآن پاک میں طاغوت فرمایا گیا ہے۔ اور طاغوت کی اطاعت حرام ہے۔ پس جو شخص ایسے حکام کو جو الٰہی شریعت اور آسمانی قانون کے خلاف حکم کرتے ہیں اولی الامر منکم میں داخل قرار دی وہ قرآن پاک کی نصوصِ صریحہ کی مخالفت کرتا ہے، انگریزی قانون کے ماتحت خلافِ شرع حکم کرنے والے خواہ غیر مسلم ہوں خواہ نام کے مسلمان ہوں طاغوت ہیں، اولی الامر میں کسی طرح داخل نہیں ہو سکتے۔ ان کو اولی الامر میں داخل کرنے والا یا مجنون ہے یا جاہل یا فاسق۔ اور ایسی حالت میں اس کو مقتدا بنانا اور امام مقرر کرنا ناجائز ہے۔ (کفایت المفتی جلد: 1، صفحہ 139)

رہی یہ بات کہ ریاستِ پاکستان اسلامی ہے تو اگر ریاست سے مراد ملک و وطن ہو تو یہ بات تو یقینی ہے کہ پاکستان مسلمانوں کا ملک اور وطن ہے اور اگر ریاست سے مراد حکومت ہو تو نہ حکومت اسلامی ہے اور نہ ہی خود مختار ہے، بلکہ حکومتِ پاکستان غیر شرعی، ظالم اور امریکا و مغربی طاقتوں کی کٹھ پتلی اور غلام ہے، پاکستان کی فوج برطانیہ کی تیار کردہ فوج (رائل انڈین آرمی) کا تسلسل ہے جو ہمیشہ مسلمانوں اور اسلامی اَقدار کے خلاف کرائے کی فوج کے طور پر استعمال ہوئی ہے، اس حوالے سے پاکستانی فوج کی ایک طویل سیاہ اور شرمناک تاریخ ہے۔

اقتباس:

نشست سوال وجواب امیر تحریک طالبان پاکستان ابو منصور عاصم مفتی نور ولی محسود حفظہ اللہ ورعاہ